حق حق حق

وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلّا رَحمَةً لِّلعٰالَمِین

سنہ ۱۴۱۱ھ

مکتوبات ہاشمی

(حصہ سوم)

حضرتؒ پیر و مرشد

الحاج سید شاہ خواجہ قطب الدین احمد ہاشمی صابری نور اللہ مرقدہٗ

کے

ہدایت نامے

مُرتّبہ

فقیر سید خواجہ معین الدین ہاشمی صابری قادری

خانقاہ عالیہ صابریہ عارف نگر تعلقہ میدک

(اعجاز پریس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق حق حق

روشنیٔ عرفان

الحمد للہ ،، سرزمین دکن پر شمعِ رشد و ہدایت کی روشن کرنیں ،، مکتوبات ہاشمی ،، حصہ اول و دوم کی شکل میں موجود ہیں۔ اور ابد تک جگمگاتی رہیں گی۔

پیر و مرشد حضور قطب العرفان ہاشمی صابری القادری علیہ الرحمتہ والرضوان کی تعلیمات وتفہیمات اور ہدایات مقتضیہ کتابی شکل میں نظرِ نواز ہیں جو حضور رحمتہ اللہ علیہ کے پردہ فرمانے سے پہلے ہی زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر عوام و خواص دونوں طبقوں میں مقبول ہوئیں اور یہ کتب اب نایاب ہیں جن کے نئے ایڈیشن طبع کرانے کی کوشش جاری ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ مکتوباتِ ہاشمی حصہ سوم کی حضور علیہ الرحمتہ کے عینِ حیات ترتیب مکمل نہ ہو سکی تھی۔ اس لیے اب بفضلِ تعالیٰ شانہٗ ان اہم مکتوبات کو جو سرزمین دکن پر پولیس ایکشن سے حوصلہ شکن ماحول میں حسبِ ضرورت تحریر فرمائے گئے ہیں اپنے موضوع اور مقصدیت کے اعتبار سے عامۃ المسلمین اور بالخصوص برادرانِ طریقت کے لیے ہدایت کی روشنی کے مانند ہیں اس لیے خانقاہ

عالیہ صابریہ عارف نگر کی اشاعتی سلسلہ کی ایک اور کڑی کے طور پر
پیش کی جا رہی ہے یقین ہے کہ یہ قبولیتِ عامہ کے ساتھ ہدایت کا
سامان بنے گی وما علینا الا البلاغ

کفش بردارِ حضور قطب الزمان علیہ الرحمتہ والرضوان
فقیر سید خواجہ معین الدین ہاشمی صابری القادری عفی عنہٗ
دارالعرفان خانقاہ صابریہ سرپور کاغذ نگر ضلع عادل آباد
شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

ھدیہ ۱۵/ روپے

مکتوباتِ ہاشمی

(حصہ سوم)

ھدیہ ۱۵/ روپے

حق حق حق، یا حیٔ ہو

از نامپلی حیدرآباد

مورخہ ۲۵ ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ

برخوردارمن سلمہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ تمہاری واپسیٔ چنور کے بعد دو خطوط وصول ہوئے حال معلوم ہوا۔ اس وقت خداوند تعالیٰ کی نظر غضب ریاست حیدرآباد کے مسلمانوں کی جانب ہے۔ نظر عنایت پھر گئی ہے۔ اب سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں ہے اس وقت سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے گناہوں سے خالص دل سے توبہ کریں اپنی پیشانیوں چہروں اور ڈاڑھیوں کو خاک میں ملتے رہیں عجزوعاجزی سے ہمیشہ اس کے سامنے گردن جھکاتے رہیں تو شاید اس کو رحم آجائے۔

چنور والوں کی جانوں پر نہیں لیکن ان کی دنیا پر اس وجہ سے غضب آیا کہ اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اپنے کسی بندہ کے ذریعہ ان کی ہدایت کی لیکن انکو دنیا نے بہرہ اور اندھا بنا دیا تھا اب بھی اگر اس زبردست واقعہ سے اپنی غفلتوں کو دور کرلیں اور آگاہی کے طلب گار رہوں تو انشاء اللہ ان پر فضل ہو جائے گا۔

ہمارے بابا صاحب کی عمر دراز کرے کسی نے ان کے موت کی خبر یہاں مشہور کی تھی ان سے بعد سلام کہدیجیے کہ فقیروں کو ایسی تکلیفیں آیا کرتی

ہیں۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے ہمارے لوگوں سے کہو کہ اب تو وہ اطاعتِ الٰہی کے لئے تیار ہو جائیں تمام گناہوں سے توبہ کریں وہ کسی دنیاوی شرارتوں میں نہیں تھے تاہم وہ لوگ صرف خوفِ خدا کو دل میں جگہ دیں کسی بڑے سے بڑے شیطان سے بھی نہ ڈریں۔ جو کچھ کرنا چاہیں کرنے دیں۔ تم سید ہو سیدوں پر اس سے زیادہ مصیبتیں آتی ہیں یہ تمہارے گھر کی میراث ہے خبردار نہ گھبرانا۔ چھوٹے بڑے بچے عورتیں سب نماز کے پابند ہو جائیں اور ذکر و شغل کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد خدا کی نظرِ عنایت پھر سے ہو جائے گی۔ سب کو ہماری جانب سے سلام مسنون کہہ دیتا جن میں غرور تھا ان کو علیٰ قدرِ حال خدا نے سزا دی ہے اگر اب بھی غفلت سے نہ جاگیں تو قیامت تک امن و چین نصیب نہ ہوگا۔ فقط

○

حق حق حق / یاحیّ ھو

از عارف نگر

مورخہ ۱۱ / رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

برخوردار روحی سلّمہ

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔ آپ سے جدا ہو کر بخیر و عافیت دوسرے دن صبح کے نو بجے گھر پہونچے ہر وقت ہر لحظہ تمہاری

یاد تازہ رہتی ہے اور ہمارا نفس اپنے رب احکم الحاکمین کے سامنے کھڑا رات کی گھڑیوں میں اور دن کے گھنٹوں میں عذر و معذرت کے ساتھ تمہارے لیے دعاء میں مشغول رہتا ہے امید ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنی رحمت کی نظر سے تمہاری جانب پھر سے متوجہ ہو جائیں گے اور تمہارے بے چین قلب کو تسکین حاصل ہو جائے گی۔

سنو! جب خداوند تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندہ یا کسی قوم یا کسی ملت کی آزمائش سختی سے کرتا ہے۔ تو وہ فرد یا قوم یا ملت اپنی قوت بازو سے اس کے علاج کی جانب رجوع ہو کر اس سختی سے خلاصی کی سعی میں مصروف ہو جاتی ہے۔ اگر اس تدبیر سے خلاصی نہ ملے تو غیر خدا یعنی اپنی جیسی مخلوق مثلاً مالداروں، طبیبوں، بادشاہوں، نوجوں، ہتھیاروں سے مدد و یاری ڈھونڈھتی اور مدد حاصل کر کے اس سختی سے خلاصی چاہتی ہے۔ جب اس سے بھی خلاصی نہ ہوئی تو پھر وہ اپنے آپ کو خالق کے جانب (جو سب پر غالب اور سب پر قادر ہے) رجوع کر کے اُسی کو پکارنے اور اس کے سامنے عاجزی پیش کرنے کی جانب مائل ہوتی ہے۔ چونکہ یہ میلان (محض اس سختی کو برداشت نہ کر کے اس سے جلد خلاصی حاصل کرنے کے لیے) جو اس میں پیدا ہوا تھا اس وجہ سے اس میلان کو اس کی خودغرضی اور اس کی طلب کو طلب کاذب قرار دیکر قادر مطلق کی جانب سے فوراً کوئی مدد نہیں پہنچائی جاتی تو پھر دوبارہ اس کی نظریں مخلوقات کی طرف دوڑتیں اور وہ اپنی حاجات کو انکی جانب

لے جاتی اور اس طرح سیدھے راستہ کو چھوڑ کر بھاگتی پھرتی اور شرک بالمخلوق سے باز نہیں آتی لیکن جب بار بار کی ناکامیوں سے اس قوم یا ملت یا اس فرد کو سابقہ ہوتا ہے تو نتیجتاً اس ملت یا قوم کے چند ذمہ دار افراد اس فرد کو (جنکو آزمائش کے تحت سختی میں مبتلا کر دیا گیا تھا) ہوش آتا اور غفلتِ عارضی دور ہوکر آگاہی سے ہم آغوش ہوتا اور اس کو یقین کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے کہ سوائے خداوند قادرِ مطلق کے فاعل حقیقی کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا یہ سچ ہے کہ آدمی کو جب تک اس کی اپنی طاقت یا اپنے ہی جیسے مخلوق سے مدد دیاری ملتی رہی تو وہ اسی پر بھروسہ رکھتا ہے لیکن جب اسکی اطاعت بے سود اور دوسروں کی امداد و یاری کے باوجود ناکامی کا منھ دیکھتا ہے تو وہ اپنے خالق کی طرف مکر رلوٹ آتا ہے اگر وہ اس پر ہمیشگی اختیار کر لے اور ہر حال میں اپنے مولیٰ کے در پر ڈھٹی لگائے بیٹھا رہے اور عملاً جم جائے تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب وفائز المرام ہو جاتا ہے۔ پس اسی طرح اگر اس قوم یا ملت (جو خدا کی آزمائش کے تحت سختی میں مبتلا رہے) کے ذمہ دار افراد یا کوئی خاص فرد (جنکی آنکھیں غفلت سے بیداری حاصل کر کے آگاہی کے طلبگار ہو چکی ہیں) اپنے (پیدا کرنیوالے کی طرف) رجوع ہوکر اولاً اس سے ڈریں اور اس سے مدد کے طلب گار ہوں اور عاجزی پیش کریں اور اپنی حاجت ظاہر کر کے اُسی کو پکارنے لگ جائیں اور اسی سے امید رکھیں۔ تا وقتیکہ اس پر ہمیشگی اختیار نہ کریں اور شرک بالمخلوق سے باز نہ آئیں وہ قادر مطلق

ان بندوں کی جانب التفات اور ان کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ عطا نہیں فرمائے گا۔

پس اے میری قوم، برادرانِ ملت و عزیزانِ من!

خدارا غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اور غور کرو کہ اب تو ہماری ساری طاقتیں (جس پر ہم کو ناز تھا) فنا ہو چکیں غیر اللہ کی امداد کی امیدیں ملیا میٹ ہو گئیں یہی وقت ہے کہ ہم سب مل کر اپنے مالکِ حقیقی قادر مطلق مختار کل کی بارگاہِ صمدیت میں عاجزی پیش کریں اپنے گناہوں پر منفعل ہوں اعترافِ گناہ کریں۔ تائب ہوں۔ تکبر و خود پسندی کو چھوڑ کر عجز و انکساری کے تحفے گزرانے میں لگ جائیں اور پھر سے اسلامی زندگی اختیار اور عملی میدان میں اتر آئیں اور صرف اس کی ذاتِ پاک پر بھروسہ کر کے نیک عمل کرتے رہیں اور اس پر ہمیشگی اختیار کر لیں تو وہ دن دور نہیں ہے کہ اللہ پاک بھی ہماری جانب متوجہ ہو جائیں اور تقدیر خدا کی اپنا کام آغاز کر دے اور ہم سے ہمارے عارضی علاقہ جات اور ہماری بڑی حرکتیں ہم سے فنا کر دے اور ہم صرف اپنی روح کے ساتھ باقی رہ جائیں تو پھر ہم بھی دیکھ لیں گے اور دنیا والوں کو بھی دکھا دیں گے۔ فاعلِ حقیقی کے سوا کوئی کام یا کوئی حرکت کائنات میں نہیں ہو سکتی غرض کسی شئے کو ہلانا کھڑا کر دینا کسی کے ساتھ بھلائی یا برائی کرنا کسی کو دینا کسی کو روکنا کسی شئے کو کھولنا یا بند کر دینا، کسی شخص کو مارنا یا جلانا عزت عطا کرنا یا ذلت دینا دولتمند بنا دینا یا تنگدستی میں مبتلا کر دینا صرف اللہ ہی کا کام ہے

جو قادر مطلق ہے۔

پس انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے مولیٰ یعنی قادرِ مطلق کے ہاتھ میں ایسا ہو جائے جیسے دودھ پلانے والی ماں اور دایہ کے ہاتھ میں ایک ننھا بچہ یا مُردہ اپنے نہلانے والوں کے ہاتھوں میں وہ گیند جو کھیلنے والے بچوں کے پاؤں میں ہو جاتا ہے تب کہیں وہ اللہ جو رحمٰن و رحیم جواد و کریم اپنے ان بندوں کی جانب مہربانی فرما دیتے رحم جود و کرم سے متوجہ ہو کر ان بندوں کو اپنی رحمت سے مالامال فرما دیئے ہیں اور ان کو ایک حال سے دوسرے حال اور ایک صفت سے دوسری صفت کی جانب ایک وضع سے دوسری وضع کی طرف پھیر لیتے ہیں۔ فقط

○

حق حق حق، یاحیُ ھو

از عارف نگر

مورخہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

عزیزم سلمہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

تمہارے دو خطوط ملے۔ بوجہ عدیم الفرصتی جواب روانہ نہ کیا جا سکا۔ تمہاری و دیگر صابریوں کی کامیابی کے لیے بطور خاص دعا کی جا رہی ہے خداوند تعالیٰ تم لوگوں کی ضرور مدد فرمائیں گے۔ جو شخص اپنے تمام معاملات

دخواہشات کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہے تو بس وہ اس کے لیے کافی ہے

اَلسَّعِیُ مِنِّیْ وَاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ

بعد ختم امتحان نتیجۂ امتحان تک جو وظیفہ پڑھنے کے لیے ہم نے پہلے تعلیم کی ہے وہ یَا اَللّٰہُ یَا قَوِیُّ یَا مُعِیْنُ (۵۰۰) مرتبہ بعد نماز عشاء برزخ خارجی کے ساتھ بالالتزام تم اور معین جعفر امان علی و دیگر صابری شرکاء امتحان پڑھا کرو۔ تم سب کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے اسی پر کامل بھروسہ رکھو اس کی اطاعت سے غفلت بدبختی سمجھو انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کے بعد تمہیں پاک زندگی عطا ہوگی۔

تمہارے مکان میں سب کو گروہ صابریہ کو سلام مسنون کہدینا۔ فقط

○

حق حق حق / یا حیّ ھو

مورخہ ۴ / صفر ۱۳۷۰ھ

عزیزم میاں سلمہ

السلام علیکم

اب ہمارے نفس کو میدانِ عرفان میں جولانی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اس لیے تمہاری جانب متوجہ ہیں۔

خواجہ میاں! سنو اور خوب سمجھو اور یاد رکھو دنیا ایک مُردار ہے جو بڑی بلا اور بے وفا ہے اس نے آج تک کسی سے بھی وفا نہیں کی۔ یہ تم سے منہ موڑنے والی نہایت حیران کرنے والی بہت جلد تم سے

رخصت ہونے والی مکار اور بے سود ہے جو شخص دنیا کے لیے مست ہوگیا گویا اس نے اپنے دین کو اس کے سہر میں دے دیا پس دنیا جدھر جاتی ہے وہ بھی اس کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے جس نے اس کو اپنا مقصود بنا لیا وہ ہلاک و تباہ ہو جائے گا پس تم ہمیشہ دنیا سے بھاگتے رہو۔

جو لوگ دنیا کی حالت پر خوش ہوتے ہیں وہ آخرت میں عذاب کے اندر ہلاک ہوں گے اور جو لوگ یہاں دنیا میں مصائب اور غم میں مبتلا ہیں وہ وہاں نجات پائیں گے۔

دنیا داروں کو دیکھو یہ اپنی محتاجی اور تنگدستی کی شکایت کرتے ہیں۔ مالداروں کی طرف نظر ڈالو تو ظاہر ہوگا کہ خداوند تعالیٰ کے مال میں بخل کر رہے ہیں۔ سرکشوں کا یہ حال ہے کہ ان کے کان حکمت اور نصیحت کی بات سننے سے بہرے ہیں۔ علی العموم آج کل کا یہی حال ہے۔

پس اے میرے اچھے بیٹے۔ ذیل کی نصیحتوں پر کاربند ہو جاؤ، تاکہ راہ نجات پر سے عافیت کے ساتھ گزر کر مقصود حاصل کر سکو۔

لوگوں کی غلطیوں کو ہمیشہ درگزر کرتے رہا کرو اور انکی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں بلند درجے عطا فرمائے۔

لوگوں کے گناہوں کو دامنِ عفو اور بخشش سے ڈھاک لیا کرو خصوصاً جو لوگ صاحب مروت اور معزز ہوں انکے قصور ضرور معاف کر دیا کرو کیونکہ کوئی بشر خطاؤں اور نسیان سے پاک نہیں۔

لوگوں کے عیبوں سے غافل اور بے خبر رہنا اور اپنے آپ

ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ کرنے کی سعی میں لگ جاؤ تاکہ چھوٹوں اور بڑوں کی نظروں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاؤ اور خدا کے یہاں مقبول بارگاہ بن سکو۔

تمہارے اوائل عمر میں جو اوقات ضائع ہوئے ہیں ان کا تدارک اسی حصہ عمر میں ضروری ہے تاکہ انجام بخیر ہو ۔ فقط

O

حق حق حق / یاحیّ ہو

از عارف نگر

مورخہ ۱۹ / صفر ۱۳۷۰ھ

عزیزی سلّمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اس سے قبل ایک خط روانہ کیا گیا تھا غالباً پہونچا ہوگا۔ جواب اس کا نہیں آیا اس لیے یہ دوسرا جوابی کارڈ بھیجا جا رہا ہے اپنی خیریت سے جلد مطلع کرو ہم ہر روز تمہارے لیے دعا کر رہے ہیں تم گھبرا تو نہیں گئے تم سے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ بتاؤ تمہارے ساتھ اللہ ہے یا نہیں؟

اگر اس کا جواب ہے کہ "ہے"، تو پھر ڈر کس چیز کا ہے اگر یہ جواب تمہارا نفس دے کہ "نہیں" تو اس سے پوچھو کہ امید کس سے رکھتا ہے۔

بہر حال محض بندہ ہونے کی حیثیت سے حق عبودیت ادا کرتے رہو۔ اور بس تمہارے مکان میں اور بچوں کو دعا کہو ۔ فقط

حق حق حق ریا حیٰ ھو

مورخہ ۴ر صفر ۱۳۷۰ھ

میرے پیارے بیٹے

خدا تمہاری عمر دراز کرے

تمہارا محبت نامہ (جوابی کارڈ) آیا پڑھا اور سینے سے لگا لیا تمہارے لیے جناب باری میں عجز و عاجزی سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین ثم آمین،

بیٹے غیاث۔ ہر ایک مصیبت کی ایک غایت اور اس کی حد ہوتی ہے وہ اس تک پہونچ کر ختم ہو جاتی ہے اور ضرور ختم ہو گی پس اسکے ختم ہونے تک بے فکری سے رہو اس کے انتہا تک پہونچنے سے پہلے تک صبر کئے رہنا ہی عقلمندی ہے کیوں کہ اس سے پہلے اس کے دفعیئے کیلئے کوئی حیلہ یا تدبیر کرنا گویا اس مصیبت کو بڑھانے کے مترادف ہوگا۔

تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم انشاء اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ گے اور ہماری دعاء سے تمہیں نجات حاصل ہو جائیگی۔

سورہ فاتحہ پڑھنے کی ہم نے پہلے تمہیں تعلیم دی تھی اگر تم پڑھ رہے ہو تو بہتر ورنہ فی الفور شروع کر دو یعنی سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۴۱ مرتبہ نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان بسم اللہ کی میم کو الحمد اللہ کی لام سے ملا کر پڑھو اور اختتام پر تین بار آمین کہا کرو۔

تمہارا وظیفہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد منظور ہو جائے گا فکر نہ کرو
تمہارے حال سے ہم کو مولیٰ تعالیٰ نے باخبر رکھا ہے
تم سعادت مند ہو اللہ تعالیٰ تمہیں دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کرے گا ہم تم سے راضی و خوش ہیں خدا اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی میں اپنی عارضی زندگی کے دن گزارنے میں ہمت اور استقلال سے ثابت قدم رہو۔
خوب سمجھو! خداوند تعالیٰ نے شاہراہ ظاہر فرما دی ہے قرآن کریم کے ذریعہ اس کی راہیں روشن اور واضح فرما دی ہیں۔ پس جس نے راہِ حق سے گریز کی اس پر بدبختی لازم ہو گئی۔ اور جس نے اس راستہ کو مضبوطی سے پکڑا اُسے ہمیشہ کے لیے سعادت نصیب ہوئی۔
ہمارے جانب سے تمہارے والد بزرگوار و اخئی محترم و اہلیہ محترمہ کو سلام مسنون تمہارے بھائیوں اور والدہ صاحبہ کیلئے دعا کیجا رہی ہے فقط

O

حق حق حق / یاحیٔ ھو

از عارف نگر

یکم ربیع الثانی ۷۰ ھ

عزیزی میاں سلمہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

خط آپ کا ذریعہ ممتاز صابری پہنچا حال معلوم ہوا۔ رومال کے گُم ہو جانے سے خیر و برکت چلی گئی تو تم کو دوسرا رومال ہم دیں گے۔ ہمیشہ خدا پر نظر رکھو اور اس خیال کو مضبوطی کے ساتھ جمائے رکھو کہ خداوند تعالیٰ خیر کے ساتھ میرے ہمراہ ہے۔ جب خدا تمہارے ساتھ ہوگا تو پھر ڈر کس چیز کا ہے۔ اگر عیاذاً باللّٰہ تمہارا نفس یہ خیال کرے کہ خدا تمہارے ساتھ نہیں ہے تو پھر اُمید تم کس سے رکھو گے کیسی ہی تکلیف کیسی ہی مصیبت اور کیسی ہی آفتوں نے تمہیں گھیر لیا ہو تب بھی تم اسی خیال میں مست رہو تو یہ سب رفع دفع ہو جائیں گے۔

تمہارے دونوں خواب تمہارے لیے مبارک ہیں۔ انشاء اللہ۔ تمہارے یہی روز و شب رہیں تو تم کو ہماری ہمراہی نصیب ہوگی۔

تمہاری یومیہ شریف کی نقل ان کا غذات پر کر و دعائے دولہ کے بعد یہ درود شریف لکھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اِلْفِ مَرَّۃٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اس کے بعد حروف قطعات

الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ
طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ

اسکے بعد جو اوراد تمہاری یومیہ شریف میں من وعن نقل کر کے جلد بنالو۔ اور ممکن ہو تو بذریعہ پارسل بھیج دو۔ یا کسی آنے والے کے ہمراہ گزشتہ ہفتے کے دن مُنّا کاغذنگر روانہ ہو گئے۔ یہاں سے بلدہ احمد حسین صاحب کے پاس گئے۔ وہاں سے غالباً اس خط کے پہنچنے تک وہ کاغذنگر پہونچ جائینگے جاتے وقت بہت رویا۔ ہم کو تکلیف ضرور ہوئی۔ دعا کرو کہ جس غرض سے وہ گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حافظ بنا کر عارف نگر بھیج دے اس کا خیال رکھنا۔ تم اور معین موقع اور فرصت ملے تو اس سے مل کر حالات سے مطلع کرنا۔ ہماری جانب سے سب کو سلام مسنون سب اہلِ سلسلہ کو نام بنام سلام کہہ دینا۔

○

حق حق حق/یاحیؑ ھو

ازنامپلی جدید
حیدرآباد دکن
مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۰ء

عزیزم سلّمہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ ۔ آپ کا مرسلہ خط پہنچا حال معلوم ہوا۔ ہم نے تمہارے لیے دعا شروع کر دی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری مشکلات

کو آسان کر دے۔

صبر سے کام لو اور اپنے معمولات کو وقت مقررہ پر پورے کرتے رہو خدا پر اپنے تمام کاموں کو چھوڑ دو اس کی مرضی پر راضی رہو۔ نفس کو ان معاملات میں دخل نہ دینا چاہیئے بہرحال تمہاری یاد ہمیشہ ہمارے پاس ہوتی رہتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم عارف نگر کو ۱۶ ریا ۲۰ر اپریل کو چلے جائینگے جاتے ہوئے اس کی اطلاع تم کو دے دیں گے۔ فقط

○

حق حق حق/ یا حیُ ھو

از تانڈور

پیارے ابّا

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

بعد از آستانہ بوسی خاکسار حضور سے رخصت ہو کر حیدرآباد پہنچا تیسرے دن نتیجہ شائع ہوا۔ غلام حضور کی نظر عنایت اور ان کی دعاؤں سے کامیاب ہوا۔ اسی دن نماز شکرانہ ادا کیا اور تانڈور پہنچا۔ بتاریخ ۱۶ر جون کو قبل از ظہر رجوع ہونے کے بجائے ۷ر بجے شام تانڈور پہنچا اور صدر مدرس سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ قبل از ظہر رجوع ہوتے تو ڈیڑھ ماہ کی تنخواہ ملتی تھی۔ اب وقت پر نہ آنے کی وجہ سے اس ماہ کی تنخواہ نہیں ملے گی۔ اس کا جواب یہ دیا کہ نتیجہ ۱۶ر جون کو اخبار ملاپ میں شائع

ہوا اور اسی دن دوپہر میں معلوم ہوتے ہی ٹھیک دو بجے کی
بس سے سوار ہوکر ۷ بجے شام یہاں پہنچا۔ اگر چند دن پہلے
نتیجہ شائع ہوتا تو ہم ۱۶ر جون کو قبل از وقت رجوع ہو جاتے
دعا فرمائیے کہ وہ ڈیڑھ ماہ کی تنخواہ مل جائے تو اس
میں سے (۲۰ روپے) عارف نگر کی مسجد کے لیے وقف کرنے
کا ارادہ کرلیا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں اس ناچیز کی
طرف سے خواجہ صاحب، بی آپا۔ بڑی آپا اور برادرم معزالدین
منا، چھوٹو، مظہراللہ، نانا صاحب اور ساکنانِ عارف نگر
کو سلام فقط

○

حق حق حق ر یا حیٔ ھو

عارف نگر

مورخہ ۱۷ر رمضان المبارک

تمہارا خط پہنچا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ مولیٰ کے جناب
میں شکر یہ گذرانا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں پاک زندگی
اور پاک روزی عنایت فرمائے اور اسلام پر ثابت قدم
رکھے۔ وقت پر پہنچنے میں جو تاخیر ہوئی ہونے دو۔ دیر حاضری
کی معافی کی درخواست دے دو۔ اس بارے میں جو فیصلہ
ہو وہ منجانب اللہ تصور کرو اور اسی پر راضی رہو۔ تنخواہ ملنے
کی خوشی کرو نہ نا ملنے کا رنج جو کچھ ہو اس کو قضا و قدر سمجھو

اس کو راضی رکھنے کی سعی کرتے رہو اور بس۔ اگر اُسکی رضامندی
حاصل ہو جائے تو اس سے بڑھ کر بندے کو اور کیا چاہیئے۔
ہوا ہوس سے ہمیشہ دور رہو۔ یاد رکھو ریاکاری بے حد مضرت
رساں ہے۔ اس سے بھاگتے رہو۔ کوئی کام نمود، دکھاوے و
نمائش کے لیے نہ ہو بلکہ ہر کام کی نیت خدا کے لیے ہو بُری صحبتوں
یعنی دنیاداروں سے زیادہ میل جول نہ رکھو اپنا کام، نوکری
طاعتِ الٰہی ہر کام وقت پر عمدگی اور خلوص سے کیا کرو۔
یہ سب شے کے لیے ہو تاکہ تمہاری ساری زندگی اسی کے لیے
ہو جائے اور اسی میں نجات ہے۔

ہماری ہدایتوں پر جو ہم نے جو زبانی دی تھیں ، عمل کرتے
رہو درس جاری کر دو۔ اور ہر ماہ نتیجہ سے ہمیں اطلاع دیا کرو
تمہارے کھانے پینے کا کیا انتظام ہے۔

سنو! تم اپنے آپ کو ہر شخص سے کمتر سمجھتے رہو۔ خواہ
وہ کوئی ہو اور ہر شخص سے نہایت عاجزی اور اخلاق سے
پیش آیا کرو خواہ وہ تمہارا دشمن ہی کیوں نہ ہو

شعر۔ اخلاق سب سے کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے
خاک اپنے تئیں سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے

میاں محسین الدین صابری آئندہ سے جب کبھی خط ہمارے
پاس روانہ کرو اس میں بجائے دو آنہ کے لفافہ کے ۱/۲ ۱- آنہ

] Inland Letter [جو ہر ڈاک خانہ میں دستیاب ہوتا ہے۔ روانہ کر دیا کرو اس میں فائدہ یہ ہے کہ دام بھی کم خرچ ہوں گے اور جواب لکھنے کے لیے ہمیں ایک علیٰحدہ کاغذ کی ضرورت نہ ہوگی اس میں سہولت بھی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں نفس کے دھوکوں اور شیطان کے فریبوں سے بچائے رکھے آمین ثم آمین

○

حق حق حق / یا حیّ ھو

ازعارف نگر

مورخہ ۱۶/ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

برادرم سلّمہٗ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ واقعی متعدد خطوط آئے اور انکے جوابات کی ادائی میں ضرور تاخیر ہوئی کوئی تشویش کی بات نہ تھی کچھ ایسی مصروفیات تھیں کہ ادائی جواب میں مانع رہے بحمداللہ فقیر زندہ اور بخیر و عافیت ہے اور امید ہے کہ آں عزیز بھی معہ متعلقین بخیر ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب و پاک زندگی عطا فرمائے۔ اور سیدھے راستہ پر دائم و قائم رکھے۔

خوب یاد رکھو جو شخص عام دنیا دار فاسق و فاجر لوگوں سے زیادہ

خلط ملط رکھتا ہے وہ ان لوگوں کے شر اور فتنوں سے بہت کم بچتا ہے پس تمہیں اس کا اچھا خاصہ تجربہ ہوا۔ اب خوب ہوشیار اور چوکنے رہا کرو۔

قرضوں کی ادائی کیلئے اللہ تعالیٰ کوئی سبیل کر ہی دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ تم فوراً قضائے حاجات کی نیت سے دو رکعت نفل نماز بہ ترکیب ذیل پڑھنی شروع کر دو۔

دو رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجات طلوع فجر سے پہلے بعد نماز فریضہ فجر پڑھی جاتی ہے اس پر مداومت رکھو تو بہت اچھا ہے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی وسورہ کافروں تین تین بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھا کرو بعد ختم دوگانہ ایک سو بار

سُبحَانَ اللّٰہِ العظیم وَبِحَمدِہٖ اَستَغفِرُ اللّٰہ کہے جاؤ

خدائے سبحانہٗ تعالیٰ تم کو سب قرضہ جات سے انشاء اللہ تعالیٰ بری الذمہ فرما دیں گے۔ اور تمہارے رزق میں وسعت ہو جاوے گی تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا وہ تمہارے گناہوں کا کفارہ تھا جو قضا و قدر کی شکل میں نازل ہوا تم کو صبر کرنا چاہیئے اور ہر حال راضی رہنے کی مشق بھی ضروری ہے۔ قناعت اختیار کرو تاکہ تمہارے دل سے لالچ اور حرص کم ہو جائے خوب یاد رکھو کہ جو شخص فضول امیدوں میں پڑ جاتا ہے وہ دھوکے میں آئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تم اپنی زبان کو ہمیشہ محفوظ رکھو یعنی تمہارے قول کے مطابق تمہارا فعل ہونا چاہیئے جس سے تمہاری عزت و آبرو بھی رہے۔

خواہشِ نفس کے پیچھے پڑے رہنے سے انسان اپنے آپ کو ہلاکت کے قریب پہنچا دیتا ہے۔

جو کام کرو خوب غور و فکر کے بعد کیا کرو تاکہ اس کا خاتمہ اور انجامِ کار اچھا ہو کیوں کہ جو شخص انجام سوچتا ہے وہ آفتوں اور مصیبتوں سے بچا رہتا ہے۔

کوئی کام عجلت اور جلد بازی سے نہ کیا کرو۔ کیونکہ جو شخص اطمینان سے کام کرتا ہے وہ بہت سی خرابیوں سے نجات پاتا ہے

اجمیر شریف کو جانے کی جو آرزو ہے اس حالت میں وہ تمہارے لیے مفید نہیں ہے نہ تم کو خواجہ صاحب رح کی ملاقات ہوگی نہ فیض حاصل کرنے کے طریقوں سے تم ابھی واقف ہو اس منزل کے طے کرنے کے بعد وہاں جانا کارآمد ہوگا۔ ورنہ تماشہ بینی کے سوا تمہیں کیا حاصل ہوگا۔ بلکہ وہاں جا کر زیر باری کے علاوہ شرک کرو گے۔ باطنی فائدے کے بجائے نقصان لیتے آؤ گے۔

پس اگر عرس شریف میں شرکت منظور رہو تو آئندہ کسی سال اگر زندگی باقی رہے تو عارف نگر آجاؤ تم کو ہم یہاں اجمیر شریف دِکھلائینگے تم کو وہاں سے زیادہ لطف یہاں حاصل ہوگا کیونکہ سب اہلِ سلسلہ ان ایام میں یہاں آتے اور ذکر و فکر اور اوراد و اذکار میں شامل رہتے ہیں وعظ و نصیحتیں سنتے ہیں ہر شخص کے حال کے مطابق ہدایتیں ملیں گی تم کو یہ موقع حاصل ہو جائے گا۔ اور بطور خاص قوالی بھی ہمارے ساتھ سنو گے۔

ہماری جانب سے تمہارے بھائی صاحب، والدصاحب، تمہارے
محل میں بچوں کو سلام مسنون و دعا کہدینا فقط
تمہارا خیراندیش

○

حق حق حق یاحیٔ ھؤ

ازعارف نگر
مورخہ ۱۳؍ شوال المکرم ۱۳۷۰ھ

عزیزی سلمہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ
میرے پیارے بیٹے! خدا کے منکر اور جولوگ نظامِ حکومت کے
پجاری ہیں انکو غلہ اور قحط کا خوف ہو تو وہ ایک حد تک بجا ہے لیکن ہم کو
اور خدا کے ان بندوں غلاموں تابعداروں کو کیا فکر ہے ۔ ہمارا مالک جو
رزاق ہے اس نے ہمارے رزق کی ذمہ داری لے لی ہے اور ضامن ہے
بفرضِ محال اگر وہ (خداوندتعالیٰ) ہم کو اسی طرح ہلاک کرنا چاہتا ہے تو
ہم کو ہلاک ہونے اور مرنے میں تامّل نہ کرنا چاہیئے البتہ اس کی رضامندی
کے حاصل کرنے میں ہم تم سب کو کسی قسم کی کسر باقی نہ رکھنی چاہیئے۔ جو
بندگی ہے۔
نادان کمیونسٹ اگر خدا کی مخلوق پر ظلم کرنے اور ان کو مارنے لوٹنے

گھروں کو جلا دینے پر کمربستہ ہوئے ہیں تو اس سے ہم کو خائف ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ مالک حقیقی کا جب تک حکم نہ ہو وہ ہم کو کچھ نہیں کر سکتے البتہ خوف وہراس مذکورۂ انسانوں کے لیے ضرور ہے۔ جو شخص خدا کا حقیقی معنوں میں بندہ (غلام) ہو چکا ہے۔ اس کو تکلیف اور آرام دونوں یکساں ہیں۔

بے ایمان کمیونسٹ یا غنڈے ہرگز کسی کو مار سکتے نہ تکلیف پہنچا سکتے ہیں جب تک کہ مالک حقیقی کا حکم نہ ہو سوال یہ ہے کہ ان بدنصیبوں کے دلوں میں یہ خیال کس نے پیدا کیا؟ بارش کو کس نے روکا! قحط کے آثار کس نے پیدا کئے! ان سب سوالوں کا صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے۔ خدا قادرِ مطلق نے۔ تو پھر ہمیں اور آپ سب کو اس مرجعِ عالم کی طرف کیوں نہ متوجہ ہونا چاہیئے اور اس کی رضا ایمان وایقان کو مضبوط کرنے کے لیے اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا چاہیئے۔ اور فوراً ہر گناہ سے توبہ کر کے اس کی اطاعت یعنی نیکیوں میں لگ جانا چاہیئے اور ہر برائی سے کنارہ کشی کر کے اس معبود حقیقی کو اپنی شانِ عبودیت دکھلا کر رحم وکرم کی درخواست کرنے ہی میں سلامتی سمجھنا چاہیئے

ہمارے خط کو جمیع برادران سلسلہ عالیہ صابریہ کو سنا دینا ہماری جانب سے سب کو سلام مسنون کہدینا اور دعائیں اس حقیر کو فراموش نہ کرنے کی نسبت کہہ دینا ہم بھی تم سب کے لیے دعا کر رہے ہیں تم سب کو چاہیئے کہ بندہ ہونے کی حیثیت سے حق عبودیت کی ادائی میں تساہل وغفلت ترک کر دیں۔ فقط

حق حق حق / یا حیّ ھو

از عارف نگر
مورخہ ۲۷/ شوال المکرم ۱۳۷۰ھ

عزیز القدر سلّمہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ تمہارا خط آیا۔ ہم نے پڑھ لیا اور غور کرتے رہے کہ کیا جواب دیا جائے۔

اب تم ہمارے حسب ذیل سوالات کا جواب جلد دو تاکہ قطعی طور پر ہم اپنی رائے تم کو دے سکیں۔

- تمہاری سروس کیا ہے؟
- خدا کی ربوبیت پر تمہیں کامل بھروسہ ہے یا نہیں؟
- تم اسباب پر بھروسہ کرکے اپنی زندگی گزارنا چاہتے ہو یا مُسبب پر کامل اعتماد رکھ کر زندگی کے دن گزارنا چاہتے ہو؟
- تمہارے دل میں دنیاوی ہوس کس قدر ہے اور دنیا کیسی چاہتے ہو تفصیلی جواب اس سوال کا لکھو۔ یہ واضح رہے کہ یہ زمانہ قربِ قیامت کا ہے۔ کسی شخص کو اب امن وچین کی زندگی نصیب نہیں ہوسکتی۔ اپنی اور اپنے متعلقین کے ایمان کی سلامتی کے ساتھ گوشہ عافیت میں بسر کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ جواب جلد دو۔

فقط

حق حق حق/ یا حیؑ ھو

از عارف نگر

مورخہ ۱۸/ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

میاں صابری سلمہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ آپ کا خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ گھر والوں سے کہو کہ دین کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہے۔ نمازوں کو ان کے اوقات پر ادا کرتی رہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا شکریہ اس طرح ادا کرے کہ اسلام پر ثابت قدم رہ کر آئندہ شرک بالمخلوق سے قطعاً توبہ کرے۔ رسوماتِ دیگر اقوام کو قطعاً ترک کرکے اسلامی تہذیب ومعاشرت اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتی رہے تو اللہ تعالیٰ ان کو تمام آفات وبلیات ارضی وسماوی سے محفوظ رکھیں گے۔

میاں! اب قیامت قریب پہونچ چکی ہے۔ ہر مسلمان کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد سبھوں کو ہوشیار رہو کر اس کے غضب سے بچنے کی ہر ممکنہ سعی میں لگ جانا چاہیئے ورنہ اس وقت کی غفلت سے قیامت تک کے لیے ہائے افسوس کرنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

صاحب! تم نے جو کام خواجہ میاں کے ساتھ شروع کیا ہے اس سے تم کو خداوندِ تعالیٰ (جو قادرِ مطلق ہے) کی خوشنودی حاصل ہوگی اور دنیا ودین میں کامیاب وبامراد زندگی عطا ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ کام

ہر مسلمان مرد و عورت پر یکساں واجب و لازم ہے کہ سب کے سب امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر کاربند ہو جائیں تاکہ پھر سے مسلمانوں کو دیگر ملتوں پر فوقیت نصیب ہو۔

تمہاری روحی بہن صدر معلمہ صاحبہ سے بھی کہہ دیا جائے کہ خانگی اوقات میں مسلمان لڑکیوں اور ان پڑھ جاہل مسلمان عورتوں کو کلمے وغیرہ یاد دلائیں و دیگر اسلامی احکام سے واقف کرانے میں اپنی ہمت صرف کریں نیکیوں کی ترغیب اور برائیوں سے بچنے کی تاکید ایک دوسرے کو کرتی رہیں تاکہ آئندہ آنے والی بلاؤں سے وہ سب محفوظ رہیں بہرحال نہایت خوشی کے ساتھ اپنے فرائض بجالاتے رہیں۔ ریاکاری و دکھاوے کو اس میں بالکلیہ دخل نہ ہو یہ کام محض اللہ کے لیے ہو۔ اور اسی نیت سے ہر اک کام کرو گے تو تم لوگوں کی ساری زندگی بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے گی۔ ورنہ ساری محنت رائیگاں ہوگی

سب اہل سلسلہ کو نام بنام سلام مسنون کہہ دینا۔ فقط آپکا خیر طلب

○

حق حق حق / یاحیُّ ھوٗ

ازعارف نگر

مورخہ ۲۳ / ذیلعقدہ ۱۳۷۰ھ روز دوشنبہ

برخوردار میاں صابر پاشاہ سلّمہ

تمہارا خط پہنچا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ اِسی طرح اپنی خیریت اور

تعلیمی حالت سے مطلع کرتے رہا کرو۔ مدرسہ کو پابندی سے جایا کرو
بری صحبتوں سے بچتے رہو۔ پاک وصاف رہنے کی عادت ڈالو۔ نماز وقت
پر پڑھ لیا کرو بقیہ سارا وقت تعلیمی کوششوں میں صرف کیا کرو۔ ہمیشہ
سچ بولا کرو ماں باپ کی عزت اور انکی خدمت کیا کرو۔

ہماری جانب سے سب کو سلام کہہ دینا فقط

○

حق حق حق / یا حیؔ ھو

از عارف نگر

مورخہ ۲۳ / ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ روز دوشنبہ

خواہر دینی وعلیکِ السلام

آپ کا خط پہنچا حال معلوم ہوا۔

۱۔ جب آپ یہاں آئی تھیں آپ سبھوں سے ہم نے صاف صاف طور
پر کہہ دیا تھا کہ قُرب قیامت کا زمانہ بالکل آگیا ہے اب سوائے اس کے
کہ ہم سب مسلمان لوگ اپنے اپنے ایمانوں کی خیر منائیں۔ اور ہر فرد و بشر خواہ
وہ عورت ہو کہ مرد دین کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہیں کوئی چارۂ
کار نہیں۔ چنانچہ اس بارے میں جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا قولِ مبارک
پیش کرتے ہیں "جو شخص دین کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ
اس کو سب آفتوں سے بچا لیتا ہے"، پس اس پر کاربند رہنے کی ہر مسلمان
کو اس وقت شدید ضرورت ہے لہٰذا آپ بھی اس پر عمل شروع کر دیجئے

انشاءاللہ تعالیٰ اس زمانہ کی سب آفتوں سے آپ محفوظ رہیں گی ۔

۲: بچوں کو بگاڑنے اور سنوارنے میں ان کی ابتدائی عمروں میں ماں باپ کے ہاتھوں کو بڑا دخل ہوتا ہے ۔ چنانچہ جو ماں باپ اپنے بچوں کو خلاف شرع شریف کاموں میں لگا دیتے ہیں مثلاً نصاریٰ و کافروں کے چال و چلن جن کو وہ خود بھی پسند کرتے ہیں ۔ اور اس کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں اس لیے بچپن ہی سے وہ بچے کھانے پینے ، پہننے دیگر رسومات کے پابند ہو جاتے ہیں اور اسلامی تہذیب و تمدن کی ہوا بھی ان کو لگنے نہیں پاتی کہ وہ جوان ہو جاتے ہیں اور پھر بھی بدنصیبی سے ان کا ماحول بھی اسی قسم کا میسر آتا ہے جس کے باعث ان کی کشتئ حیات بحرِ ذنوب میں جو حادثاتِ زمانہ کے تھپیڑے ہی کھاتی رہتی ہے ۔ آخر کار بُری طرح یہ کشتئ انسانیت کا کنارہ بغیر دیکھے ناکام بحرِ ذنوب میں غرق ہو جاتی ہے ہائے افسوس ۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں مسلمانوں سے خطاب کر کے یوں ارشاد فرماتے ہیں کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ »

ترجمہ : تم اچھے لوگ ہو جو لوگوں کے فائدے کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو ۔ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں ایک مقدس ہستی نے یوں فرمایا ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اس لیے کہ امت مسلمہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں مصروف رہے گی ۔

اس خصوص میں فقیر عرض کرتا ہے کہ ازمنہ سابقہ وحالیہ کے مسلمانوں میں جب تک یہ صفت باقی تھی بے شک ان میں یہ فضیلت باقی تھی اب چونکہ اس زمانے کے مسلمانوں میں اسلامی صفات باقی نہیں رہیں اس لیے یہ فضیلت جاتی رہی۔ اگر اب بھی دنیا کے مسلمانان اس صفت کو اپنے آپ میں پیدا کرنے کی فرداً فرداً سعی میں لگ جائیں تو حسب وعدہ خداوند تعالیٰ اس ملت اسلامیہ کو پھر سے وہی فضیلت عطا فرما دیں گے۔

صرف بزرگوں کی اولاد ہونے پر نجات نہیں مل سکتی اس کے ساتھ ساتھ علم وعمل بھی درکار ہے۔ نجابت صلبی ہی بخشش کے لیے کارآمد نہیں ہوسکتی بلکہ نجابت شخصی ہی دیکھی جاتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو علم پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے

دعا اچھی اور بری کیسی ہوتی ہے؟

ہر کام میں جلدبازی کرنا اور سوچ سمجھ کر نہ کرنا کار شیطانی ہے۔ اور آہستگی کام رحمٰن کا ہے۔ انشاء اللہ ہر وقت ہم آپ کے لیے اور آپ کی اولاد کے لیے دعا ضرور کریں گے۔

ہاں اس وقت ایک حدیث شریف یاد آگئی جس کا ترجمہ درج ذیل کر کے اپنے نامہ کو ختم کئے دیتا ہوں۔ خدا حافظ

حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت ابوداؤد رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے خداوند تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تمام " امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے رہو گے تو تمہارا بھلا ہوگا۔ ورنہ تم پر ظالم حاکم مقرر کیا جائے گا جو بڑوں کی عزت کرے گا نہ چھوٹوں پر رحم کھائے گا۔ اس وقت تم میں جو نیکو کار ہوں گے ان کی دعائیں بھی قبول نہ ہوں گی۔ تم مدد مانگوگے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی تم استغفار کروگے تمہیں مغفرت نصیب نہ ہوگی

آپ کا دینی بھائی

O

حق حق حق / یا حیؑ ھو

از عارف نگر

مورخہ ۲۵/ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

نور چشمی سلّمہا

خدا تمہاری عمر دراز کرے اور تم کو حضرت خاتون جنتؓ دیگر مقدس صحابیات اور بالخصوص بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

بیٹی فاطمہ، تمہارے دو خطوط ایک چنور سے شعبان میں آیا تھا اور ایک خط مہادیو پور سے اوائل ذیقعدہ میں آیا۔ ادائی جواب میں ہم سے تاخیر ہو جایا کرتی ہے۔ ضرورتاً تاخیر ہوئی۔

جب تمہارا خط آتا ہے پڑھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ دل سے

تمہارے لیے دعائیں نکلتی ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے چونکہ تم خدا کے لیے ہم سے محبت رکھتی ہو اس لیے ہم بھی خدا کے لیے تمہاری جانب متوجہ ہو جاتے ہیں۔

بیٹی! تم نہایت نیک سیرت اور سعادت مند خاتون ہو ہم دیکھتے ہیں کہ جتنی ہماری بیٹیاں ہیں ان سب میں تم اول نمبر پہ ہو جس ذوق وشوق سے خدا کی عبادت اور ذکر وغیرہ تم کرتی رہتی تھیں اس سے تمہارے ماں باپ کا گھر خدا کی حفظ وایماں کا گہوارہ بنا ہوا تھا وہ گھر خوش نصیب ہے جہاں تم بیاہی گئی ہو ہم تم سے بے حد خوش و راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیبؐ بھی رضامند ہیں۔

بیٹی! اب ہماری ذیل کی مندرجہ نصیحتوں کو سُن لو، بار بار پڑھ کر سوچ سمجھ کر ان پر عمل کرنے کی سعی میں لگ جاؤ تاکہ دنیا و دین میں تمہیں کامیاب و بامراد زندگی خدائے بزرگ و برتر عطا فرمارے۔

قرب قیامت کا زمانہ قریب آپہنچا ہے اب مومن و مومنات مسلم ومسلمات کو ہر وقت خبردار رہ کر اپنے ایمانوں کی سلامتی کی خیر منانی چاہیئے ورنہ غفلت اس وقت کی قیامت کے دن افسوس کا باعث بنے گی۔

۱: ہمیشہ تم نمازوں کو ان کے اوقات پر ادا کر لیا کرو اس میں سستی و کاہلی نہ ہوا کرے توبہ واستغفار زیادہ کیا کرو۔

۲: اب تم اس آشیانہ سے جہاں تم نے جنم لیا تھا نکل چلیں اور اب تمہارا ساتھ ایسے دوست (شوہر) سے ہوا ہے جو تم سے پہلے ہی سے بخوبی واقف

نہ تھا تم اس کو اچھی طرح جانتی تھیں۔ پس اب اس کی اطاعت کرتی رہنا تاکہ وہ تم پر مہربان رہے تم اس کے لیے زمین بن جاؤ کہ تمہارے لیے آسمان بنے۔

۳. اپنے شوہر کو اپنے عمدہ اخلاق سے خوش رکھا کرو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا کی عورتوں کو اس کا حکم دیا ہے۔

۴: تمام گھر والوں سے حسنِ سلوک اور اچھے برتاؤ سے پیش آتی رہنا کہ یہ سب تم سے خوش رہیں اور تمہارے ساتھ محبت کریں اور تمہارا گھر تمہارے لیے جنت بنے۔

۵۔ جس طرح تم اپنے ماں باپ کے گھر میں اپنی چھوٹی چھوٹی بہنوں اور ماں باپ کے ساتھ محبت اور پیار سے ان سب کی خدمت کیا کرتی تھیں اب شوہر کے گھر والوں سے بھی وہی برتاؤ رکھو خسر کو اپنے باپ اور ساس کو اپنی ماں سمجھو اور ان کی خدمت کو واجب جانو۔

۶۔ اگر کوئی خاندانی فرد عورت ہو کہ مرد تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے اور بداخلاقی سے کبھی پیش آئے تو اس کے ساتھ بھی احسان اور مروّت سے پیش آتی رہو اور صبر کرو تو انشاء اللہ وہ بھی تمہارے رام ہو جائیں گے۔

۷۔ کسی بات پر ضد و ہٹ نہ اپنے شوہر سے کیا کرو نہ گھر والوں سے کہ کہیں یہ لوگ تمہارے دشمن نہ ہو جائیں۔

۸۔ ان سب لوگوں کے کان آنکھ کی حفاظت میں لگی رہنا کہ کان سے

تمہاری کوئی برائی نہ سُنیں اور آنکھ سے تمہارے کوئی عیب نہ دیکھیں۔ اسی طرح پر خوش اخلاقی اور اسلامی معاشرت سے بسر کیا کرو تاکہ تمہارے لیے ہماری دعائیں کارگر ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں خوشحال اور بامُراد زندگی عطا کرے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہارے شوہر کی عمریں دراز کرے اور صاحبِ اولاد فرمارے۔ اور تم دونوں کو اسلام پر قائم اور ثابت قدم رکھے آمین ثم آمین۔

ہم تم کو ہماری ان ہدایتوں پر عمل کرتے دیکھیں گے تو آئندہ بھی اچھی اور مفید نصیحتوں کو لکھ بھیجا کریں گے۔ خداحافظ

تمہارے خسر صاحب اور شوہر صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا

فقط دعاگو ہاشمی

○

حق حق حق / یاحیٔ ھو

ازعارف نگر

مورخہ ۲۸/ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

نورچشمی سلمہا

وعلیکم السلام۔ تمہارے دو خطوط یکے بعد دیگرے ملے حال معلوم ہوا۔ ہم دعاء کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم وکرم فرمائے۔ اور صراطِ مستقیم پر مضبوطی کے ساتھ قائم و دائم رکھے۔

بہت عرصہ بعد بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمام عمر میں پہلی بار تم سے نصف الملاقات کا موقع تمہارے خطوط کے ذریعہ ملا۔ تصور میں تم ہمارے سامنے آکھڑی ہوئیں۔ ہم نے بطور خاص دعاء کی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

پیاری بیٹی! نہایت افسوس ہے کہ تمہیں جو اولاد ہوئی ہے وہ بہرہ گونگا ہے خیر یہ مالک کا اختیار ہے۔ اس میں کس کو کیا دخل ہے۔ ہم نے پھر دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوسری اولاد اچھی عطا فرمائے۔ تم صبر کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مرادوں کو پوری فرما دیں گے۔ تمہارے شوہر کے لیے بھی دعاء کی جا رہی ہے۔ اللہ نے چاہا تو وہ سنبھل جائیں گے تم بھی دعاء کرو اور عشاء کی نماز کے بعد (۱۱۱) مرتبہ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکیٰ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ؕ

اول و آخر میں تین بار درود شریف کے ساتھ پڑھ لیا کرو۔ اور سجدے میں خوب عجز و زاری کے ساتھ دعا کیا کرو۔

تم نمازوں کو ان کے اوقات پر پابندی سے پڑھ لیا کرو اپنے سارے کام خدا کے سپرد یعنی حوالے کر دو۔ ہر کام میں اسی سے مدد مانگتی رہو۔ وہی تمہارا مالک اور مختارِ کل ہے اور وہی بھروسہ کے لائق ہے آجکل ساری دنیا کے مسلمانوں پر ان کی بداعمالیوں کے باعث آفتیں ٹوٹ رہی ہیں۔ لیکن ان کی آنکھوں اور دلوں سے غفلت دور نہیں ہوتی کیوں کہ زمانہ قربِ قیامت کا ہے۔ تم سب لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ایمانوں کی سلامتی چاہیں اور توبہ کر کے اپنے اسلام کے مرکز پر آجائیں

اسلامی احکام پر پابند ہونے کی سعی میں لگ جائیں تاکہ خدائے برتر و برزگ پھر سے ہم پر نظر رحمت و لطف کرنے لگے

محمدی بیگم صاحبہ صابرہ آج کل کریم نگر ہی میں ان کے خط کا جواب بھی تمہارے خط میں رکھ دیا گیا ہے ان کو دے دو

بیٹی خدا حافظ۔ اللہ پاک تمہارا حافظ و ناصر رہے فقط

تمہارا بہی خواہ

○

حق حق حق / یا حیُ ھو

از عارف نگر

مورخہ ۲۸ / ذلیقعدہ ۱۳۷۰ھ

نور چشمی سلمہا

وعلیکِ السلام ۔ آپ کا خط آیا جس کو پڑھ کر مسرت ہوئی تمہارے جذبات کی ہم دل سے قدر کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں کوئی عورت یا مرد ہمیں ایسا دکھائی نہیں دیا جو خدا کے احکام پر چلنے کی دل سے دعا اور سعی کرتا ہو۔ اور اسی کے جانب بھاگتا ہو۔ اور اپنے لیے جو چاہتا ہو دوسروں کے لیے بھی وہی چاہے۔ بیٹی ہم نے تمہارے لیے بطور خاص دعا کی اور آئندہ بھی کریں گے۔ خداوندِ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رکھے اور تمہاری عمر دراز کرے ان اسلام کی نیک بیبیوں کا اثر

تم پر پڑے۔ دنیا اور آخرت کی دولت سے تمہیں مالا مال فرما دے۔
تمہارے والد صاحب عرصہ ہوا ہمارے سلسلہ سے اپنے کرتوتوں کے باعث منقطع ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی ہمیں بچھڑنے کی لاج ہے۔ ہم دعاء کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ پھر سے ان کو تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ تم بھی بیٹی اپنے والد کے لیے گڑگڑا کر دعا کیا کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ راستی پر آجائیں گے۔ ہم کو اس کی بارگاہ سے مایوس نہ ہونا چاہیئے کیوں کہ مولیٰ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

ترجمہ۔ اے گنہگارو! میری رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔
تم کو ذیل کا وظیفہ بتلایا جاتا ہے اس کو [۲۱۱] بار اول و آخر پانچ پانچ بار درود شریف کے ساتھ بعد نماز عشاء یا فجر پڑھ لیا کرو اور سجدے میں سر رکھ کر نہایت عاجزی سے منّت سے خوشامد سے رو رو کر دُعا کیا کرو۔ والد صاحب کے لیے اپنے خود کے لیے، اپنی ماں بہنوں کے لئے سب مسلمانوں کے لئے، اور پھر ہمارے لیے بھی انشاء اللہ تمہاری دُعا قبول ہو جائے گی۔
ممتاز جہاں، صابرہ، طاہرہ، ہم کو بہت یاد آتی ہیں۔ انہوں نے رو رو کر وداع کیا تھا ہم سب کے لیے دعا کرتے ہیں۔
بحمد اللہ ہم اچھے ہیں اور عارف نگر کے جنگل میں نہایت خموشی کے ساتھ اُس کی یاد میں مگن ہیں۔ اچھا خوش رہو۔

اٰمنتُ باللّٰہِ العلی العظیم توکلتُ علی الحیّ القیوم
خدا حافظ، تمہارا خیر اندیش

حق حق حق/ یا حیٔ ھو

ازعارف نگر

مورخہ ۲۹ ر ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

پیارے ثاقب

" خدا تمہیں صحت و تندرستی کے ساتھ صاحب اولاد کرے اور اپنی محبت میں سرشار رکھے "

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ جب کبھی آپ کا کوئی خط آتا ہے تو قلب میں شگفتگی اور روح میں تازگی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اس دفعہ تمہارا اشتیاق و محبت سے لبریز خط جب پہنچا اس کے ہمراہ تمہاری خیالی تصویر بھی پائی گئی ۔ ہم خیال ہی خیال میں ہم آغوش ہوئے ۔ ہماری آنکھوں میں خود بخود آنسو آ گئے ۔ پھر جو دیکھا تو ہاتھ میں صرف تمہارا خط تھا ۔ تم نہ تھے ۔ اس کو محوِ خیال کہتے ہیں ۔

خط کو پڑھا بے حد خوشی حاصل ہوئی اور غزل کے ہر ہر شعر نے رُلایا حاضرین بے حد متاثر ہوئے اور وہ بھی رو پڑے ۔ ایک شخص اس وقت حاضر تھا ۔ جو بڑا ہی سنگ دل تھا لیکن وہ اپنا دل تو ہم کو دے چکا تھا ہمارے دل کے درد نے اس کے دل پر ضرب لگائی اور وہ بھی بے اختیار رو پڑا ۔ یہاں صرف خموشی میں ہوا ۔ نہ تمہاری غزل ہم نے پڑھ کر سنائی نہ کسی سے کچھ کہا گیا ۔ دل ہی دل میں غزل پڑھی گئی سب بول اُٹھے یہ کس کا خط ؟

اس کا جواب خموشی میں دیا گیا ۔ غرض آدھے گھنٹے تک یہ سماں ہمارے کمرے میں چھایا ہوا تھا ۔ ہم نے کسی سے کچھ نہیں کہا کہ یہ خط کس کا ہے ۔

" دلِ مضطرب کو ہے سامانِ تسکین "

اس شعر کو بار بار ہم پڑھتے رہے۔ اور تمہاری شکل میں ہم نے اپنے یار کو دیکھ لیا۔ بس دس منٹ تک نہ ہم تھے نہ تم وہ ہی وہ تھا۔ سبحان اللہ تم کو اور تمہاری زبان کو قلم کو کسی نے لے لیا تھا۔ اللّٰھم زِد فزِد، خط کو بار بار پڑھنے اور دل پر رکھنے سے سکون و راحت محسوس ہوتی رہی۔ حاضرین کہنے لگے کہ آج کا سا حال ہم پر عمر بھر کبھی نہیں گزرا۔ اگر تم نے ہم سے واسطہ اور تعلق بڑھایا ہے تو اس کو نباہنا بھی تمہارا فرض ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ہم کو بے چین کر کے تم سکون کی سانس لے سکو گے۔ تم بھی ہماری محبّت کی آتش میں سلگتے رہو گے۔

بولو! تم کو بھی ایسا اضطراب و تپش پسند ہے نا؟
یہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ انشاءاللہ دیکھو گے آگے کیا ہوتا ہے۔

○

حق حق حق (یا حیّ ھو)

از عارف نگر

۱۱/ ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ

مدّتے شُد کہ رہِ رسمِ وفا مسدود است
نہ کسے میرود آنجا نہ کسے می آید!

برادرم سلمہٗ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہارے اور تمہارے عزیز و اقربا اور بزرگوں کے دلوں میں ہماری محبتِ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے جب تک تھی اس وقت تک تم سب لوگ ہمارے اشاروں پر اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کی امکانی

سعی کرتے تھے۔ ہم بھی تم سب کو اپنے عزیزوں سے بڑھ کر سمجھتے۔ ہر کام میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے ساتھ دیتے۔ ہر غم و خوشی کے موقعوں پر شرکت کو واجبات سے جان کر شریک ہوتے اور بِلا بُلائے تمہارے گھر دوڑے ہوئے چلے آتے تھے۔ اور وہ محض اخلاقِ حسنہ جناب نبی کریمؐ کی اتباعِ تھی۔ نیز اس آئندہ کی امید پر کہ تم سب لوگ اپنے اصلی مرکزِ اسلام پر پختگی سے جمے رہیں گے۔ اور مرتے دم تک روگردانی نہ کریں گے۔ مگر ہائے افسوس کہ تم لوگوں کو کم علمی۔ بد ماحول، دنیا کی نیرنگیوں نے سیدھے راستے سے بھٹکا دیا اور اچھے عملوں سے باز رکھا۔

اب تم خود بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے پڑ جانے سے کیا تمہیں اور اس کی خوشحالی مل گئی۔

خوب یاد رکھو دنیا ایک خوبصورت زہریلے سانپ کے مانند ہے۔ جو اس کو چھوتا یعنی ہاتھ لگاتا ہے۔ اس کو اس کا جسم ریشم کی طرح ملائم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اسکا پیٹ زہر سے بھرا ہوا ہوتا ہے بے عقل اور نادان لوگ اس پر فریفتہ اور دلدادہ ہوتے اور اس پر مرتے ہیں۔ عقلمند لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو لوگ اس کی خواہش میں لگے رہتے ہیں۔ ان کو یہ دھوکا دیتی ہے ڈستی ہے نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کے اور اس کے مالکِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) کے درمیان حائل ہوتی ہے۔ چونکہ دنیا زوال پذیر ہے۔ اور ہلاک ہونے والی ہے اور اس کی تمام چیزیں دھوکہ کی جال میں اس لیے اس کا خواہشمند بھی اس کے جال میں پھنس کر نہ آرام پا سکتا ہے۔ نہ زندگی میں اس کو اطمینانِ قلب، سکون راحت میسّر ہوتی ہے کہ موت کا فرشتہ اس کے پاس آ پہنچتا ہے اور بے نیل و مرام اس دنیائے فانی سے بے ایمان بے دین ہو کر جانوروں کی شکل میں دنیا سے آخرت کی طرف

کوچ کر جاتا ہے۔ اب اس کے آگے نہ پوچھو کہ اس کا حال وہاں کیا ہوتا ہے۔

اِلٰہِی اَلاَمَانَ اَلاَمَانَ عِنْدَ وَحْشَتِ الْقُبُوْرِ وَضِیْقِھَا اِلٰہِی اَلاَمَانَ الامان عِنْدَ فِی ظُلُمٰتِ الْقُبُوْرِ اِلٰہِی الامان الامان عِنْدَ سَوَالِ منکرٍ وَھیبتِھِمَا ط

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے ہم نے اپنے اس بیس سالہ دور میں اپنے، پرائے عامۃ الناس کے ساتھ اس مالک حقیقی کے حکم سے کیا کچھ نہیں کیا ان میں سے چند افراد کے سوا کوئی شخص بھی خدا کے جانب نہ آنا تھا نہ آیا۔ غرض مند بندے سیکڑوں کی تعداد میں آئے اپنی غرض پوری ہوتے ہی پھر دنیا کے پیچھے بھاگ نکلے۔ خیر ہمارا کام رحمٰن کے حکم سے تھا ہم نے کیا۔ وہ شیطان اور نفس کے بندے تھے انہوں نے اپنا کام کیا یعنی پھر سے اپنی جگہ پہنچ گئے، جہاں سے ان کو نکالا گیا تھا اس کی وجہ تھی اور ہے ؎

یہ میری قسمت تھی، وہ ان کا نصیب

یہ شعر بھی سن لو اور انصاف کرو ؎

کسی نے ہاشمی سے بھی نبھائی ۔ وہ ہر اک سے نبھائے جا رہا ہے

خدا کے حکم سے اس کے مخلوق کی خدمت بجا لانے کے لیے جس منصب پر یہ کمترین خلائق اس کا ادنیٰ ترین بندہ مامور ہوا۔ اسکو اچھی طرح دکھایا گیا کہ۔

کیا اس کی بیوی، کیا بچہ، کیا عزیز و اقارب اور کیا عامۃ الناس ان منجملہ چند افراد کے سوا سب لوگ مردار دنیا کے پیچھے نفسانی خواہشات کو لے کر کتوں کی طرح لپٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہاشمی کی آواز پر کان

نہ دیا۔ دعوتِ حق کو اکثروں نے قبول ہی نہیں کیا۔ بعضوں نے قبول کیا اور پھر گئے اور پرانی عادتوں پر اڑے رہے۔ چند دنوں پہلے خدا کے غضب کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ (جس کی خبر کئی سال پہلے ان کو سُنا دی گئی تھی) بری طرح سے پٹے، لٹے، خسارہ اٹھایا۔ بے عزت و بے آبرو ہوئے۔ ان سے اعزاز و اکرام چھن گئے۔ پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اب پھر ان کو سنا دیا جاتا ہے کہ ان کو مستقبل قریب میں ایک ہولناک حالات کے واقعہ کے آمد کا منتظر رہنا چاہیئے۔ چونکہ یہ قُربِ قیامت کا زمانہ ہے اس لیے ہم پیر و مرشد صاحب قبلہ وکعبہ کے حکم سے سب کو چھوڑ چھاڑ کر الگ تھلگ عارف نگر کے جنگل میں مقیم اور اس کی یاد میں مگن ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے

"تم اپنی خُو نہ چھوڑو گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
پھر یہ اب تم سے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

ہم تمام دنیا کے انسانوں سے محبت کرتے ہیں اللہ ہی کے لیے اور بغض رکھتے بھی ہیں تو وہ بھی اللہ ہی کے لیے

توبہ توبہ پھر ہم تمہارے ناصح بن گئے حالانکہ تم نے ہمارے رشتۂ اخوت کو مدت ہوئی اپنی مرضی و خوشی سے توڑ دیا تھا۔ خیر اب بھی ہم کو ہاتھ پکڑنے کی لاج ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے قلم سے بہت کچھ ہدایت تمہاری کر دی۔ کیوں کہ ہدایت کا دینے والا وہی ہے اور گمراہ کرنے والا بھی وہی ہے۔ جس کو ہدایت چاہتا ہے اس کو ہدایت پہونچتی

ہے اور جو گمراہی طلب کرتا ہے اس کو گمراہی کے گڑھے میں ڈھکیل دیا جاتا ہے۔ بس اپنی اپنی طلب اور استعدادِ عشقی پر سب کچھ ہے فقط

خیر اندیش

○

حق حق حق یاحیّ ھو

از عارف نگر

۲۲ ر ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ

عزیزہ سلمہا

وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہما

تمہارا مرسلہ خط جو ۱۵ ر ڈسمبر ۱۹۵۰ء کا لکھا ہوا تھا ۱۹ ر ماہ مذکور کو ملا پڑھ کر مسرت بھی ہوئی اور ہنسی بھی آئی تم نے ہماری ہمدردی میں جو الفاظ لکھے ہیں اس سے ایک جانب سعادت مندی کا اظہار ہوتا ہے اور دوسری طرف مکاری کی بھی اک جھلک نظر آتی ہے۔

سعادت مندی کا اظہار اس لیے ہوا کہ تم سید زادی ہو اور سیدانی بھی۔ مکاری کی جھلک اس واسطے کہ تم عورت ذات ہو اور یہ اپنی جنس کی خصوصیت تھی کیوں کہ عام عورتوں کی فطرت میں مکاری کو قدرت نے ودیعت فرمایا ہے۔ اس میں تمہارا کیا قصور ہے۔ غرض زیرِ جواب خط میں جن جذبات و محبت کا اظہار ہوتا ہے اُس سے تمہاری شرافت نسبی کا ثبوت ملتا ہے اور اس تحریر کی سیاہی میں ایک روشنی کی جھلک بھی

دکھائی دیتی ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِد

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو نیک سیرت اور سچی سیدانی بنائے اور
تم پر تمہارے مورثِ اعلیٰ حضرت خاتونِ جنت رضؓ کا پرتو پڑ جائے۔ آمین
ثم آمین۔ اور ہماری یہ آرزو ہے کہ تمہاری دعاؤں سے تمہارا شوہر بھی
اپنی اصلیت پر آجائے اور نیک سیرت انسان بن جائے اور ہم تم دونوں
کو خدا کے فرمانبردار بندے دیکھ کر خوش اس دنیائے دنی سے روانہ
ہو جائیں اور بس۔ اللہ پاک ہماری اس تمنا کو پوری فرمادے

انشاء اللہ المستعان

بیٹی! تم کو بچپن ہی سے ماحول اچھا نہیں ملا۔ شادی کے بعد اتفاق
سے تم نے اپنے شوہر کو بھی اپنے ہی رنگ میں رنگ لیا اور تم دونوں نے
ایک عرصہ تک ہم کو خوب دِق کیا۔ جس کا سلسلہ ابھی کچھ باقی ہے۔ اب
ہم تم کو اور تمہارے شوہر کو دیکھ رہے ہیں کہ تم لوگ اپنی اصلیت کی جانب
لوٹ رہے ہو۔ کیوں نہ ہو۔

کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ

تمہارے محبت آمیز خط نے ہمارے شکستہ دل کو پُرامید بنا دیا اور
تقریباً (۵) سال سے ہمارے دل پر تم لوگوں کی وجہ سے ایک اُداسی
چھائی ہوئی تھی ایک گونہ سکون قلب میں محسوس ہوا۔

بیٹی! یہ دنیا چند روزہ ہے اس نے کسی سے کبھی آج تک وفا
نہ کی اس لیے اس نے وفا سے دل لگانا نادانی ہے۔ ایک دن دھوکہ دے

ہی دے گی (چنانچہ تمہارے شوہر کو اس کا اچھا خاصہ تجربہ ہوا ہے۔)
اس دنیا کی ساری زیب وزینت فنا ہونے والی ہے۔ ناپائیدار ہے۔
ٹوٹ پھوٹ جانے والی ہے اس کو دل دینے والے اور اس کے
پیچھے پڑنے والے بے عقل، نادان ہوتے ہیں۔ عقلمند لوگ اس سے دور
بھاگتے ہیں۔ اس کا ظاہر جسم ایک اژدھے کا سا خوبصورت، ملائم
بیل بوٹے دار ہوتا ہے۔ لیکن اس کے اندر تمام زہر بھرا ہوتا ہے۔ یہ
دنیا اپنے چاہنے والوں کو نگل کر ہضم کر جاتی ہے۔ اور دھوکہ دیتی ہے
نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کے اور اس کے مالک حقیقی (خدا تعالیٰ) کے
درمیان حائل ہو کر ان دونوں میں دوری پیدا کر دیتی ہے۔ اب
انسان جو اس کے دام میں آجاتا ہے اس کو اس دنیا میں آرام نہیں ملتا
اور نہ ساری زندگی میں اس کو اطمینان قلب میسّر ہوتا ہے۔ سکون اور
چین اس کے لیے حرام ہو جاتا ہے اور مدّت مقررہ پر ملک الموت
آ پہنچ جاتے ہیں اور اس دنیا کے عاشقِ ناشاد کو آن کی آن میں اِدھر
سے ادھر اس مالکِ حقیقی کے سامنے لا کھڑا کر دیتے ہیں۔ توبہ کرنے
کی تک مُہلت نہیں پاتا۔ اب ہائے افسوس کے نعرے لگاتے ہوئے
ہاتھ ملنے لگتا ہے جس سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح
دنیا سے رسوا ہو کر ناکام، بے ایمان، بے دین، بُری صورت میں
اس دارِ فانی سے ملک جاودانی میں سفر کر جاتا ہے۔ اس سے آگے
نہ پوچھئے کہ وہاں اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔

اِلٰہی اَلْاَمَان اَلْاَمَان عِنْدَ ظُلُمٰتِ الْقُبُوْرِ وَضِیْقِھَا الٰہی اَلْاَمَان اَلْاَمَان عِنْدَ سُؤَالِ مُنْکَرٍ وَّ نَکِیْرٍ وَّ ھَیْبَتِھِمَا

بہرحال اس پر تم اور تمہارے شوہر خوب غور کرنے کے بعد فی الفور اپنی حالتوں کو درست کرنے کی جانب انتھک کوششوں میں لگ جائیں تو یقیناً تمہاری اور ہماری خوش نصیبی ہے۔ سستی اور کاہلی کو دور کر دو۔ فضول خرچ سے باز آؤ۔ جھوٹ سے قطعاً توبہ کرو۔ خوفِ خدا کو دلنشین کر لو اور اپنے جملہ امور کو اس کے حوالے کر دو اور اسلام کے اصولوں پر کاربند ہو جاؤ تو دیکھو کہ خدا کا کیسا فضل شاملِ حال ہوتا ہے۔

اب بیٹی تمہارے خط کی عبارت کے چند حصّوں (ٹکڑوں) پر ہم تبصرہ کرتے ہیں۔ غور سے پڑھو اور سمجھو اور عمل کرنے کا مُصمّم ارادہ کر لو تو پھر فضلِ خدا سے تمہارے اعضاءِ جسمانی عمل میں متحرک ہو جائیں گے۔ یہ تمہارے خط کی عبارت کا ایک حصّہ ہے۔

(۱) مجھے تو اب کسی چیز کی تمنّا نہیں ہے۔ بس یہ تمنّا ہے کہ اللہ ہم دونوں کو نیک بنا دے آمین۔ ہم بھی آمین کہتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ اللہ پاک تم دونوں کو نیک ایسا ہی کر دے جس کی تم خواہش کرتی ہو۔ بحق طٰہٰ و یٰسٓ

دوسرا حصّہ

(۲) اگر مجھ سے وعدہ خلافی ہوتی ہے تو مجھے شرم معلوم ہوتی ہے۔

بیٹی یہ بڑی اچھی بات ہے۔ شرم ایمان کی ایک کڑی ہے۔ اچھا آدمی بُرے کردار سے مخلوق سے شرم کرتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ اس کو خدا کے سامنے بھی حیا پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ گناہوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے اور وہ خاصانِ خدا میں شامل ہو جاتا ہے

تمہارے لیے یہ ایک نیک فال ہے تم دونوں کو اپنے کردار سے ندامت حاصل ہو اور آئندہ گناہوں کو معاف کر کے تم دونوں کو اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائے آمین

(۳) " آپ کی حقیر بیٹی۔ اناڑی کچھ ہاتھ سے سیتی ہے تو فوراً تکلیف ہوتی ہے اسلئے ذرا تکلیف کو دور کرنے کی آپ سے التجاء کرتی ہے۔" اب تم ہی بتاؤ کہ پہلی عبارت کا مضمون کیا تھا اور یہ کیا ہے۔ غور کرو اور سنو اسی کو دنیا کہتے ہیں۔ اور فکر بھی ہے اور نفس کی شرارتیں یہ ہیں یا نہیں اس پر مزید تبصرہ کر کے تمہیں دکھ دینا نہیں چاہتے۔

(۴) اب ہم چند صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے مختلف حالات تمہارے ہدایت اور عمل کے لیے ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ تمہارے نفس سرکش کی اصلاح کے لیے تمہاری زندگی میں نمونہ پیش نظر رہے۔ تمام صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھا اپنے خانہ داری کے کاموں کو خود ہی اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں۔ اور اس میں سخت سے سخت تکلیف برداشت کرتی تھیں۔ حضرت خاتونِ جنّت بی بی فاطمۃ الزہراء رضؓ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین صاحبزادی تھیں جو سادات بنی ہاشم کی مورث اعلیٰ ہوتی ہیں۔ آپ رضؓ کے ہاتھوں میں چکّی پیستے سے چھالے پڑ جاتے تھے۔ مشکیزوں سے پانی لاتے لاتے سینۂ مبارک داغدار ہو گیا تھا۔ جھاڑو دیتے دیتے کپڑے چیکٹ ہو جاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ممدوحہ رضؓ گھر کے کام کاج سے تنگ آ کر جبکہ حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ لونڈی غلام آئے تھے حاضر ہوئیں کہ آپ سے ایک غلام مانگ لیا جائے لیکن آپ کو شرم غالب ہوئی جس کے مارے واپس آئیں اور حضورؐ سے کچھ نہ کہا۔

(۵) ایک بار ایک شخص حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کچھ دریافت

کر کے فرمائیں کہ ٹھیرو جاؤ اپنا نقاب سی لوں۔ اُس نے کہا کہ اس کی خبر میں لوگوں سے کردوں تو وہ آپ رضؓ کو بخیل کہیں گے۔ ارشاد ہوا کہ جو لوگ اپنا پھٹا پرانا کپڑا اپنے ہاتھوں سے سی کر نہیں پہنتے اُن کو آخرت میں نیا کپڑا نصیب نہ ہوگا۔

(۳) حضرتہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضؓ کی شادی حضرت زبیر رضؓ سے ہوئی تھی وہ اس وقت اس قدر مفلس تھے کہ اُن کے پاس ایک گھوڑے کے سوا گھر میں کچھ نہ تھا حضرتہ موصوفہ رضؓ باغوں میں جا جا کر گھوڑے کے لئے گھاس لاتیں۔ ایک قطعہ زمین آنحضرت صلعم نے آپ کو ملک معافی دی تھیں۔ جو مدینہ شریف سے (۳) میل کے فاصلہ پر تھی۔ وہاں سے حضرتہ رضؓ ہر روز کھجور کی گٹھلیاں اپنے سر پہ لاتیں اور ان کو کوٹ کوٹ کر اپنی پانی کھینچنے والی اونٹنیوں کو کھلاتیں۔ گھر کے معمولی کاروبار ان کے علاوہ تھے۔ یعنی خود پانی لاتیں۔ مشک پھٹ جاتی تو ہاتھ سے سی لیتیں، آٹا خود پیس لیتیں، روٹی خود پکا لیتیں، کبھی شوہر سے ضد اور ہٹ ہرگز نہ کرتیں اور نہ والدین سے اس کی شکایت کرتیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ان کی اس تکلیف کو دیکھ کر اپنے ایک غلام کو بھیجا تو باہر کے کاموں سے اُن کو نجات ملی۔ اب بتاؤ کہ تمہارے ساتھ ایسا تو معاملہ نہیں ہے۔ تم ذرا سی تکلیف سے گھبرا جاتی ہو کیا تم کو اپنے نئے کپڑے سی لینے میں تکلیف ہوگی۔

بیٹی صبر کرو۔ اس خدا کی فرماں بردار بنی رہو۔ نہایت استقلال اور ہمت سے اس کی طاعت میں لگ جاؤ، اپنے سارے کام اس کے سپرد کر رکھو ہر کام میں اس سے مدد مانگو۔ اسی کے در پہ بیٹھی رہو۔ اُس کو پکارنے اور اس کے دروازے کو کھٹکھٹانے سے تھک نہ جاؤ آخرکار وہ اپنا در تمہارے لئے کھول ہی دیں گے۔ اور تمہاری سُن ہی لیں گے۔ تم دونوں کو اپنی امان میں لے ہی لیں گے۔ تمہارا مالک ہے۔ مختار کل ہے

اور وہی بھروسہ کے لائق ہے۔ دوسروں پر بھروسہ کرنا نادانی ہے
یاد رکھو کہ جس کسی نے اُس کو چھوڑ کر غیر اللہ پہ بھروسہ کیا۔
اس نے سخت غلطی کی تم لوگوں کے بھروسہ پر دنیا کا عیش چاہتی
ہو کیا عیش ملا؟ بلکہ تلخ ہو گیا اب ہوش سنبھالو۔ الحمد اللہ اب قرضہ
ادا ہو چکا ہے۔ آئندہ نہ کرو۔ جتنی چادر ہے اتنے ہی پیر پھیلاؤ۔
تنگ کھاؤ مانگ نہ کھاؤ۔ ہماری نصیحتوں پر عمل کرو اور بس۔ خط
بڑا طویل ہو گیا ہے اچھا خوش رہو۔ خدا حافظ
یہاں اس کو خوب یاد رکھو!
ہم ہر ایک سے اللہ ہی کے لیے محبت کرتے ہیں اور اللہ ہی کے لیے
مخالفت کرتے ہیں۔ گھر میں سب کو ہمارا اسلام مسنون کہدینا۔

فقط

تمہارا خیر اندیش

حق حق حق / یا حیُّ ھو،

ازعارف نگر

عزیزم سلّمہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

غالبًا بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں گے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آبرو و عزت کے ساتھ رکھے اور آخرت میں سرخرو کرے۔ مجھے امید ہے کہ ہماری ہدایتوں پر عمل کرنے میں مصروف ہوں گے قریب میں ایک علیحدٰہ خط تفصیلی طور پر لکھا جائے گا۔ اب اپنی مصروفیت کا تفصیلی حال لکھو اور محرم و صفر کے مہینے نہایت خموشی سے گزارنے میں لگ جاؤ۔ توبہ اور استغفار سے اپنی زبان کو معمور رکھو۔ بعد نمازِ فجر دیگر وظائف کے ساتھ (۱۱) مرتبہ یَاحَیُّ یاقَیُّوم برحمتِكَ اَستَغِیثُ ،، اول و آخر میں تین بار درود شریف کے ساتھ پڑھ لیا کرو اور بعد نمازِ عشاء و برزخ خارجی کے ساتھ یَاعِبَادَاللّٰہِ اَعِینُونِی (۱۱۱) مرتبہ اول و آخر میں تین تین بار درود شریف پڑھ لینا۔ فقط

○

حق حق حق / یا حیُّ ھو،

ازعارف نگر ۱۷ رمحرم الحرام ۱۳۷۱ھ

نور بخشی دام عصمتہا

وعلیکِ السلام! تمہارا ۲۸ ر ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ کا لکھا ہوا خط پہنچا۔

پڑھ کر تمہارے لیے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ تم پر ضرور رحم فرمائیں گے کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہیں۔ صبر کرو تکلیف کے بعد راحت آئے گی۔ نہ گھبراؤ
تمہارے لیے اور تمہارے شوہر کے لیے ہم دعا کر رہے ہیں۔ نہ معلوم کہ تمہارے شوہر کے تکالیف ہیں کیوں کمی نہیں ہوتی۔ تم لوگ ہر تکلیف و راحت کو خدا ہی کی جانب سے پہنچنے کے یقین کو اپنے اندر مضبوطی سے جماؤ اور صبر کرتے رہو تاکہ وہ تمہاری جانب نظرِ خیر سے تمہاری ہو جائے۔ اور تمہاری ساری تکلیفوں کو دور کر دے۔
پھوڑے کی تشخیص کراؤ کہ یہ پھوڑا دراصل ناسور ہے یا تو اسیر اور ہم کو اطلاع دو اگر حکیم صاحب نے بعد تشخیص ناسور تبلایا تو ہمارے پاس ایک نسخہ مجرب ناسور کا ہے۔ وہ ذیل میں لکھ دیا گیا ہے۔
ہوالشافی : سر بھوکہ کی جڑ۔ آرتی کافور۔ منگوا کر گائے کے پیشاب میں خوب پیس
تولہ ۶ ماشہ

لو کہ مرہم کے مانند ہو جائے۔ بطور مرہم پھوڑے پر لگانے سے انشاء اللہ تعالیٰ زخم بہت جلد خشک ہو کر اچھا ہو جائے گا۔ اگر اس پھوڑے کو تو اسیر بتلایا تو ہم کو اطلاع دو ہم اس کے لئے بھی ایک اور نسخہ روانہ کریں گے۔
منظر حسین صاحب سے کہلایا جائے کہ وہ ہر روز ایک سو بار استغفار کرتے رہیں اور درمیان نماز ہائے عصر و مغرب "یا اللہُ" "یا رحمٰنُ" "یا رحیمُ" کسی سے درمیان میں بات نہ کر کے بلا تعداد کثرت سے پڑھتے رہیں تو انشاء اللہ ان کی ساری کلفتیں دور ہو جائیں گی۔ یہ ورد بہ زرِ خارجی کے ساتھ کیا جائے۔ تم ہر روز بلاناغہ ذیل کے

وظیفہ کو برزخ خارجی کے ساتھ ہر نماز کے بعد دو سو دو سو بار پڑھ لیا کرو۔ اوّل و آخر تین تین بار درود شفا ضرور پڑھا کرو۔

اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے جس نے تکلیف دی ہے وہی بیٹی دور بھی کر سکتا ہے اس کو پکارتے میں نہ تھکو اور کامل بھروسہ اسی پر رکھو۔ بعد ورد سجدہ میں سر رکھ کر اور اللہ سے مخدوم پاک کا واسطہ دے کر نہایت عاجزی سے رو رو کر دعائیں کیا کرو۔ انشاء اللہ چند ہی روز میں تمہاری جانب خیر سے متوجہ ہو کر ضرور تمہاری ساری کلفتوں کو دور کرے گا۔ وہ یہ شعر ہے۔

بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا علاء الدین چشتی

اس وقت ہماری آنکھوں میں آنسو آ گئے تمہارے لئے خاص دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ تم کو جلد تکلیفوں سے نجات دے۔ آمین ثم آمین

○

حق حق حق ربیا حیّ ھو

از عارف نگر

۱۸ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

نور چشمی دام عصمتہا

وعلیک السلام۔ تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ شجرہ شریف ختم ہو چکے ہیں۔ مکرّر ان کی طباعت کا انتظام ہو رہا ہے۔ چھپتے ہی ہم ایک شجرہ تمہارے پاس ضرور روانہ کر دیں گے۔ اس وقت تک تمہاری کسی پیر بہن سے لے کر بعد نماز صبح ضرور

ضرور پڑھ لیا کرو اور سربسجود ہو کر اپنے لیے اور سب کے لیے دعا کیا کرو۔ ہم بھی
تمہارے لیے بطور خاص دعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تم کو اپنی امان میں رکھے۔
انشاء اللہ تم زمانۂ حال و مستقبل کے آفات و بلیات سے محفوظ رہو گی۔ بشرطیکہ
دین کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑی رہو۔ تمہارا دل ہمیشہ خدا ہی کی طرف مائل رہے
ہر کام میں اسی سے مدد طلب کرتی رہو۔ اس کی نافرمانی سے بچتی رہو۔ باتیں زیادہ
نہ کیا کرو۔ گھر والوں یا سہیلیوں سے دنیا کی گپ شپ میں مشغول نہ رہا کرو۔ جب
موقع ملے باوضو ہو کر درود شریف اور سیہ بکثرت پڑھتی رہو۔ آئندہ زندگی کے
نسبت سوچتے رہتے میں اپنے وقت کو ضائع نہ کیا کرو ورنہ خناس کے دام میں آجاؤ گی
کم کھانے کم سونے اور بات چیت میں کمی کرنے کی کوشش کرتی رہو۔ اس وقت جن
تکالیف میں تم بسر کر رہی ہو اس سے کہیں زیادہ مصائب ہمارے دین کی نیک بیبیوں
نے اٹھائی۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد تمہاری تکالیف کا خاتمہ ہو کر تمہارے لئے راحت
کا زمانہ آئے گا تم اس وقت جہاں ہو وہیں رہو۔ اتنے دور دراز مقام کے لئے سفر
بالخصوص اس زمانے میں نامناسب بلکہ قطعاً اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اگر
ہم تمہاری نظروں سے اوجھل ہیں تو تمہارے دل سے قریب تر ضرور ہیں اور یہ کافی ہے
نمازوں کو ان کے اوقات پر پابندی سے ادا کیا کرو اس میں سستی کاہلی نہ ہوا
کرے اور ہر نماز کے بعد (۱۰۰) بار "یا مُتعالیُ" کا ورد کیا کرو۔ لیکن نماز فجر
کے بعد (۵۱) بار پڑھا کرنا۔ اور ہر شب یکشنبہ میں غسل کر کے بعد نماز عشا منہ اپنا
آسماں کی طرف کر کے (۱۰۰) مرتبہ اس اِسم کا ورد کر کے جو دُعا کی جائے گی انشاء اللہ
تعالیٰ وہ قبول ہو گی۔ اچھا بیٹی فی حفظ اللہ

حق حق حق ریاحی ھو

از عارف نگر　　　　　　　　　　　　　　　　　۱۸ رمحرم الحرام ۱۳۷۱ھ

نور چشمی سلمہا

وعلیک السّلام ۔ محبت نامہ تمہارا ملا ۔ ہم پڑھ کر مسرور ہوئے ۔ تم نے اپنے خط میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ وہ دل خوش کن ضرور تھے لیکن عمل سے خالی تھے خیر دعا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے کاغذی خیالات کے مطابق تمہارا عمل بھی کر دے ۔

بیٹی ! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیاری صاحبزادی خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ فاطمہ رضؓ عمل کرتی رہو ، عمل کرتی رہو ۔ بس جب تک تم پابندی سے نماز نہیں پڑھو گی اور نیک عمل نہ کرو گی دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب نہ ہو گی ۔ کسی نے کیا خوب کہا ۔ " جو من میں بسے وہ سپن میں دِسے ۔" خواب میں وہی چیز دکھتی ہے جس سے سوئے ہوئے کو محبت ہو ۔ اور اُس نے اس کو اپنے دل میں جگہ دی ہو ۔ جب دل خواہشات نفسانی سے بھرا ہوا ہوتا ہے تو اسکے دل میں شیطان جگہ کر لیتا ہے ۔ " خانۂ خالی را دیو می گیرد ۔" کے مصداق یعنی جس دل میں خدا نہ ہو اس پر شیطان کا قبضہ رہتا ہے ۔

توفیق اللہ تعالیٰ کسی شخص کو ہرگز نہیں دیتا جب تک کہ وہ نیک نہ بن جائے اور نیکیاں نہ کرے ۔ مستقبل میں آنے والی آفتوں سے انشاء اللہ تعالیٰ تم محفوظ و مامون رہو گی ۔ اگر تم اسلام کے احکام پر پابندی سے چلنے لگو گی جو شخص اللہ کے احکام پر چلتا اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے ۔ اس کو اللہ تعالیٰ سب آفتوں سے بچا لیتا ہے ۔

بیٹی! تم نے اپنے والد صاحب کی ہمدردی میں بھی بہت لکھا ہے۔
شاباش۔ بے شک ہر اولاد پر لازم ہے کہ وہ اپنے ساتھ بلکہ اپنے سے زیادہ اپنے ماں باپ کے لیے چاہے۔ اس سے خدا خوش ہوتا ہے۔ تم سے ہم بھی خوش ہیں اور تمہاری فرمائش پر ہم تمہارے والدین کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمریں دراز کرے اور آخرت بخیر ہو۔

○

حق حق حق / یا حیٔ ھو'

از عارف نگر

۱۹ / محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

نور چشمی سلمہا

وعلیک السّلام۔ تمہارا خط پہنچا۔ تمہارے خیالات جو ایک سفید کاغذ پر منقش تھے ہماری نظر سے گزرے۔ اس سے دو قسم کے اثرات سے ہمارا قلب متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔
ایک اثر یہ ہوا کہ خدا کا خوف تمہارے دل میں ہے اور تمہاری روح بھی اس کو قبول کرتی ہے کہ خدائے تعالیٰ کی اطاعت کی جائے۔ لیکن برخلاف اس کے تمہارا نفس کاہلی و سستی کرتا ہے۔ اور حیلے حوالے کرنے لگتا ہے۔ چونکہ یہ ایک عرصہ تک شیطان کا جاسوس رہا ہے۔ اس لیے تمہارے اعضاء کو خدا کی عبادت میں ہلنے سے روکتا ہے۔ اور تم کو دنیاوی افکارات میں مبتلا کر دیتا ہے۔
ہمت کرو۔ اٹھو، دل میں یقین جماؤ، اور ہمارے سابقہ خطوط میں جو کچھ لکھا

گیا تھا اس پر فوراً عمل شروع کر دو۔ اور پھر دیکھو کہ تمہاری ساری نا امیدیاں امیدوں سے بدل جائیں گی۔ اور افلاس غنا سے۔ نیز تمہارے شوہر بھی درست ہو جائیں گے۔ صرف ہماری دعاؤں سے کام نہیں چلے گا۔ تم کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"بغیر محنت کے ہم کسی کو کچھ نہ دیں گے۔"

ہم نے پہلے ہی لکھدیا تھا کہ اس ذاتِ پاک کے سوا دوسروں پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے وہ ذاتِ پاک ہی بھروسہ کے لائق ہے۔

دوسرا اثر جو ہمارے قلب پر ہوا وہ یہ تھا کہ تمہاری تحریر عجز و نیاز سے پُر تھی درد بھری تھی جس سے ہمارا دل بھی درد سے بھر آیا.....

جب کبھی تم کو پریشانی لاحق ہو جائے تو تم اس کو اللہ ہی کی طرف منسوب کرکے اپنے دل کو بھی اسی کے جانب رجوع کرتی رہو تو پریشانی جلد دور ہو جائیگی۔ ذرا ذرا سی باتوں میں پریشان ہو کر اس کی رحمت سے مایوس ہو جانا کفر کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔ اس سے بچتی رہو۔ تم اپنے آپ کو صابرہ کہتی اور لکھتی ہو اور تمہارا حال اس کے برعکس ہے نا؟ تم خود غور کرو کہ یہ کتنی بری بات ہے۔ صابرہ کہلا کر یہ بے صبری کیسی؟

دنیا کی ہر تکلیف و راحت جو بھی پہنچتی ہے خواہ وہ انسانوں کے ذریعہ سے ہی کیوں نہ ہو اُن سب کو خدائے قادر مطلق ہی کی جانب منسوب کرکے دل سے اسکو یقین جاننے سے ایمان قوی ہوتا ہے اور دل مضبوط۔ پھر جسم انسانی کے دیگر اعضاء بھی تکلیفوں پر صبر اور راحتوں پر شکر بجالانے کے قابل ہو جائیں گے۔ اب یہاں

ناقص العقول مخلوق یہ سوال کرے گی ہم کو لوگوں کی جانب سے تکلیف پہنچی ہے۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو پھر اس کو اللہ کی جانب کیوں منسوب کریں؟ اس کا جواب ذیل کی مثال سے واضح ہو کر معمولی عقل والوں کے قلوب کو بھی تسکین ہو جائے گی۔

مثال یہ ہے

ہم لوگوں میں اکثروں نے یہ دیکھا ہو گا کہ جو کتا کاٹتا ہے، وہ بھونکتا ہے اگر اس کتے کو دور سے کوئی شخص ایک پتھر پھینک مارے اور پتھر کتے کے قریب پڑے پتھر مارنے والا ہی تکلیف پہنچانے والا ہے (درحالانکہ پتھر مارنے والا کوئی اور ہوتا ہے جو اس کی نظر سے دور رہے)

○

حق حق حق ریا حیٔ ہو،

از عارف نگر

۱۹ر محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

نور چشمی سلمہا

تمہارا خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ خوشی و مسرت ہوئی۔ تمہاری پاک تحریر پڑھنے سے ہمارا دل بھر آیا۔ ہم نے تمہارے اور تمہارے دولہے کے لیے دعا کر دی۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم اس دنیا میں اچھی رہو گی اور خاتمہ بھی انشاء اللہ اچھا ہی ہو گا۔ تم ہمیشہ اپنے ہاتھ پاؤں کو

کاموں میں اور دل کو اللہ تعالیٰ کے جانب لگائے رکھو اور ہر کام کی
ابتداء اللہ کے نام سے کیا کرو۔ نیت بھی اسی کے لیے ہو۔ انشاء اللہ
تعالیٰ تمہاری ساری زندگی اسی کے لیے ہو جائے۔ ہم تم سے بہت خوش
ہیں ہماری سابقہ ہدائیوں پر عمل کرتی رہو۔

شجرۂ شریف کے اخیر میں جو اوراد پنجگانہ لکھے ہیں وہ صرف
سلسلہ صابریہ کے وابستگان ہی ہماری اجازت حاصل کر کے پڑھ
سکتے ہیں۔

تم لوگوں کو ختم خواجگان ابھی پڑھنے کی اجازت نہیں دیجا سکتی
عورتوں کے لیے عبادت صرف یہ ہے کہ وہ اسلام کے موٹے موٹے
بڑے بڑے فرائض کو بجا لائیں یعنی نماز پنجگانہ، روزے رمضان
المبارک، زکوٰۃ، (اگر صاحب نصاب ہو تو) حج بیت اللہ شریف
(اگر مقدرت رکھتی ہو تو) نیز سب سے پہلے اللہ کو بلا شرکت غیرے
ایک ماننا زبان سے کلمہ پڑھنا اور دل سے اس کا یقین رکھنا۔ اپنے
شوہروں کی اطاعت کرنا، بچے ہوں تو ان کی تربیت اسلامی اصولوں
پر کرنا۔ بس یہی عورتوں کی عبادت ہے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت
ضرورت نہیں۔ تمہارے گھر کی سب عورتیں اگر اس کی پابند ہو جائیں
اور دیگر رسومات غیر اقوام کو ترک کر دیں۔ بدعات نہ کریں۔ تو
ان سب کو نجات حاصل ہو جائے گی نیکیاں کرتی رہیں۔ برائیوں
سے بچتی رہیں تو بہت کافی ہے۔ صرف وظائف پڑھتی رہیں۔ اور

مذکورہ بالا احکام کی پابندی نہ ہو تو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔
والسلام اچھا بیٹی خدا حافظ و ناصر۔ فقط دعا گو

O

حق حق حق / یا حیٔ ھو

از عارف نگر

۲۵/ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

پیارے بیٹے سلمہٗ

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔ تمہارے دو خطوط آئے
پہلا خط جب ہمیں ملا اسی دن سے بارگاہ صمدیت میں ہم تمہارے لیے
دعا کر رہے ہیں۔ اس خط کا جواب ایک عرصہ تک نہ دے کر ہم تم کو
مضطر کرنا چاہتے تھے۔ اور خاموشی سے ہم دیکھ رہے تھے کہ اس زمانہ
میں تمہارا حال کیا رہتا ہے۔ تمہارا حال دیکھ کر ایک مایوسی کی جھلک ہمارے
قلب کے سامنے سے گزر گئی۔ لیکن چونکہ مایوسی ہمارے مذہب میں
کفر ہے اس لیے ہم اس کی رحمت کے امیدوار بن کر پھر سے اس کے
آگے اپنی دعاؤں کو نہایت عاجزی کے پیرایہ میں تیز تر کر دئے
لیکن بیٹے! صرف ہماری دعاؤں سے کام نہیں چلے گا۔ تم کو بھی کچھ
نہ کچھ کرنا چاہیئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "بغیر محنت کے ہم کسی
کو کوئی چیز نہ دیں گے"

پس تم بھی اس کی نافرمانیوں سے بچو۔ نمازوں کو ان کے اوقات

پر پابندی سے ادا کرو۔ سستی اور کاہلی کو دور کر دو۔ دین کی پابندی کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ کیونکہ دین کی پابندی تمہاری آئندہ زندگی میں خوشی کا سبب بنے گی۔

قناعت اختیار کر لو۔ جس سے تمہیں عزت ملے گی۔ لالچ بُری بلا ہے اس سے احتراز بہتر ہے۔ کیونکہ لالچ سے آدمی دوسروں کا غلام بن جاتا ہے۔ ہوائے نفس، حسد، کینہ بُری بلائیں ہیں اس سے انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ نفسانی خواہشوں سے انسان بے رحم ظالم بن جاتا ہے۔ جو ملامت کا مستحق ہے۔ جس سے انسان کو ذلت ہوتی ہے اور وہ غم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کمینگی سے رسوائی حاصل ہوتی ہے۔

بیٹے! ذیل کے ہدایتوں کو گوش دل سے سنو زبانِ خیال سے پڑھو اور قال کو حال سے بدل ڈالو۔

۱: پیارے بیٹے عقیدے میں شک رکھنا شرک کے برابر ہے ایک ہی بات پر جمے نہ رہنے کا نام شرک ہے اور گمان بھی شک میں داخل ہے۔ لہٰذا تم اپنے عقیدے میں پکے بن جاؤ تاکہ تم کو اس میں فائدہ نظر آنے لگے۔

۲: ڈھل مُل یقین سے آدمی شک میں پڑ جاتا ہے اور یقین کو بڑھانے سے اس کے دل میں سراسر خوشی محسوس ہونے لگتی ہے کیونکہ اس میں کامیابی کا راز ہے۔ پس تم خدائے قادر مطلق سے اپنے یقین کو

بڑھانے میں ہمت کو صرف کرنے میں لگ جاؤ۔

۴۔ یاد رکھو کہ تمام نیکیوں کا دار و مدار صبر پر ہے۔ ہر ایک مشکل میں صبر اختیار کرو تو نیک بن جاؤ گے۔ دنیوی کاروبار کی تکمیل میں بیقراری دل کو ہلاکت کے قریب تر پہنچا دیتی ہے۔ اور محبت خدا (نیک اعمالوں) میں بے قراری دل کی ناپاکیوں کے ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔

اس لیے دنیوی کاموں میں بے قراری ترک کر دو اور اُس خدا کے رضامند کرنے میں بے قرار ہو جاؤ۔ جھوٹ اور زیادہ باتیں کرنے میں تم کو پرہیز اختیار کرنا چاہیئے۔ نہ جھوٹ بولو نہ لکھو۔ سچائی اختیار کرو۔ زبان کو اور زبانِ قلم کو خاموش رکھنے کی سعی میں لگ جاؤ کیونکہ خاموشی سے انسان باوقار ہو جاتا ہے اور بیہودہ گوئی فضول تحریرات سے لعن طعن کا نشانہ بن جاتا ہے۔

تمہارا دوسرا خط ہم کو جمعہ کے روز ملا۔ اس کا جواب تمہارے خط کی تحریر کے نیچے خط کشیدہ فقروں میں ادا کیا گیا ہے۔ اس کو غور سے پڑھو اور نیک بن کر ہمارے بیٹے ہونے کا ثبوت دو تو تمہاری کلفتیں جلد دور ہو جائیں گی۔

میاں! ایک عرصہ تک جہاں تم نے بچپن سے اس وقت تک عیش و آرام کی زندگی بسر کی وہاں اس آخری زمانے کے تکالیف کو بھی خوشی خوشی برداشت کر لینا تمہارے لیے ضروری ہے۔

تمہاری بیوی سے بعد سلام کہو کہ (بیٹی) تم ذیل کا وظیفہ ہر روز پانچوں

نمازوں میں پڑھ لیا کرو۔ وظیفہ یہ ہے
حَسْبِیَ الرَّزَّاقُ مِنَ الْمَرْزُوقِیْن ،، سوسو بار اور اول و آخر تین تین بار درود شریف اوسیہ ساتھ بر زخ خارجی۔ اللہ رزاق ہے وہ تمہیں رزق پہنچاتا ہی رہے گا۔ چونکہ یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کی نظر عام مسلمانان پر ہے اور وہ عجز و نیاز کی نذر کا طلبگار رہے جس کسی نے عاجزی وانکساری غرور کے بدلے کی وہ غضب کے دائرہ سے نکل کر رحمت کے وسیع میدان میں پہنچ کر رہے گا۔

مزید چند روز تمہارا حال دیکھ کر ہم تمہارے لیے بھی کوئی وظیفہ لکھ بھیجیں گے گھبرانے سے کام نہیں چلے گا۔ اپنی سابقہ حالتوں کو بدلنے کی اس وقت ضرورت ہے۔ توبہ کرنے کے بعد پھر اپنی بری خصلتوں پر اڑے رہنا اس وقت نامناسب ہے ؎

تم اپنی خو نہ چھوڑو گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں۔

اچھا بیٹے ! نہ گھبراؤ تھوڑے دن صبر کرو۔ یہ دن بھی نہیں رہیں گے اور جلد تمہاری مصیبتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ خدا حافظ و ناصر

فقط
تمہارا خیر اندیش

حق حق حق / یا حیٔ ھوٗ

ازعارف نگر

۲۷/ محرم الحرام روز پنجشنبہ

میرے عزیز ترین بھائی

خدا تمہیں طویل العمر بنائے اور دین اسلام پر مضبوطی کے ساتھ چلنے کی توفیق بخشے وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

تمہارا خط آیا پڑھ کر مسرت ہوئی اور نفس ہمارا میدان عرفاں میں جولانی کرنے لگا ہم بطون کی جانب رجوع ہوئے اور خط کا جواب لکھنے بیٹھ گئے۔

سُنو! تمہارے اور حق تعالیٰ کے درمیان جو تعلق ہے وہ ایک سب سے زیادہ مضبوط رسّی ہے۔ تم اسے اس طرح مضبوطی سے تادمِ والپسی پکڑے رہو کہ دنیا اور آخرت میں نجات حاصل ہوجائے حق تعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ مستحق وہی شخص ہوتا ہے جو اس کی اطاعت میں سب سے زیادہ مستقیم اور مستحکم ہوجائے۔ پس ہماری ہدایتوں پر جو تم عمل کر رہے ہو اس پر دوام حاصل کرنے کی سعی میں لگ جاؤ تاکہ ہم تم پر اس کی رحمت کی بارش برستے ہوئے دیکھ لیں۔

بیٹے! قناعتِ نفس کی درستگی کے لیے سب سے بڑی مددگار ہے لہذا قناعت کو ہمیشہ کے لیے اختیار کرو تاکہ دنیا تمہارے لیے جنت بنے۔ اور آخرت بخیر ہو اور تم دونوں جگہوں پر غنی پکارے جاؤ

حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جتنی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں ان میں ذیل کی چار نعمتیں عمدہ اور افضل ہیں۔ (۱) علم (۲) عقل (۳) حکومت (عدل)

علم۔ اتنا حاصل کرو کہ جس سے حلال اور حرام میں تمیز ہو اس علم پر اگر تم نے تواتر سے عمل کیا تو چالیس سال کی عمر کے بعد خداوند تعالیٰ کی جانب سے تمہیں عقلِ سلیم (جو خود غرضی سے پاک ہو) عطا ہوگی پھر اس کے ذریعہ تم خداوند تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جاؤ گے۔ یہ تمہارے مشکلات میں رہبری کرے گی اور پاک زندگی اختیار کرنے پر تمہیں مجبور کر دے گی۔ جب تم کو پاک زندگی ملے گی تو حق تعالیٰ کی جانب سے اس کے بندوں پر حقیقی حکومت عطا ہوگی علم کے زور عقل کی بدولت (رعیت) خدا کی مخلوق کے حق میں تم عدل کرسکو گے۔ دنیا میں نیک نام، عام مخلوق کے حقیقی معنوں میں عزیز بن جاؤ گے۔ خدا کی نیابت مل جائے گی۔

پس اس کے لیے تم تمام کاموں میں میانہ روی کو لازم کرلو کیوں کہ یہ سیدھی سڑک ہے جو تمہیں بلا کھٹکے منزل مقصود تک پہنچا دیگی جو شخص اس سے ہٹ جائے گا وہ ظالم کہلائے گا۔ اور جس کسی نے اس کو اختیار کر رکھا وہ البتہ عادل کہلانے کا مستحق گردانا جائیگا۔

عام دنیا داروں سے ہمیشہ کنارہ کش رہو عقلمندوں اور دین داروں کی صحبت اگر مل جائے تو نہایت غنیمت جانو۔ ان کی صحبت

نہایت مفید ثابت ہوگی لیکن افسوس کہ آج کل یہ عنقا ہے۔

رات کی خاموش گھڑیوں میں حق تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں نہایت عجز وانکساری سے فریاد کرتے رہا کرو کہ وہ تمہیں نیکی کی توفیق عطا کرے ایسے کاموں سے چھٹکارہ دے جو ماسوا اللہ میں پھنسا دینے والے ہوں۔

اس کو خوب یاد رکھو کہ تمہارا کوئی نیک عمل اخلاص کے بغیر قبول نہیں ہوسکتا نیز مقبولیتِ عمل کے لیے اوّلین شرط یہ ہے کہ خواہش نفس واسباب دنیا سے تمہارا عمل داغ دار نہ ہو۔

پس ہم نے بہت کچھ لکھ دیا۔ چونکہ سابقہ ہدایتوں پر عمل پیرا ہوں اس لیے علم مدینہ کا جو دروازہ ہے اس سے جو کچھ آیا وہ تم تک پہنچا دیا گیا اس پر عمل آوری کرنا سعادتِ دارین کے حصول میں ممد و معاون ہوگا۔ دعاگو

○

حق حق حق/یا حیّ ھو

از عارف نگر

۶ رجمادی الاول ۱۳۷۱ھ

عزیز از جانِ من سلّمہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ ہم آپ سے جدا ہو کر ۳/۴ ۱۱ بجے دن عارف نگر پہنچے ہر وقت تمہارا خیال ہمارے دل میں رہتا ہے۔ تم نے اس احقر کی مہمان نوازی میں جو جو جسمی، بدنی، مالی تکلیفیں

برداشت کیں اُس کے ہم ممنون ہیں اور ان کی دل سے قدر کرتے ہیں یہ سب کچھ تم نے اللہ کے لیے کیا اس کا اجر اُس غنی و حمید کے یہاں محفوظ ہے۔ جو تمہیں وقت مقررہ پر یہاں اور وہاں ملے گا اس پر یقین رکھو۔

خوب یاد رکھو جو شخص کسی سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی و محبت کرتا ہے وہ بہت سے برکات سے مالا مال ہو جاتا ہے اور جو شخص دنیا کی خاطر کسی کی محبت کا دم بھرتا ہے وہ محروم رہتا ہے۔

تم نے ہماری آمد کے سلسلہ میں جو جو کام خلوص اور خیر خواہی سے انجام دیئے ہیں اس کے اچھے بدلے کے لئے بھی تم کو منتظر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص نیک کام کرتا ہے وہ اپنے مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔

عزیز من! خدائے پاک کی اطاعت تم اپنے اوپر لازم کر لو کہ اسکی نسبت تمہاری لاعلمی کا عذر ناقابل قبول ہوگا۔ اور ان کے اوقات کی حفاظت میں ہمیشہ اپنے آپ کو مستعد اور کمربستہ رکھو کہ جن کے برباد یا ضائع ہونے کے متعلق تمہارا کوئی بہانہ ناقابل شنوائی متصور ہوگا۔ پس یاد رکھو کہ طاعت سب چیزوں سے افضل و بہتر ہے۔

میرے پیارے بھائی! تم ہمیشہ عقل سلیم رکھنے والے دین داروں کی صحبت میں رہا کرو کہ یہ لوگ بہت اچھے ساتھی ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت سے ہمیشہ ہمیشہ فائدے حاصل ہوں گے۔ سچے اور مخلص دینی بھائیوں کی بھائی بندی بھی تمہارے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ یہ لوگ تمہاری خوشحالی میں تمہاری محفل کی زینت اور تنگی و مصیبت میں تمہارے مددگار ثابت ہوں گے۔

ہمارے زمانۂ قیام نظام آباد میں ذکر اللہ، فکر عقبیٰ کی مجلسوں میں جن نیک نہاد

بندگانِ خدا نے شرکت کی اور جن کے قلوبِ صافی نے ان برکات کو اپنے اندر جذب کر لیا اور گناہوں سے توبہ کی اور نیک عملوں کے لئے اپنی کمرِ ہمت باندھ لی ۔ ان سب حضرات کی خدمت میں فقیر صابر کیا دعرض کرتے ہوئے یہ پیام دیتا ہے :-

بھائیو! تم کو کوئی شخص یا کوئی خطرۂ شیطانی نیکی کی توفیق یا ہر ایسے کام کے چھوڑنے میں کسی شبہے میں ڈالے یا گمراہی میں پھنسائے خدائے پاک کی بارگاہ میں فریاد کرو ۔ اس کی پناہ چاہو ۔ ورا ہی کی طرف رغبت کو لازم پکڑو لیں اور اس فقیر حقیر کو کبھی دعاؤں میں فراموش نہ کرنا ۔ فقط ۔ تمہارا خیر طلب

○

حق حق حق یا حیُ ھو

از عارشہ نگر

۸/ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ پیارے بھائی سلمہٗ

روز سہ شنبہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ یہ حقیر فقیر تم سب مخلصین کی جدائی کا داغ اپنے سینے پر لے کر تم سبوں کو اس محافظ حقیقی مختار کل کی حفظ و اماں میں دیکر رخصت ہوا۔ اور راستہ بھر تم لوگوں کے اخلاص و محبت کے جذبات کو جو تمہارے دلوں میں موجزن تھے غور کرتا رہا ۔ تم نے ہماری خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔

میاں شیخ محمد صابری ، ملاجی ، عبدالواحد صاحب صابری ، عبدالرحمٰن صاحب صابری غرض کہ ہمارے خاص خاص دوستوں نے اپنی بساط کے مطابق اپنی محبت و خلوص کا ثبوت پیش کیا ۔ میاں عزیز احمد صابری نے اپنی ساری ہمتیں ہم کو آرام پہنچانے میں صرف کر ڈالیں

مہمانوں کی مہمان نوازی اور ہماری خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی یہ سب کچھ اللہ کیلئے
کیا۔ پس یہ حقیر فقیر ہمارے ان تمام بھائیوں کی محبت و اخلاص و جذبات صادقہ کو بہ نظر
استحسان دیکھتا اور ان کی قدر کرتا ہے۔ اور اپنے اللہ پاک کی جناب میں عاجزانہ التجا
پیش کرتا ہے کہ تم سب کو اللہ پاک اپنی حفظ و امان میں لے لے۔ اور ہر بلائے ارضی و
سماوی سے محفوظ و مامون اور اسلام پر ثابت قدم، شبہات کے موقعوں پر تمہارے
قدوم کو پھسلنے سے بچائے رکھے۔

میر صاحب! آپ جانتے ہیں کہ ہماری مجلسوں میں نظام آباد کے عامۃ المسلمین
سے اکثروں نے شرکت کی اور نہایت سکون اطمینان اور دلچسپی سے حصّہ لے رہے تھے
لخصوص مولانا سعد اللہ خان صاحب اور ایک نوجوان صاحب (جن کا نام ہم نہیں جانتے
کے دلوں میں خدائے پاک کی سچّی طلب کی جھلک دیکھی گئی۔ اللہ سے دُعا ہے کہ ان
ضرات کو اپنی محبت کے لئے منتخب فرمالے۔ زین الدین صاحب۔ عبدالرزاق
احب ان کے چھوٹے بھائی وغیرہ ہم نے بھی مجالس میں انہماک کیساتھ حصّہ لیا۔

ان حضرات کے دلوں میں بھی اسلام اور خدائے پاک وجناب نبی کریم صلی اللہ علیہ
سلم (فداہ روحی وقلبی) کے احکام پر چلنے کی صلاحیت واستعداد ہنوز موجود پائی گئی۔
لّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ،، نیز اکثر مسلمان بھائیوں کے دلوں کو بھی ہم نے متاثر
یا۔ دُعا ہے کہ اللہ پاک ہمارے مسلمان بھائیوں کی اصلاح فرمائے۔ ان کے غموں کو
ر کردے۔ اور اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین ثم آمین بحق طٰہٰ ویٰسین۔

اب ہم تم سبوں کی خدمت میں حسب ذیل پیام عمل ارسال کرتے ہیں اور اُمید
تے ہیں کہ جس کسی نے اس کو قبول کیا وہ دولت ایمان سے مالامال ہوجائے گا اور

جس نے اس کو پسِ پشت ڈالا وہ گمراہی کے غار میں جا پڑے گا۔

میرے دوستو! میرے عزیز و برادران ملّت

۱۔ اپنے ایمان کو شک و شرک سے محفوظ رکھو کیونکہ شک ایمان کو اس طرح بگاڑتا ہے جس طرح خوشبو دار پھول کے خشک ہو جانے سے بو غائب ہو جاتی ہے۔

۲۔ نیک لوگوں یعنی علماء دین کی صحبتوں سے خیر و برکت حاصل کرتے رہو جسطرح ہوا جب خوشبودار پھولوں کے پاس سے گذرتی ہے تو اس میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ گناہ کے سوا دنیا کی بڑی سے بڑی شخصیت سے نہ ڈرو ورنہ دنیا کی ہر چیز تمہیں ڈرائے گی۔ البتہ خدائے واحد ہی سے ڈرو تم۔ پھر دنیا کی ہر چیز تم سے ڈرنے لگے گی۔

۴۔ خدا کے خوف کو دل میں جگہ دو ورنہ دنیا میں غصّہ اور خدا کے حجاب کی آگ میں جلتے رہوگے اور مرنے کے بعد دوزخ کی آگ میں جلوگے۔

۵۔ کسی تعریف کرنے والے کو یہ ہرگز نہ چاہیئے کہ وہ اپنے پروردگار کے سوا اور کی تعریف کرے۔

۶۔ کسی شخص کی حالت پوری طرح پر تا وقتیکہ معلوم نہ کرلو اس کی دوستی کی رغبت نہ کرو اور کسی چیز کی حقیقت کو کما حقہ نہ جان لو اس سے نفرت نہ کرو۔

۷۔ اپنے مال کو نیک کام کے سوا کسی دوسرے جگہ ضائع نہ کرو اور اپنی نیکی کسی ایسے شخص کے ساتھ کرکے (جو اس کی قدر کو نہ سمجھے) ضائع نہ کرو۔

ہماری جانب سے ہر پرسانِ حال کو سلام مسنون کہدینا۔ والسلام۔ فقط

تمہارا بہی خواہ

حق حق حق / یا حیٔ ھو،

از عارف نگر

۶/ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

پیاری بیٹی صابرہ سلمہا

وعلیک السلام - تمہارا خط آیا - حال معلوم ہوا - یہ خبر معلوم کر کے کہ تم بخیر و عافیت نظام آباد پہونچ گئیں - ہم خوش ہوئے - خدائے قدیر کی قدرت کا تماشہ دیکھنے میں لگ جاؤ اور خاموش زندگی کے دن اس کی یاد میں صرف کرنے میں لگی رہو - ہم ہر وقت اور ہر گھڑی دنیا کے حوادث کو جو ہماری نظروں کے سامنے سے گزرتے ہیں دیکھ کر کبھی روتے اور کبھی مسکراتے کہیں تھرتھراتے کہیں ڈگمگاتے - کبھی یادِ ماضی کو دل سے بھلا دیتے اور گھنٹوں عالم تحیر میں گزارتے ہوئے اس کی یاد میں اس کے نام کو گنگناتے جی رہے ہیں اور اس آنے والے وقت کے منتظر اور کوچ کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں -

میری بیٹی ! دنیا کی زندگی کے صرف پانچ دن ہیں ان کو "رو کر گزار یا اسے ہنس کر گزار" کے مصداق -

بیٹی ! گزار کر اہلِ دنیا ، رخصت ہوتے ہیں - بیٹی اس دنیا کے مسافر خانہ میں بہت سے مسافر آتے اور اپنے اپنے مذاق کے مطابق رو کر یا ہنس کر کوچ کر جاتے ہیں - مبارک بندے وہ ہیں جو یہاں کے قیام کے دِنوں کو مالکِ مسافر خانہ کو راضی رکھ کر اُس مسافر خانے کی

قواعد وضوابط پر کاربند رہ کر روانہ ہوجاتے ہیں۔

۲۔ بلقیس بانو صابرہ کی علالت کی خبر سُن کر ہم بیقرار ہوئے اور اسی حالت میں اپنے مالک کی جناب میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ۔ انشاءاللہ اِن کو صحت ہو جائے گی۔ ہم بدستور ان کے لیے دعا کرتے رہینگے

۳۔ تمہاری بہن کو بھی ہمارا سلام کہنا۔ اور یہ کہدینا کہ خدا کی نافرمانی سے بچتی رہو۔ اس خدا پر بھروسہ رکھیں اس کی اطاعت میں لگی رہیں۔ اور اپنے ہر کام میں اسی سے مدد طلب کرتی رہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کے مقصد میں کامیاب فرما دیں گے۔ بےغم رہیں۔ فقیر حسب وعدہ دعاء کر رہا ہے۔

۴۔ میاں عبدالرزاق صاحب سے کہو کہ وہ آدمی کو ہمارے پاس کیوں بھیجتے ہیں۔ ہم نے صاف لکھ دیا ہے اُن کے مطابق عمل کریں ہماری خوشنودی حاصل ہو جائے گی اور بس فقط۔ دُعاگو

O

حق حق حق/ یاحیؑ ھو،

ازعارف نگر

۱۰/رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ م/ ۴ جون روز بدھ

مُحِبُّ الفقراء سلّمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ہمارے سابقہ خطوط کا جواب جو آپ نے ۵/ رمضان المبارک کو دیا تھا ہمیں ملا۔ پڑھ کر مسرت ہوئی

کہ آپ کا دِل حق باتوں کا مُصر ہے اب آپ کو چاہیئے کہ اپنے اعضاء کو بھی اِن ہدایتوں کے مطابق راہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیں تاکہ راہ نجات قریب تر ہو جائے۔ دعاء ہے کہ خدا پاک اس ابتلا کے زمانے میں آپ کے پائے استقلال کو شبہات کے موقعوں پر متزلزل نہ ہونے دے اور نیکیوں پر قائم رکھے۔ اور آپ کے فہم و ذکا کو تمیز عطا فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ قناعت جیسی بے زوال دولت سے بھی آپ کو سرفراز فرمائے۔ کیوں کہ قُرب قیامت کا زمانہ ہے۔ دنیا سے پہلے حیا امن و آرام، چین و عافیت، خوشحالی و بے غمی رخصت ہو چکی۔ دُنیا والوں کو اب اور آئندہ ایک مدت مقررہ تک اِن نعمتوں سے محروم رہنا پڑے گا۔ اور ہر متنفس کو اس کا حصہ رسدی (حواس کے حال کے مطابق ملنا ضروری ہے) ملتا رہیگا۔ یہ سب سرزنش منجانب قدرت عام طور پر عمل میں آ رہی ہے اس میں باری تعالیٰ کی ساری مخلوق جن میں غوث، قطب، اولیا، مومن، مسلمان، گبر و ترسا، مسلم، کافر شیخ و برہمن سب ہی شامل ہیں۔ اور ہر ایک کو ان کے حال کے مطابق خوف و پریشانی خورشحالی، تنگدستی اور فقر و فاقہ سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ اس سرد بازاری کے زمانہ میں دعاؤں سے کام نہیں چلتا بلکہ جس پر جو گذرتی ہے اس کا مقابلہ ہر شخص کو قناعت کی تلوار سے صبر کی ڈھال لے کر مردانہ وار کئے جانے ہی میں سلامتی ہے۔

بھائی سُنو! اس وقت تک سُبحان الواحد القہار و ملک الجبار" کی نظرِ غیب دنیا والوں پر سے حیوان کی بداعمالیوں، نافرمانیوں کے باعث ہے، نہیں پھرتی یہی وجہ ہے کہ آئے دن نت نئے

مصائب اور فتنوں کا نزول دنیا والوں پر ہوتا جارہا ہے ۔ یعنی عام طور پر مخلوق
خدا لوازمات زندگی ۔ کھانے کپڑے اور آرام و آسائش کی لابدی اشیاء سے تنگ دست
مجبور کر دی جارہی ہے ۔ ان کی معاشرت کا شیرازہ بکھیر دیا جارہا ہے ۔ لیکن بدستور
ان کے دل مردہ آنکھیں اندھی ان کے احساس برتری و غیرت میں دن بدن کمی ہوتی
جارہی ہے ۔

عام طور پر دنیا کے انسان ان اسباب و علل کے دریافت کرنے میں اپنے آپ
کو معذور سمجھ رہے ہیں ۔ حالانکہ اس کا کھلا اور بڑا سبب محض ان کی بے دینی اور جہل
مرکب ہے جس کے باعث ان کے دلوں میں خود غرضی کمال درجہ کی داخل ہو چکی ہے ۔
نتیجہ یہ برآمد ہو رہا ہے کہ مقصدِ تخلیق انسانی مفقود ہوتا ہوا نظر آرہا ہے ۔ یعنی جن
دلوں نے محبت کے لئے جنم لیا تھا وہ اب خود غرضیوں سے پُر ہو چکے ہیں گویا محبت کی جگہ
فساد نے لے لی ہے ۔

کسی نے کس عمدگی سے مقصدِ تخلیق انسانی کو ذیل کے شعر سے ظاہر کیا ہے ؎

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ٭ ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

یہ ظاہر ہے کہ خداوند تعالیٰ انسان کو اپنی محبت سے محبت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور
انسان اس کے ذریعہ سے اپنے آپ کو پہچانتا اور خالقِ کون و مکاں سے روشناس
ہوتا ہے ۔ اب جبکہ " نوبت بایں جارسید " کے مصداق محبت غائب ہوتی جارہی
ہے ۔ بالآخر اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوگا کہ جس دن جس وقت یہ (محبت) معدوم ہو جائیگی
ساری دنیا کے انسان اور موجودات عالم اسی دن اسی وقت کالعدم ہو جائیں گے ۔ اسی
دن کا نام قیامت صغرا ہے ۔

یہ امر بھی واضح کر دینے کے لائق ہے کہ قادرِ مطلق نے اپنے کمالِ دانائی و قدرت سے دنیا کے چار بڑے بڑے عناصر (آگ، پانی، ہوا، مٹی) جو ایک دوسرے سے متضاد ہیں ان چاروں مادّوں میں اتحاد (محبت) دیکر جسم انسانی میں جمع کر دیا اور روح کو اس میں داخل فرما کر انسان کی تخلیق فرمائی اور اس کو کمالِ انسانی اور اختیار بخشا کہ نہایت متضاد چاروں مادّوں میں اعتدال قائم رکھے اور اپنی یعنی خدا کی نیابت حاصل اور ساری دنیا پر حکومت کرے۔ انسان بھی اس کو قبول کر لیا۔ اب یہ لازم ہوا کہ جب تک انسان ان اختیارات کو (جو منجانب قدرت اس کو حاصل ہیں) قانون قدرت یعنی قرآن شریف کے احکام کے مطابق بروئے کار لاتا رہے گا نظام حکومت بھی قائم رہے گا۔ جس دن ان میں نفاق پیدا کرنے کا باعث بنے گا یعنی ان عناصر میں اعتدال قائم نہ رکھ سکے گا تو یہ ظاہر ہے کہ جب عالم میں عناصر کے اتحاد محبت کے بجائے نفاق (دشمنی) پیدا ہو جائے تو یہ چاروں متضاد مادّے اپنی فطرت کے مطابق ایک دوسرے سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گے اور یہ ساری تخلیق اپنی ہستی سے مِٹ جائے گی۔ اللہ بس باقی ہوس۔

ہم آپ کیلئے ضرور دعا کریں گے مگر ہماری دُعا کافی نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ آپ کا عمل مطابق سنّت نہ ہو۔ بھائی صاحب انسان کا یہ بھی فریضہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز اور ہر متنفس کے آثار، افعال، اقوال اور آداب کا علیٰ قدرِ مراتب خیال رکھے ورنہ اس کی زندگی ناکام سمجھی جائے گی۔ مثلاً ماں باپ، بھائی بند، پڑوسی اور چھوٹے بڑوں کے حقوق کی صیانت کرے ورنہ اس کی زندگی بہائم سے بھی بدتر ہو جائے گی۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ ایک شخص کے حال کو بیان کرنے پر مجبور ہونا پڑ رہا

ہے کہ ایک شخص نے ہمارے پاس اپنے باپ کی شکایت میں ۸' - اصفحے لکھ مارے اور خود غرضی میں اتنا ڈوب گیا کہ اُن کی برائیوں کو اچھالنے کی کوشش کی اور ہم سے خواہش کی گئی ہے کہ اس کے باپ کو اس کے خیال کے مطابق ہدایت کریں۔

اللہ اللہ ہم کو اپنے ایک مسلمان بھائی کی گمراہیوں اور ناعاقبت اندیشیوں کو دیکھنے اور سننے کا بھی وقت دیکھنا پڑا۔ کاش اس سے پہلے ہی مجھے موت آجاتی یا میں پیدا نہ ہوتا بلکہ گھاس بن کر اگتا اور مجھے گائیں بھینس چر جاتیں۔ اور ایک مسلمان بھائی کے اپنے باپ کی شان میں گستاخیوں کو سُننے کا موقع نہ ملتا۔ بھائی یاد رکھو کسی بزرگ نے کہا ہے

ع گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی

جو شخص کسی کے مرتبہ اور حقوق کی حفاظت نہیں کرتا وہ زندیق ہے۔ پس جو حقوق والدین کے اولاد پر ہوتے ہیں ان کا بجالانا اولاد پر ضروری ولابدی ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی اطاعت و خدمت نماز، روزہ، صدقہ، حج، عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ سے بہتر ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرے اور میری نافرمانی کرے تو میں اس بندے کا نام نکوکاروں میں لکھتا ہوں اور جو شخص میری فرمانبرداری کرے اور والدین کا نافرمان ہو تو اس کا نام نافرمانبردار بندوں میں لکھتا ہوں۔ اس سے ظاہر ہوا کہ والدین کے حقوق اولاد پر کس قدر ہیں۔

پس جس شخص کو والدین کے حقوق کی ادائی کا خیال نہ ہو اور اپنے دنیاوی فائدے کے مدنظر اپنے والدین کو ناخوش رکھے اس کو دنیا میں خوشحالی کس طرح نصیب ہو سکتی

ایسا شخص دنیا میں پریشان حال اور آخرت میں عذابِ الٰہی میں مبتلا رہے گا۔

میرے دوست! مجھے اس شخص پر بڑا ہی تعجب ہوتا ہے جو اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ روزی کا ضامن ہے اور اسے مقرر فرما چکا ہے اس کی کوشش و سعی سے مقررہ مقدار پر ذرّہ بھر زیادتی نہیں ہو سکتی۔ اس پر بھی وہ شخص اس کی طلب اور حرص میں شب و روز پریشان و تکلیف اٹھاتا رہتا ہے۔ جو بے فائدہ ہے۔ پس اس کو چاہیئے کہ قناعت اختیار کرے۔ دل سے لالچ و حرص کم کرے فضول امیدوں میں پڑھ کر دھوکہ نہ کھائے۔ انسان کو کوئی کام عجلت اور جلد بازی سے نہ کرنا چاہیئے۔

میرے پیارے بھائی ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے آدمی کو کچھ ہمارے لئے کپڑے دے کر بھیجو گے۔ ان معاملات میں تم کو جلد بازی نہ کرنا چاہیئے۔ ہم نے اپنے پہلے خط میں صاف صاف لکھ دیا ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ ہم نے جو مشورہ اس بارے میں تمہیں دیا ہے اس پر عمل کر کے دکھلا دو۔ ہم کو اس بے نیاز مالک نے ان تمام علائق سے بے نیاز کر دیا ہے۔ گو یہ کام نیکی سمجھ کر کر رہے ہو مگر یہ نیکی بھونڈی ہے۔ (میرے نزدیک)

مجھے اُمید ہے کہ تم اور تمہاری بیگم صاحبہ ہماری پہلی بات پر عمل کر کے ہماری خوشنودی حاصل کرو گے اور ہم نے جو کچھ پہلے اور اب لکھا ہے اس کی سیاہی میں سپیدی تلاش کرو۔ اور عمل کے میدان میں اُتر آؤ تو پھر ہم سمجھیں گے کہ تم مسلمان ہو۔ جوانمرد اور سورما ہو۔ دلِ خوش کن باتوں سے کام نہیں چلتا ہم تو مردِ میدان کو پسند کرتے ہیں۔ فقط

حق حق حق/ یا حیٔ ھو'

از عارف نگر۔
مورخہ ۲۶/ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ

نور چشم راحت جاں سلمہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ بعد دعائے ترقی و عمر و درجات دارین کے واضح ہو کہ خط تمہارا آیا ایک ماہ کے بعد جواب دیا جا رہا ہے وجہ تو کچھ عدیم الفرصتی تھی نیز دو چار دن ہم علیل بھی تھے اللہ کا احسان ہے کہ تیسرے ہی دن صحت حاصل ہوئی اس اثناء میں ہم نظام ساگر بھی گئے تھے وہاں تم بہت یاد آئے اور تمہاری شاعری بھی کاش تم ہمارے سنگ ہوتے ۔ بڑا لطف آتا۔ تم یاد آئے بعض مخلصین کی یاد نے بھی بے چین کر دیا ہم نے خوب دعائیں سبھوں کے لیے کیں ۔

جواب[1] کئے جاؤ کوشش میرے دوستو۔ بڑھو اور بڑھے چلے جاؤ میرے دوستو۔ اس راہ میں بزدلی آفت ثابت ہو گی ۔ یہ بڑا بھاری عیب بھی ہے ۔ ہر وقت یہ نقصان رسانی کا موجب بنے گی ۔ ابتداءً کام کرنے پر ہی جلد ثمرہ ہاتھ نہ آئے تو پست ہمت نہ ہو جاؤ کیوں کہ پست ہمتی کم عقلی ہے و تضیع وقت کا سبب بنے گی ایسے مواقعوں پر بہادری اختیار کرو۔ نہ تھکو نہ ہار مان جاؤ ۔ بلکہ ہمت سے ہر مشکل کو ٹھکراؤ تو بہادری تمہارے لیے زینت بنے گی ۔ جو ہر وقت کارآمد ثابت ہو گی ۔

جواب ۲، ۳ ۔ جب انسان کے خیالات کی خامیاں ضبط تحریر میں آجاتی ہیں تو ان پر بار بار غور کرتے رہنے سے قلب کی گندگی شہوات کے عیوب اور غصہ سے جو رذائل مزاج میں پیدا ہو چکے ہیں ان کا اظہار ہوتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے ہر فعل کے اختتام پر قوت تمیزی سے کام لیتا جائے تو یہ قوت بڑھتی ہے پھر سوچ بچار کر کام کرنے لگتا ہے تو پہلے قلب سے گندگی دور ہوتی ہے پھر خیالات میں پاکیزگی آتی ہے

پھر تواتر عمل سے اس میں آدمیت پیدا ہوتی ہے اس کا ہر فعل فاعل حقیقی کا ہو جاتا ہے تو (۴۰) سال کی عمر میں اس کو منعم حقیقی کی جانب سے عقل سلیم انعاماً عطا ہوتی ہے۔ جس کو وہ مشعل راہ بناتا ہے اور اس کی روشنی میں اپنی زندگی کی کٹھن راہوں پر اور دشوار گذار منزلوں کو طے کرتا ہوا بالآخر نجات پا ہی لیتا ہے بس خود گردہ کا اسی طرح علاج کر کے صحت کبھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور نلیست کا لفظ غلط ثابت ہو سکتا ہے۔

جواب ۴ ۔ آئندہ اپنے آپ کو کبھی کمزور و محروم نہ خیال کرو بلکہ اپنے دماغ سے اس خیال کو نکال باہر کر دو تو پھر تم کو ہر کام میں کامیابی نظر آئے گی۔ اور اپنے آپ کو قوی پاؤ گے بُرے کاموں سے شرمندگی اور ندامت سے ایمان طاقتور ہو جائے گا اور خدائے قدوس بھی راضی ہوگا

جواب ۵ ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں یقین صادق اور ایمان کامل کی دولت سے مالامال فرما دے ۔ آمین ثم آمین۔

حق حق حق یاحیؒ ھو،

از عارف نگر

۱۵/رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

برادرِ عزیز سلّمہ،

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔ تمہاری زندگی بھر میں یہ پہلا خط ہے جو ہم کو لکھا گیا ہے۔ پڑھا خوش ہوا تمہارے لئے مناسب دعائیں کی گئیں۔

۱۔ ہمیں اس کی خبر ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ہماری جانب سے تم اُن کے پسماندوں کو پُرسا دیکر صبر کی تلقین کردو۔

۲۔ تم نے اپنے خط کے فقرہ ۲ میں چند قرآنی آیتوں اور اسماء باری تعالیٰ درود شریف وغیرہ کا تعین کرکے ہم سے خواہش کی ہے کہ ان میں سے جس کو ہم چاہیں تمہارے لئے بطور وظیفہ مقرر کرکے اس کے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔ سو اس بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ تم ایک عرصہ سے ہمارے شفاخانہ عالیہ صابریہ کے درج رجسٹر مریض قلب ونفس ضرور ہو جس کو تقریباً دس بارہ سال ہوئے اپنے آپ کو یہ طبیب خاطر ہم سے رجوع کرکے ایسے خاموش ہو رہے کہ جیسے آپ کو کسی طبیب روحانی کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس لئے ہم نے بھی تمہاری طرف توجہ نہیں کی۔ بقول کسے

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بحمداللہ اب آپ ہماری جانب رجوع ہوئے ہیں۔ قبل اس کے ہم آپ کی فرمائش کی تکمیل کریں۔ یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کوئی شخص محض اپنی رائے کے مطابق

چند کتابوں کا مطالعہ کر کے قرآنی آیات اسماء الٰہی کا خود انتخاب کر کے اس کو وظیفہ کی طور پر پڑھتا چلا جائے تو وہ ہرگز انسانی درجہ کو نہیں پہنچتا۔ اور نہ مقصد تخلیق کو معلوم کر سکتا ہے۔ تاوقتیکہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کے ذیل کے شعر پر عمل نہ کرے

شعر صد کتاب و صد ورق در نار کن

جانِ خود را جانب دلدار کن

بھائی سنو! یہ منزل جس قدر دشوار ہے اتنی ہی آسان بھی ہے۔ دشوار ان معنوں میں کہ کوئی شخص یہ چاہے کہ ہم کتابیں پڑھیں گے۔ قرآن کریم و حدیث شریف کے درس کی تکمیل کر لیں گے اور بغیر رہبر کے مقصد تخلیق کو معلوم کر کے خدا تک پہنچ جائینگے بے شک یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس راستہ پر چل کر چند ہی افراد اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس راستے میں بے حد دشواریاں بھی حائل ہوں گی۔ اول تو تم کو قرآنِ کریم و احادیث شریف کا درس دینے والے عالم باعمل اس زمانے میں مشکل سے ملیں گے۔ اگر مل بھی جائیں تو ان علوم کے حاصل کرنے میں عمر کا ایک بڑا حصہ صرف کرنا ہوگا۔ مالی مشکلات کا سامنا ہوگا۔ ان کے حل کرنے میں دشواریاں پیش آئیں گی۔ ان کا مقابلہ کر کے ان علوم دین کا حصول دشوار ترین ہو جائے گا۔ نیز ان مدت میں جو عیوب تم میں پیدا ہو جائیں گے۔ تم ان کو معلوم نہ کر سکو گے کہیں اس علم سے تم میں غرور پیدا ہوگا۔ کہیں عجب دریا جیسی دل کو ہلاک کر دینے والی بیماری میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ کسی منزل پر شیطان کے دھوکوں میں آجاؤ گے۔ کہیں نفس کی چال بازیوں میں گرفتار ہو کر راندہ درگاہ ہونے کی نوبت تک جا لگو گے۔ غرض ان سے سنبھلنے بھی نہ پاؤ گے کہ موت آجائے گی۔ اور دنیا سے ناکام چل بسو گے۔ الحاصل اس زمانۂ آخر میں علم دین

محض اللہ ہی کے لئے حاصل کرنا ناممکن ہوگیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ علم دین لوگ اس زمانہ میں طلبِ دنیا کے لئے حاصل کرنے لگے ہیں اور اس کو عام مخلوق میں فخر و مباہات کیلئے پیش کرتے ہیں۔ اس (علم) پر خالص عمل نہ کرنے کی وجہ سے خود گمراہ ہیں۔ اوروں کو بھی گمراہ کرنے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدائے پاک ان سے ناخوش ہے اور یہ لوگ عام طور پر اس کی مخلوق کی نظروں میں ذلیل ہیں۔

دنیا کے کسی گوشہ میں بھی منظرِ عام پر جو علماء دکھائی دیتے ہیں ان میں سے باستثناء چند اکثر ایسے ہی ہوں گے جنھوں نے علمِ دین کو طلب دنیا کیلئے حاصل کیا ہے اور بدنصیبی سے علمِ دین کی درس گاہیں جہاں کہیں بھی قائم ہیں یا تو ان کے اخراجات کسی رئیس کی ناپاک دولت سے یا اکثر صدقہ و زکوٰۃ کے پیسوں سے چلتے ہیں ان درس گاہوں کے استاد جس شان کے ہیں اس کی صراحت بے ضرورت ہے۔ غرض قوم کے جن بچوں نے ناپاک لقمہ کھا کر بہ نیّتِ طلب دنیا علم دین حاصل کیا ہے اس لئے یہ جو کچھ بھی کام کر رہے ہیں۔ ان کی تہہ میں دُنیا اور دُنیا کا مفاد موجود پاؤ گے۔ ان سے ملت کس طرح سنور جائے گی۔ اللّٰھمّ اصلح امت محمدٍ اللّٰھمّ ارحم اُمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

یاد رکھو کہ نفس کو ہمیشہ پاک لقمہ دیا کرو تاکہ یہ تکبّر و تعلّی نہ کرنے پائے۔ اس منزل کو آسانی کے ساتھ اس طرح بھی طے کیا جاسکتا ہے کہ اس راستہ میں قدم رکھنے سے پہلے اپنے عیبوں کا متلاشی ہو جائے علم دین صرف اس قدر حاصل کرے کہ اس سے اس کو حلال و حرام میں تمیز ہو سکے۔ پھر کسی صاحبِ دل کی تلاش کرے اور جب تو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ان کا حال (اس طرح) ہو جائے۔

؎ قال را بگذار مردِ حال شو
پیشِ مردِ کاملے پامال شو ‘‘

پھر ان کی اقتداء و عادات کا وارشادات کا اپنے آپ کو عادی بنالے اور اُن کے بتائے ہوئے مجاہدات میں سعی کرتا رہتا ہے۔ جب وہ اس کے عیبوں سے مطلع کریں اور علاج و طریقہ بتلائیں تو اس کی تعمیل میں اپنی جان کو ہتیلی میں رکھ کر اُن کی خدمت میں اُن کے دروازے پر ڈھئی لگائے بیٹھا رہے تو اس کو کامیابی ہوگی۔ بہت جلد عیبوں سے پاک ہو کر اس کے باطن کا تخلیہ ہو جائے گا۔ بعد تصفیۂ قلب کا نسخہ اس کو استعمال کرا کے خدا تک پہنچنے کے قابل بنا کر اس کو باری تعالیٰ شانہٗ کی جناب میں پیش کر کے وہ بزرگ دعا کریں گے کہ اے باری تعالیٰ تیرے اس غلام نے تیرے اس بندہ کو تیرے سامنے اس قابل بنا کر کھڑا کر دیا ہے آگے تیرا اختیار ہے اب اس کے بعد اس بندے کو نواز دینا یہ اُن (خدائے قادرِ مطلق مختارِ کُل) کا کام ہے۔ یہاں سب عاجز ہیں۔

بہرحال تم کو حسب ذیل امور پر عمل کرنے کی ہم منجانب اللہ پاک ہدایت کرتے ہیں جب ان باتوں پر تمہارا عمل قابل قبول ہو جائے گا۔ تو ہم تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کے بہترین نسخے تجویز کر کے تمہارے پاس روانہ کر دیں گے۔ اس وقت ورد اور راد کی بھی ضرورت ہوگی جو اس راستہ میں ممد و معاون ہوں گے۔

۱۔ اگر تم اس اصول پر چلو گے کہ جو چیز پوری طرح معلوم نہ ہو

اس کی نسبت حکم لگانے میں جلد بازی نہ کرو بلکہ توقف کر کے پوری طرح سوچ سمجھ کر کام کرو گے تو کافر و گمراہ ہونے نہ پاؤ گے۔

۲۔ اگر تم یہ اختیار کر لو گے کہ جہاں کہیں تم سے خدا کی نافرمانی ہو تو جھٹ سے اس سے توبہ کر لو اور اپنے قصور کی معافی خدائے پاک سے مانگ لو تو نہ تم ہلاک ہوں گے نہ مُعذَّب۔

۳۔ اگر تم اپنی گزشتہ عمر سے (جو غفلت میں ضائع ہوئی ہے) عبرت حاصل کر لو تمہاری باقی ماندہ عمر محفوظ ہو جائے گی۔ پس تم کو چاہیئے کہ تمہاری ضائع شدہ عمر سے عبرت حاصل کرنے میں دیر نہ کرو۔

۴۔ اگر تم نیک کام کرنے سے پہلے اپنے نیک کاموں میں نیتوں کو خالص کر لو تو تمہارے یہ اعمال ریا و نمود سے پاک ہو جائیں گے۔

۵۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غور کرنا نصف عبادت ہے۔ پس اس وقت تمہاری عقل (صحیح) و درست ہو جائے گی۔ جب تم اپنے فرصت کے اوقات کو غنیمت جان کر ہر ایک کام کرنے سے قبل اس پر غور کر لیا کرو کہ یہ کام خلاف شرع شریف تو نہیں ہے۔ پس (حضورؐ) کے فرماں کے مطابق تم آئندہ عمل کرتے رہو گے تو یہ تمہارے اوقات بھی نصف عبادت میں شامل اور تمہارے نامۂ اعمال میں درج ہو جائینگے

۶۔ اگر تم اپنے کسی فرصت کے وقت اس بات پر غور کرو کہ ہماری موت کس رفتار سے ہماری جانب تیز اور جلد بڑھ رہی ہے تو تمہاری ساری امیدوں اور امنگوں پر پانی پھر جائے گا۔ دنیا کے مزے اور

ساری خوشیاں تلخ ہو جائیں گی دُنیا کے عیش اور اس کے منصوبوں سے نفرت ہوگی اور دُنیا کی بڑی عزت وجاہ، مال و دولت اور حُسن اور غرور و تکبر ختم ہو گی اور بس ان باتوں پر عمل کر کے اللہ کی اور ہماری خوشنودی حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو تو پھر ہم جانیں گے کہ بے شک تم ہماری بہادر روحی اولاد ہو۔

تمہارے نامہ کے سوال نمبر ۳ جس میں خواہش کی گئی ہے کہ۔" خدا کا خوف دل میں پیدا ہو کر اس کی قربت حاصل ہو۔" اس کے متعلق ہم ضرور دُعا کریں گے۔ مگر صرف دُعا سے تم کس طرح عمل کرنے لگو گے خدا کے خوف کے متعلق ہماری ایک تقریر نظام آباد میں ہوئی تھی اس کی نقل برخوردارم محمد امان علیؒ ثاقب صابری چنوری کے پاس سے دیکھ لو۔ فقط

دُعا گو

حق حق حق / یا حیّ ھو،

از عارف نگر

۱۸/۸ ف ۵۸ روز چہارشنبہ

فرزندِ دلبند

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ خدا تم کو بامُراد کرے اور عزت و آبرو کے ساتھ بلند مرتبہ پر فائز کرے اور تمہارے دشمنوں کو ذلیل اور رسوا فرمائے۔

ہم ہمارے حضرت قبلہ کے حکم سے عارف نگر گئے تھے اور وہ جانا محض تمہارے لئے تھا۔ ہم کہتے ہیں۔ سچے گرو کا چیلہ نہ مرے نہ مارا جائے

بیٹے تیرا گھبرانا، تمہارا وکیل اللہ ہے حسبی اللہ ونعم الوکیل

تمہارے علوالعزم والمرتبہ پیرانِ عظام کی مدد ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔ ہمارے
پیارے خواجہ علیہ الرحمۃ کا سایہ تمہارے سر پر ہے۔ بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تمہاری مدد کے لئے ہر وقت موجود ہیں۔ انشاءاللہ خوب یاد رکھو کہ تمہاری فتح اور
مخالفوں کو شکست ہوگی۔ "دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تراست"
دل کو اس قدر کیوں کمزور کرتے ہو۔ خوب اچھی طرح کھاؤ پیو فکر نہ کرو بے غم رہو
اس سے بڑھ کر تمہاری تسکین کیا ہوگی۔

ہم نے عارف نگر میں خوب دعائیں کیں انشاءاللہ تم کامیاب رہوگے۔
اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ تم نے خدا نخواستہ کوئی ایسا کام نہ کیا ہوگا جو قابل مواخذہ
ہو۔ ہمت نہ ہارو دیگر نہ ہونا۔ ہمیشہ اس پر نظر جمائے رکھنا۔ ان حشرات الارض
سے ڈرتے ہو جبکہ تم نے شیر خدا کے دامن کو تھاما ہے۔

خبردار اس خط کے پہنچنے کے بعد سے تمام افکارات کو چھوڑ دو۔ خوش خوش
رہو۔ خوب کھاؤ پیو۔ تم ہرگز بیمار نہیں ہو۔ خواہ مخواہ بیمار اپنے آپ کو نہ بنالو۔
جس دن یہ خط پہنچے خواجۂ بزرگ کی خدمت میں کچھ نذرانہ گزرانو اور کم از کم (۵)
غریبوں کی جو امداد ہو سکے کرو اور فوراً تعمیلی جواب بھیج دو۔

حق حق حق، یا حیّ ھو،

عارف نگر

امرداد ۱۳۵۸ ف

میرے پیارے بیٹے

و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ تمہارے احوال بذریعہ خطوط منکشف

ہو رہے ہیں اور ہم کو بھی بے چین کر رہے ہیں۔ واقعی تم کو بھی پہلی مرتبہ عمر بھر میں اس شدید امتحان سے سابقہ پڑا ہے۔

بیٹیا! سنو ابتدائی زمانہ میں حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کو بھی کفاروں کی جانب سے سخت سے سخت تکالیف پہنچیں اور پھر جھوٹی تہمتیں بھی لگائی گئیں۔ اور اس کے متعلق عام مخلوق میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں اس وقت آپؐ بے حد مضطرب ہوئے اس موقع پر وحی نازل ہوئی (تفصیل کے لئے سورہ طٰہٰ کی آخری آیتوں کو پڑھو اور اس کی تفسیر بھی دیکھو) تو ظاہر ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب پر رحمت کو سبقت ہے اسی لئے مجرم کو دیر تک اصلاح کا موقع دے کر اور پوری طرح اتمام حجت کے بغیر کسی کو ضائع نہیں فرماتے۔ بلکہ اس امت مرحومہ کے متعلق ایک جگہ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ " اپنی خاص مہربانی سے عذاب عام کو اس امت سے اٹھالیا ہے۔" اگر اس احکم الحاکمین نے یہ وعدہ نہ فرمایا ہوتا کہ ہر ایک مجرم کے عذاب کا ایک خاص وقت مقرر نہیں فرماتا۔ بلکہ لازمی طور پر ہر وقت ایسی قوموں کو عذاب آگھیرتا (جیسا کہ ازمنہ سابقہ میں انبیاء بنی اسرائیل کی امتوں پر عذاب نازل ہوتے رہے) کیونکہ ان کا کفر اور شرک وشرارتیں اس امر کی متقاضی ہیں کہ یہ فوراً ہلاک کر دیئے جائیں۔ صرف مصالح مذکورہ بالا ہی مانع ہیں۔ جن کی وجہ سے اس قدر توقف ہو رہا ہے۔ جب وقت آجائے گا۔ جیسا کہ چند دن قبل ایک نمونہ کے گھمسان کا ظہور ہوا تھا۔ اس سے کہیں شدید عذاب کو دنیا دیکھ لے گی۔

انشاء اللہ عذاب عنقریب اپنے وقت پر ظالموں کی تباہی کے لئے آکر ہی رہیگا اسی تاخیر کو لوگ جو کچھ بکیں بکنے دینا اور فی الحال ان کی باتوں کو سن کر نہایت صبر وسکون

کے ساتھ آخری نتیجہ کا انتظار کرنا عین سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کا موجب ہوگا۔ واضح رہے کہ اس قسم کے لوگوں کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس محفوظ ہے۔ کسی کافر کے ڈرانے پر حد سے زیادہ مضطرب ہونے کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں وہی کرے گا جس میں تمہاری بہتری ہو۔ تم اپنے دل کو قوی سے قوی تر کرتے رہو براہِ مہربانی جو دُعا تمہیں بتلائی گئی ہے اس کو نماز پنجگانہ میں (۳۱) مرتبہ تلاوت کرلیا کرو۔ بطور خاص آپ کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ تم مت گھبراؤ بے غم رہو۔ انشاء اللہ الرحمٰن تم فتحیاب ہوں گے۔ بہرحال کوئی فکر نہ کریں۔ ہم راضی ہیں اور سب راضی ہیں۔

اللہ بس باقی ہوس ۔ فقط دُعاگو

○

حق حق حق (یا حیّ ھو)

از عارف نگر

۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

عزیزم سلمہ

وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ ۔ تمہارا خط پہنچا حال معلوم ہوا۔ ہم نے شب گذشتہ کو تمہارے لئے تمہاری بیوی اور تمہاری دختر کے لئے دعائیں کیں ہم کو ایسا معلوم ہوا کہ تم اپنی ضعیف والدہ معذور کے نافرمان ہو اور تمہارا سلوک اس کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ یہ معلوم کرکے بیٹھے ہم خدا کے خوف کے مارے کانپ گئے۔ ہم تمہیں اس بارے میں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک سُناتے ہیں۔

فرمایا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہ والدہ کا حق بہ نسبت والد کے دُگنا ہے۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جلد قبول فرماتے ہیں۔ کسی نے پوچھا حضورؐ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیوں فرمایا کہ ماں بہ نسبت باپ کے زیادہ رحیم و مہربان ہوتی ہے اور رحیم کی دُعا ساقط نہیں ہوا کرتی۔

دوسری جگہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ والدین کی اطاعت و خدمت نماز روزہ صدقہ، حج وعمرہ وجہاد فی سبیل اللہ سے بہتر ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ فرمایا حضورؐ نے جو شخص اپنے والدین کی رضامندی و خوشنودی میں شام سے صبح، صبح سے شام کر دیتا ہے اس کے واسطے جنّت کی طرف دروازے کھل جاتے ہیں۔ اگرچہ کہ اس کے والدین ظالم ہوں (اس طرح تین دفعہ فرمایا) اور بھی بہت جگہ والدین کے حقوق کی ادائی میں احکام اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ والدین کے ساتھ نیکی کرے اور میری نافرمانی کرے میں اسکو نیکو کار رکھتا ہوں اور جو شخص میری فرمانبرداری کرے اور ماں باپ کا نافرمان ہو اس کو نافرماں بردار رکھتا ہوں۔ اس سے تم پر واضح ہو گیا ہوگا اگر تم اللہ تعالیٰ کی کتنی ہی اطاعت کرو اور والدہ کو راضی نہ رکھو گے تو تمہاری اطاعت قبول نہ ہو گی۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے غضب میں آجاؤ گے اور دین و دنیا تمہاری خراب ہو جائے گی۔ تمہارے لئے بجز رضامندئ والدہ کے کسی مُستجاب الدعوات کی دُعا بھی قبول نہ ہو گی۔ پس ہم نے تم کو اللہ پاک اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سنا کر ہدایت کرتے ہیں کہ تم اپنی والدہ کو راضی کرنے میں اپنی ہمت کو صرف کر ڈالو اور اب تک جو کچھ حقوق تلف کئے ہیں۔ اس کی ادائی میں لگ جاؤ تاکہ خدائے پاک تم سے رضامند ہو اور تمہاری والدہ کی دُعاء سے تم دین و دنیا میں پاک زندگ

حاصل کر سکو اُن احکام کے مدنظر عملی طور پر والدہ صاحبہ کی ناراضگی کو دور کرنے کی جانب عملاً متوجہ ہو کر ہم کو مطلع کرو تاکہ ہم بھی اس بارگاہ صمدیت و غفاریت میں عاجزانہ تمہارے لئے دعا کر سکیں۔ فقط دُعاگو

○

حق حق حق / یا حیّ ھوٗ

ازعارف نگر خانقاہ ہاشمیہ صابریہ

مورخہ ۵/ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

برادر مسلمہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

سنگم پلی سے واپسی کے بعد آپ ہم سے نہ مل سکے اور ہم نے بھی بوجہ عجلت آپ سے ملنے کی کوشش نہیں کی۔ بہرحال ہم آپ سے رخصت ہو کر شکر نگر گئے وہاں سے پیر کے دن ۱۱½ بجے نظام آباد پہنچے اور فوراً ہی تھوڑی دیر میں پٹرول لے کر راہی کاماریڈی ہوئے۔ وہاں سے بیالور تعلقہ سرسلّہ شام کے وقت پہنچے۔ پھر وہاں سے فراغت حاصل کر کے اتوار گزشتہ کو ۱۰½ بجے عارف نگر پہنچے۔ اس طرح ہمارا یہ پاک اور مبارک سفر اختتام کو پہنچا۔ الحمداللہ علیٰ ذالك

اس اثناء میں اکثر و بیشتر اوقات آپ یاد آتے رہے اور ہم آپ کے لیے دعائے خیر کرتے رہے آپ کے بھائی اور دوست خواجہ کریم الدین صاحب صابری بھی آپ کو یاد کرتے رہے۔ اور

سلام مسنون کہتے ہیں۔ آپ نے اور آپ کے صاحبزادے نے اللہ کے لیے ہمارے قیام نظام آباد میں بڑی سہولتیں بہم پہنچائیں اور ہمارے ہدایتوں اور تقریروں کو نہایت صبر وسکون کے ساتھ سنا اور متاثر ہو کر آپ نے ہماری گواہی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے آئے اور سابقہ کردار سے توبہ کر کے اس خدا سے عہد و پیمان باندھا۔ اب بہادری اسی میں ہے کہ عہد و پیمان کو اس کے ساتھ وفاداری سے محفوظ رکھیں کیوں کہ اس کے عوض آپ کو بڑا اچھا بدلہ ملے گا۔ اس کو اچھی طرح سمجھ لیجئے ۔ کہ وفاداری ایک خصلت ہے جو بہت سے نیک صفات کو ذلت و رسوائی کے مقام پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ اب ہم اپنے آپ کو اس مالک و مختار کے حوالے کر کے عاجزانہ التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے زبانِ قلم سے آپ کی ہدایت کرے۔ کیوں کہ حقیقی معنوں میں وہی ہادیٔ مطلق ہے۔

۱۔ سنئے پڑھ لیجئے اور یاد رکھئے کہ دنیا کی محبت انسان کے عقل کو بگاڑ دیتی ہے اور دل کو حکمت کی باتوں کے سننے سے بہرہ کر دیتی ہے۔ اور آخرت کے سخت عذاب کا موجب ہوتی ہے۔

۲۔ آپ اپنے کاموں میں میانہ روی کے اصول پر کاربند ہو جائے کیوں کہ جو شخص میانہ روئی اختیار کرتا ہے اس پر موت آسان ہوتی ہے

۳۔ آپ بردباری کی پابندی کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور جو علم ہمارے ذریعہ سے آپ پاس آئے اس پر عمل کرنے کے لیے اپنے نفس کو مجبور کرتے رہیں تو بفضل تعالیٰ انجام بخیر ہوگا۔ سارے کام بن جائیں گے

جب آپ پرنجتہ ہوجائے تو مخلوق آپ کی تعریف کرنے لگے گی - اور خدائے عالی کی خوشنودی نصیب ہوگی ۔

۴۔ عدل وانصاف کو ہر ہر معاملہ میں آپ اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیں اور جو مال وجائیداد اس وقت آپ کے قبضے میں ہے - اپنی والدہ و دیگر مستحق متعلقین میں بانٹ دیں اور سال آئندہ فریضہ حج کی ادائی کا مصمم ارادہ کرلیں تاکہ موت سے پہلے اس فریضہ سے بھی سبکدوشی حاصل ہو جائے ۔ زادِ راہ کو بھی محفوظ کرلیا جائے تو بہتر صورت ہوگی

۵۔ آپ کے ضعیف والد بزرگوار کے حقوق کی ادائی بھی آپ پر لازم ہے کیونکہ ان کے بڑے احسانات آپ پر ہیں ان کی خبرگیری سے غفلت باعث عذاب بنے گی ۔

۶۔ آپ خوب ذہن نشین رکھیں کہ سب سے اچھا عمل وہ ہے کہ جس میں فرائض ادا کرنے سے انسان سبکدوش ہو جائے ۔

۷۔ آپ اپنے لیے دنیا کے مال و دولت سے اتنی مقدار میں محفوظ کریں جو آپ کی ضرورت کے لیے کافی ہو - زیادہ رکھنے کا خیال ترک کر دیں کیوں کہ یہ خرابی و سرکشی کا سبب بن جائے گی ۔ اب ہم آپ سے رخصت ہوکر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اور آپ کے صاحبزادے نے ہمارے رہنے سہنے کے انتظامات میں بڑی مدد دی اور مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ۔ مہمانوں نے بھی مہمان نوازی پر اظہار تشکر کیا ہے جزاك الله احسن الجزاء فقط

خاتمہ پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور اپنے محبوں کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے خاتمہ بخیر ہو۔
ہم نے اپنے اس پاک سفر کے تاثرات اور اپنے سب بھائیوں کو پیام عمل اپنے ایک نامہ کے ذریعہ بتوسط مولوی سید میر صاحب صابری دیا ہے۔ اس کو سنئے پڑھئے اور عمل کی جانب قدم اٹھاتے رہیئے۔ ہماری طرف سے آپ کے تینوں صاحبزادوں کو دیگر پرسانِ حال کو سلام مسنون خیر الانام فقط

فی امان اللہ فی حفظ اللہ فقط اللہ بس باقی ہوس۔ اسید کہ آپ مع متعلقین بخیر ہوں گے۔ گاہے گاہے اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہیئے۔ دعاگو

خادم الفقراء تراب اقدامِ اولیا۔ ہاشمی صابری

○

حق حق حق / یا حیّ ھو،

از عارف نگر

۱۴ / ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

برادرم سلّمہٗ

السلام علیکم۔ علیٰ من اتبع الھدیٰ

جوابی کارڈ تمہارا ملا۔ ہم چونکہ یہاں موجود نہ تھے اس لیے بر وقت جواب روانہ نہ کیا جا سکا۔ تمہارا خط پڑھنے کے بعد ہم غور کرتے رہے کہ کیا

جواب دیا جائے کیوں کہ سوالات جو اس میں تھے وہ نامکمل اور غیر تشفی بخش تھے۔ اس لیے اس کا جواب خاموشی ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن کارڈ زیر جواب میں جان بوجھ کر بزرگانِ دین کی شان میں تمہارے گستاخانہ الفاظ لکھے دیکھ کر ہماری حمیت جوش میں آئی اس لیے جواب کا ادا کرنا ضروری ہو گیا اور تمہاری تحریر میں تکبر و خود پسندی کی جھلک بھی ہم نے دیکھی ہے۔

بھائی سنو! اب ہم تمہارے ہر فقرہ کی نقل تحریر کر کے ہم تم سے خود پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس سے تمہارا کیا مطلب ہے۔

۱: تم نے لکھا ہے کہ دین جس مقام پر ہوں مجھے اندیشہ ہے اگر آگے بڑھنے کی کوشش نہ کی جائے تو ڈر ہے کہ کہیں شیطان مجھے ہٹا نہ دے

تبصرہ: اس تحریر سے ظاہر ہوا کہ اس وقت تک جو علم تم نے حاصل کیا ہے اس کے ذریعہ تم شیطان لعین کے مقام پر پہونچ چکے ہو اور تمہیں اب اس بات کا اندیشہ لگا ہوا ہے کہ کہیں تم شیطان لعین سے اس دوڑ میں پیچھے نہ ہٹ جاؤ۔ یہ اندیشہ تمہارے ناقص علم نے تمہارے ناپاک قلب میں پیدا کیا ہے تم کو چاہیئے کہ تم اس کا یقین کامل اپنے دل میں پیدا کر لیتے اللہ جل شانہٗ جو قادرِ مطلق ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ شیطان کی کیا مجال ہے وہ تمہیں پیچھے ہٹا دے۔ اور اپنے قلب میں جو جو برائیاں ہوا و ہوس سے پیدا ہیں اُن کے ازالہ کی جانب متوجہ ہوتے یعنی اُن پر غور و تدبر سے کام لے کر ایک ایک برائی

کو جو پیدا ہو چکی ہے ان کو چھوڑنے کی فکر کرتے اور اُن کے بجائے ایک ایک نیکی کو اپنے اندر پیدا کرنے اور ان کو دور کرنے کے لئے ہماری جانب رجوع ہو کر اُن کے نسخے ہم سے طلب کرتے تو یہ ناقص خیالات دور ہو جاتے۔

۲ ۔ تمہاری تحریر کا دوسرا فقرہ یہ تھا۔ "عمر تھوڑی ہے۔ علم بہت ہے کام بہت کرنا ہے۔ اس لئے میں جلدی کرتا ہوں کہ کچھ منازل طے کر سکوں۔ انشاء اللہ آمین۔ اس فقرہ میں ہم سے کسی قسم کا استفسار نہیں ہے۔

تبصرہ :۔ تینوں جملوں از نمبر ۱ تا ۳ سے تو ہم متفق ہیں۔ چوتھے جملے میں شیطان کے وسوسہ کو دخل ہے۔ کیونکہ اَلتَّعَجُلُ مِن فِعلِ الشَّیطان سے مصداق ہے۔ پانچویں جملے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس وقت تک جو علم حاصل کر چکے ہیں اس کے ذریعہ سے اس سے قبل بہت سے منازل طے فرما چکے ہیں مزید اور منازل آپ طے کرنا چاہتے ہیں۔ تمہارا یہی مطلب ہے نا؟ تو پھر اب تم کو کسی رہبر کی کیا ضرورت ہے اس سے تمہارے ناقص علم نے تمہارے اندر تکبّر پیدا کیا ہے تم نہیں جانتے ؎ تکبّر عزازیل را خوار کرد

تم کو اس سے فوراً توبہ کر لینی چاہیئے۔ ورنہ نتیجہ ظاہر ہے

تم نے ہمارے سامنے عجز و عاجزی کے ساتھ آن کر زانوءِ ادب طے کیا اور اپنے سابقہ کرداروں سے خدا کے سامنے ہماری گواہی سے توبہ کر کے جہادِ نفس و تزکیۂ قلب کے خواہشمند ہوئے تھے۔ کیا وہ مکّاری تھی؟ تم نے جو عہد و پیمان خدا سے باندھا تھا اس کو خدا کے ساتھ وفاداری کے ساتھ ساتھ برقرار رکھتے تو اسکے عوض تمہیں بڑا اچھا بدلہ ملتا۔

۲۔ تم نے اس عہد و پیمان کو توڑنے کے لئے یہ حال اختیار کیا ہے تو ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں کہ بہت جلد تم کو ذلّت و رسوائی کے غار میں خدائے قہار پھینک دیگا یا تو اب توبہ کر کے عجز و عاجزی اختیار کرو یا ذلّت و رسوائی کے مقام پر پہنچنے کے لئے وقت کے منتظر رہو۔ اس امر کو بھی ذہن نشین رکھ لو کہ ناقص علم (جس کو تم نے اپنا پیٹ پالنے کے لئے حاصل کیا تھا) انسان کی عقل کو بگاڑتا ہے۔ اور دل کو حکمت کی باتوں کے سُننے سے بہرہ کر دیتا ہے اور آخرت کے سخت عذاب کا موجب بنتا ہے۔

۳۔ تمہاری تحریر کا تیسرا فقرہ یہ تھا۔ "ہماری ہمہ گیر مصروفیتوں پریشانیوں اور تفکّرات کے عالم میں پھنسے ہوئے رہنے کی وجہ سے ارشاد سلوک میں آسانی ہونا ہمارا خیال ہے۔ ورنہ کیا بات نہیں آتی۔ ہمارے لئے دُعا فرمائیں۔

تبصرہ :۔ ہمہ گیر مصروفیتیں اگر پیٹ پالنے اور دنیا کی ہوا و ہوس کی تکمیل میں ہیں تو بے شک تفکّرات و پریشانیوں میں انسان کا گھر جانا اس کے لوازمات میں سے ہے۔ پھر اس کو ارشاد و سلوک سے کیا تعلق اور اس کی خواہش کس سے کی گئی ہے ربط عبارت سے پتہ نہیں چلتا۔ اگر کاتب تحریر کے منشاء ان ہمہ گیر مصروفیتوں سے مراد وہ مصروفیتیں (جو خدا طلبی سے متعلق) ہوں تو ایسا بندہ مبارک بندہ ہے۔ لیکن عبارت کا سلسلہ یہ صرف خیال ہے تو پھر طلب حق میں یہ ایک بڑا بھاری نقص ہے۔

پس اگر کاتب کا خدا کی راہ میں سلوک کے طے کرنے کا صرف خیال ہی ہے تو ہم کہیں گے کہ :۔

این خیال است و محال است و جنوں"

راہِ حق میں تو مستقل ارادہ کی ضرورت ہے۔ اگر اس راہ میں مشکلات

اور رکاوٹیں پیش آئیں تو ان سب کو ہمت سے ٹھکرا کر آگے بڑھنے کی سعی کی جائے تو قدرت اس کی ہر قدم پر مدد کرتی ہے اور یہ طلبِ صادق کی نشانی ہے۔ اس عبارت میں اس سے آگے کا جملہ " ورنہ کیا بات نہیں آتی ۔" بڑا ہی خطرناک جملہ ہے جس سے تکبّر، نخوت، خود پسندی کی بو آتی ہے۔ تکبّر۔ خود پسندی شیطان العین کے مخصوص صفات ہیں جس سے یہ فرشتوں کا استاد راندۂ درگاہ ہو کر ملعون ہو گیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر اولادِ آدمؑ کو اس سے بچائے آمین بحق طٰہٰ و یٰسین

پس تم کو چاہیئے کہ بحیثیت اولادِ آدمؑ اپنے اس کردار سے منفعل و شرمندہ ہو کر یہ دعا پڑھا کریں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا تو مثلِ آدم علیہ السلام تمہاری توبہ بھی قبول ہو گی۔ ورنہ شیطان کے ساتھ راندۂ درگاہ ہو جاؤ گے۔ اس فقرہ کے آخری جملے میں ہم سے دعا کی درخواست کی گئی ہے۔

لو سنو! تمہاری نافرمانیوں کی وجہ سے تمہارے دونوں فرشتے (کراماً کاتبین)، اور تمہارے اعضاء و جوارح جبکہ تمہارے لئے بد دعا کر رہے ہیں تو بھلا میں اکیلا کیوں کر دعا کروں۔ اگر تم اپنے کردار سے جلد توبہ کر کے ہم کو مطلع کرو تو پھر ہم بھی تمہارے لئے دعا کریں گے۔ چوتھے اور پانچویں فقرات کے ذریعہ تم نے ہم سے شجرہ شریف اور اسم اعظم کی نسبت مذبذب الفاظ میں پوچھا ہے (صرف بیان کرنے کی تمہاری عادت نہیں) اگر تمہاری طلب سچی ہے اور کچھ شکوک ہیں تو آؤ تم ہمارے پاس اس وقت ہم تمہاری تسلی و تشفی کریں گے۔ کارڈ پر مبہم اور طعنہ زنی کے جملوں میں استفسارات سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ اس سے تمہاری مٹی پلید ہو گی۔ اور ان برگزیدگان خلائق اولیاء اللہ کے مرتبہ اور اوراد جو شجرہ شریف میں درج ہیں پر طعن

سے گستاخی کی اگر باطن میں کوئی بات اس قسم کی تمہارے اندر ہو تو سمجھنے سے پہلے توبہ کرو ورنہ شیطان جس کے دام میں تم آچکے ہو اور اس کے ہمراہ یا اس کے کاوے کے اطراف دوڑیں لگے ہو۔ وہ تمہیں اوندھے منھ کے بل زمین پر کہیں نہ مارے۔

چھٹے فقرہ میں تم نے یہ لکھا ہے وو کیا ہم صابری وقادری ہیں اوپر کی تمہاری تحریروں سے تو تم ہرگز صابری وقادری کہلانے کے لائق نہیں ہو۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تم کو خود بھی انکار ہے۔ اب اس معاملہ میں بحث ہی کیا ہے۔

تم پاؤں کے معذور ہو ہی اب عقل کے معذور ہونے کی تصدیق ہوگئی۔ خدا تم پر رحم کرے

حقیر فقیر ہاشمی صابری

حق حق حق / یا حیٔ ھوٗ

۱۴/ ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ

برادرم سلّمہ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ تمہارا خط مورخہ ۱۸/ اگست ۱۹۵۲ء کو وصول ہوا گو تم ہمارے سلسلے میں داخل نہیں ہو مگر اسلامی بھائی ہونے کی حیثیت سے ہم نے مناسب سمجھا کہ بہ تعمیل امر الٰہی جل شانہٗ کُلُّ مُسْلِمٍ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ تم خود لائق فائق معلوم ہوتے ہو۔ برائی اور اچھائی کو خوب جانتے ہو اپنی سابقہ غلط کاریوں اور موجودہ کاوشوں اور بے راہ روی کا کا بھی تم کو احساس ہے۔ خط کے ذریعہ تم نے جو حالات ظاہر کئے لغزشوں کے اعتراف کے ساتھ ان کی تفصیلات بتانے سے تمہارا کیا مقصود ہے ظاہر نہیں کیا۔ اللہ والے جانتے ہیں پھر بھی واقعات کا اظہار کر رہا ہوں جس سے تمہاری صحت الیقان کا پتہ نہیں چلتا۔ یہ جاننا چاہیئے کہ اللہ والے بغیر منشاء یزدی خود اس کو مطلع کئے بغیر کسی کے حال سے واقف ہونے کے موقف میں نہیں ہیں۔ اور وہ بھی ان لوگوں کے حالات سے باخبر رکھے جاتے ہیں جو تعلق خاطر کی وجہ ان کی کفالت اور نگرانی میں دئے گئے ہوں۔

تمہارے نام و عقائد سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم ایک مسلم گھرانے کے چشم و چراغ ہو مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح ہو کہ جس دین متین کے تم پیرو ہو اور جس سرکار نامدار روحی فداہ صلعم کی اُمت میں تم ہو

اُن کے بتائے ہوئے طریقہ پر تم نے چلنے کی کوشش نہیں کی اور نہ احکام شریعت کی طرف توجہ کی جس کے نتیجہ کے طور پر آج اس کشمکش میں مبتلا ہو کہ جینا تم کو دوبھر معلوم ہو رہا ہے۔ سورج کی گرمی چاند کی خنکی اور ہوا کی فرحت تک تم کو اچھی نہیں معلوم ہوتی یہ سب تمہاری بے راہ روی کا نتیجہ ہے نہ تم نے کبھی اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھنے کی کوشش کی اور اسلامی زندگی سے کوئی واسطہ رہا ہے۔ اب بھی تم اگر شریعت کے پاک بتائے ہوئے احکام پر چلنے کی کوشش کرو تو بہت جلد اطمینان قلب کے ساتھ تمہاری ظاہری اور باطنی کلفتیں راحت میں مبدّل ہو جائیں۔ تمہاری اس بیماری کے لیے حسب ذیل پرہیز و علاج تجویز کرتے ہیں۔ مریض کی حیثیت سے توجہ کے ساتھ اس پر عمل کرو تو بے گمان اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس آفت سے نجات دے گا۔ انشاء اللہ العزیز

والمستعان (۱) سب سے پہلے تم کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔ خداوند تعالیٰ کی جانب رجوع ہو کر سچے دل سے اسلامی زندگی بسر کرنے اور گناہوں سے بچنے کا کامل تہیہ کر لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ادعونی استجب لکم یعنی تم دعا کرو تاکہ میں قبول کر دوں۔ اور ایک مقام پر فرمایا ہے اے بندے جب تو کسی مصیبت میں گرفتار ہو اور جب سب دروازے بند کر دیئے جائیں تو مجھ سے مانگ حقیقت میں میں ہی دینے والا ہوں۔ گنہگاروں کے لیے یہ کمال رحمت ارشاد ہوتا ہے

کہ لا تقنطوا من رحمة اللہ

میری رحمت سے نا امید نہ ہو یغفر الذنوب جمیعاط تمہارے سب گناہ معاف کر دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی جانب یکسو ہو کر رجوع ہو جاؤ۔ اور اس کو اپنا کفیل اور کارساز سمجھو اور اوامر و نواہی سے واقف ہو کر سچے دل سے ان پر کاربند ہونے کی طرف لگ جاؤ۔

۲۔ سب سے اہم دشواری تم نے اپنے خرچ اخراجات کی زیادتی اور آمدنی کی کمی ظاہر کی ہے۔ اگر قناعت اور کفایت شعاری سے کام لو اور جتنی چادر اتنے ہی پیر پھیلانے کی کوشش کرو تو کبھی بھی اس قسم کی شکایت پیش نہ آئے۔ احتیاط سے زندگی بسر کی ہوتی تو قرض کے بار سے محفوظ ہوتے تنگ کھاؤ کم داموں کے کپڑے پہنو تکلیف اٹھاؤ۔ مانگ نہ کھاؤ۔ نفسانی خواہشوں کو روکو تکلیفوں کو برداشت کرنے کی عادت ڈالو تو قرض سے نجات پانے کی سبیل پیدا ہو۔ ہم بھی کسی زمانے میں اس آفت میں مبتلا تھے۔ اس امر سے ہم کو مطلع کر دیا گیا تھا کہ اللہ کے حقوق توبۃ النصوح کے بعد معاف کر دیئے گئے مگر حقوق العباد جو قرض کی صورت میں تھے ان کی معافی کی صورت بجز ادائی یا معاف کروا لینے کے اور کوئی نہ تھی۔ ہم نے چار سال کے عرصہ میں صرف دس روپے میں زندگی گزار کر سب سے پہلے قرض کی لعنت سے نجات حاصل کی چھوٹے اور بڑے سب ہی ادائیاں اس مدت کے اندر پوری ہوئیں۔ اب تم اس پر غور کرو کہ تمہارا قرض تو بہت معمولی ہے ہمت کے ساتھ بہت قلیل عرصہ میں اس کی ادائی ممکن ہے۔ تم اپنی ذات و اہل و عیال کی حقیقی و اجبی

ذمہ داریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے پہلے قرض سے سبکدوشی حاصل کرلو۔ اپنا صریح نقصان کرتے ہوئے دوسروں کی امداد یا بھائی کی تعلیمی کفالت قطعی موقوف کرلو۔ اگر تم نے ناجائز آمدنیوں کے ذریعہ اُن کی پڑھائی کا انتظام کر بھی لیا تو ظاہر ہے کہ جس علم کی بنیاد حرام اور مشتبہ نعمتوں پر رکھی گئی ہو اُن کے نتائج بھی ظاہر ہیں۔ حرام مال سے نہ تو عبادت ہی قابلِ قبول ہے اور نہ دنیا وی معاملات میں خیر و برکت کی توقع ہو سکتی ہے۔

ناجائز آمدنی کے بغیر کام نہ چلنے کا جو پہلو تم نے ظاہر کیا ہے۔ وہ تمہارے نفس اور شیطان کی فتنہ پردازی کے سوا کچھ نہیں اس سے توبہ کرو اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرو یہ بات یاد رہے کہ اسلامی شریعت نے ناجائز ذرائع آمدنی سے استفادہ کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی ہے۔ ایسی آمدنی محض حرام ہے۔ جب تک لقمہ حرام کا استعمال ہوتا رہے گا نہ توفیق یزدی تمہارے پاس پھٹکے گی اور نہ خلاصی کی کوئی امید تمہیں رکھنی چاہیئے۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ہیں جن سے تم کو واقف کروایا گیا اس کی روشنی میں تم اپنی زندگی کا پروگرام مرتب کرو یہ کام تمہارا ہے۔

ہماری دعائیں اس وقت تک تمہارے حق میں مفید نہیں ہو سکتیں جب تک کہ اسلامی زندگی بسر کرنے پر تم مستعد نہ ہو جاؤ۔ تاہم تمہارے لیے خدا کی توفیق اور فضل ہم طلب کرتے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ اس فقیر حقیر کی بے غرض دعاؤں کو درجۂ قبولیت عطا فرمائے گا۔

ماشاء اللّٰہ وکان ما لم یشاء لم یکن
بحق ایاک نعبدو ایاک نستعین

ادائی جواب کے لئے جو کاغذ مہر زدہ بھجوایا ہے وہ بجنسہٖ واپس مرسل ہے۔
تم نے اپنے ساتھ ہم کو بھی مشتبہ چیز کے استعمال سے متاثر کرنے کی کوشش کی ہے۔ بوجہ عدیم الفرصتی تمہارے خط کا جواب قدرے وقفہ کے ساتھ دیا جا رہا ہے

سلام سنت خیر الانام ۔ فقط

○

حق حق حق/ یا حیّ ھو

از عارف نگر

۱۷ ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ

برادرم سلّمہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ : ہم کو یہ معلوم کر کے بڑا ملال ہوا کہ تم نے اپنے والد بزرگوار اور والدہ محترمہ کی شان میں بڑی گستاخیاں کی ہیں۔ دنیا کی ایک معمولی منفعت کے لئے تم کو غصّہ آ گیا اور تم چراغ پا ہو گئے۔ اور تم نے ہوش و حواس کو باقی نہ رکھ کر اپنے والد صاحب کی شان میں ایک ایسا جملہ استعمال کیا کہ جس کو ہمارے کان سُن رہے تھے تمہاری جہالت کی کوئی انتہا نہ رہی اس جملے کو ہم دہرانا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔

واقعی تمہارا ہم نے جو نام رکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی کہ تم غصّہ پر قابو نہیں،

رکھ سکتے اور دراصل تم چاپلوس ہو۔ خدا کا خوف تم کو نہیں۔ احکام دین سے تم نابلد ہو
ہو اس کی آڑ میں دوسروں کی نسبت حکم لگاتے ہو حالانکہ تمہاری اس حرکت کے بعد دوزخیوں
میں تمہارا نام لکھا گیا۔ اور دو دروازے دوزخ کے تمہارے لیے کھل گئے ہیں تاوقتیکہ
تم اپنے والدین کو رضامند نہ کرلو۔

جناب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذیل میں درج کیا ہے جس کا مطلب
تمہاری زبان میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت ابن حبان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
خدا کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے۔ اور اللہ کا غضب والدین کی نارضا
مندی میں ہے۔

۲۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا باپ مجھ سے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ تو نکاح کر۔
اب جو میں نکاح کر چکا ہوں تو کہتا ہے کہ اس کو طلاق دیدے اب میں کیا کروں۔ آپؓ
نے یہ حدیث شریف سنائی۔

جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "باپ جنت کے دروازے
کا ذریعہ ہے۔" اب تجھے اختیار ہے کہ چاہے تو اس کی حفاظت کر یا چھوڑ دے اس شخص
نے کہا کہ میں حفاظت کرتا ہوں۔ یعنی بیوی کو طلاق دیدی۔

۳۔ حضرت ... رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے رضی روایت کرتے ہیں کہ مجھے اپنی بیوی
سے بہت محبت تھی ... بزرگوار اُسے ناپسند کیا کرتے تھے اور مجھ سے کہا کرتے تھے
اس کو طلاق دیدو میں نے انکار کیا اور میں جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خدمت میں گیا۔ اور وہ ماجرا بیان کیا۔ حضور اکرم صلعم نے مجھے حکم دیا کہ اُس کو طلاق دیدو۔ چنانچہ میں نے تعمیل کی اور اپنے والد بزرگوار کو رضامند کر لیا۔

۴۔ طبرانیؒ نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آباواجداد کی عزّت وتوقیر کیا کرو تو تمہاری اولاد تمہاری عزّت وتوقیر کریگی۔"

۵۔ جناب حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور کہا آمین آمین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا معاملہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص نے اپنے والدین کو زندہ پایا اور پھر اُن کی خدمت نہ کی (نافرمانی اور اُن کے ساتھ گستاخی کی اور مرگیا وہ دوزخ میں داخل ہوا۔ ایسے پر خدا کی لعنت ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیے۔ آمین آمین۔ میں نے کہا آمین۔

۶۔ روایت ہے کہ صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا کہ سب لوگوں میں سے زیادہ خدمت گذاری وخیرخواہی کے لائق کون ہے۔ فرمایا تمہاری ماں پھر پوچھا گیا کون فرمایا تیری ماں پھر عرض کیا اور کون فرمایا تیری ماں۔ چوتھی دفعہ عرض کیا گیا۔ پھر کون۔ فرمایا تیرا باپ۔"

۷۔ روایت ہے کہ فرمایا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے والدین کی رضامندی اور خوشنودی میں صبح کرتا ہے (یعنی رات بھر خدمت کرتا ہے) اس کے واسطے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اسی طرح جو شخص اُن کی رضامندی۔ اطاعت وفرمانبرداری میں شام کرتا ہے (یعنی دن بھر اپنا اسی میں صرف کرتا ہے) تو اس کے واسطے بھی ایسا ہی ہوتا ہے اگرچہ کہ اس کے والدین ظالم

ہتوں ظالم ہوں۔

اور جو شخص اپنے والدین کو ناراض رکھتا ہے اس کے لئے دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں۔ اگرچہ کہ اس کے والدین ظالم ہوں ظالم ہوں۔

۸۔ پھر فرمایا کہ اپنے ماں باپ وبہن وبھائی کے ساتھ نیکی کر پھر ان کے ساتھ جو تیرے نزدیک ہوں (یعنی ہمسایوں کے ساتھ) پھر ان کے ساتھ جو تیرے ساتھ ہوں (بیوی بچوں)۔ مجھے اُمید ہے کہ ان احکام کے سنتے ہی اپنی نازیبا حرکت سے منفعل اور شرمندہ ہوکر اپنے والدین کے پاؤں پر اپنی آنکھوں کو مَلو ندامت کا اظہار کرو اس کو جلدی کرو۔ اور ہم کو مطلع کرو تو معافی کے لئے ہم بھی بارگاہِ رب العزت میں تمہاری سفارش کریں گے۔

تمہاری جانب سے توبہ کریں گے اس کے لیے دو ہفتوں کی مہلت تمہیں دی جاتی ہے۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا اور اپنی بدکرداری پر اڑے رہے تو مردودِ دربارگاہ ہوکر رسوائی و ذلت کے غار میں ڈھکیل دیئے جاؤ گے۔ اللہ تمہیں نیک توفیق عطا فرمائے۔

۵

حق حق حق / یا حیُّ ھو

از عارف نگر

مورخہ ۲؍ ذوالحجہ

عزیزہ بانو سلمہا

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا ۷ ؍ ذوالحجہ کا خط

ہوا خط ہم کو عید کے ایک دن بعد پہنچا۔ ہم بے حد مصروف تھے اس لیے بر وقت جواب کی ادائی میں تاخیر ہوئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم دنیا کو سب کو خواہ طلب کرے یا نہ کرے وقت مقررہ پہ ضرور دیں گے جن کے لیے جو مقدر کیا گیا ہے۔

پس آپ کے والد بزرگوار کے لیے دنیا کا جو حصہ مقرر ہے وہ مل کر رہے گا اس میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ پھر ہماری دعاؤں سے کیا کام چلے گا۔ پھر بھی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک تمہارے والدین کو قناعت کی دولت عنایت کرے۔ اور اس کی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ البتہ دین جب تک طلب نہ کرے نہیں دیا جائیگا بیٹی دین کی طلب کی جانب سب کو رجوع رہنا چاہیئے۔

بیٹی! انسان کو پریشانی اس وقت لاحق ہوتی ہے جب وہ اپنی خواہشات کی تکمیل میں قاصر رہتا ہے اور یہ نہیں چاہتا کہ اس میں کسی قسم کی کمی ہو۔ حالانکہ مولیٰ تعالیٰ ہر بندے کو وہ عطا کرتے ہیں جو عملاً اس سے خواہش کرتا رہے۔ یہ دنیا ہے۔ دنیا میں راحت کے بعد تکلیف، اور تکلیف کے بعد راحت کا آنا لوازمات سے ہے۔ پس اگر انسان قضا و قدر کے موقع پر صبر و شکر کرتے رہنے کی عادت کو مضبوط کرتا رہے تو ساری پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔

یہاں ہم حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ

کا قول مبارک تحریر کرتے ہیں ۔ انسانوں کو چاہیئے کہ مقدر شدہ چیزوں کی طلب چھوڑ دے کیوں کہ مقدر شدہ اشیاء اس کو وقت مقررہ پر ضرور پہنچیں گی اگر سارے مستجاب الدعوات مل کر دعا کریں کہ وہ ساعت جلد آئے یا بدیر تو اس قسم کی دعائیں قبولیت کا درجہ حاصل نہیں کر سکیں گی ۔ پھر اس کے پیچھے عقلمندی نہیں ہے ۔ اور اگر انسان غیر مقدر شدہ چیزوں کی طلب کے پیچھے پڑے تو وہ نہیں ملیں گی ۔ اور اس کو محرومی نصیب ہوگی ۔ اس سے اس بندے کا ایمان متزلزل ہو جائے گا ۔ یہاں دنیا میں غصہ اور خدا سے حجاب کی آگ میں جلے گا ۔ اور مرنے کے بعد دوزخ کی آگ میں اس کو جلنا پڑے گا ۔ پس انسان کو چاہیئے کہ مقدر شدہ اور غیر مقدر شدہ کی طلب کو ترک کر دے اور مقصد حیات کی تکمیل کی جانب رجوع ہو جائے تو اس کی ساری تکلیفیں خود بخود دور ہو جائیں گی اس کے پڑھنے کے بعد بیٹی تم ہی بتاؤ کہ اس کے لیے کسی وظیفہ کا پڑھنا یا پڑھوانا کیا کارآمد ہو سکے گا

... ... کی تکمیل کے لیے ہم انشاء اللہ ضرور دعاء کریں گے اور ... لیے تمہاری والدہ صاحبہ ، بھاوجہ صاحبہ اقبال بیگم کے لیے بھی ضرور دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور سب کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

... بیٹی اس کو بھی یاد رکھو کہ خدائے تعالیٰ بندے کو توفیق اس وقت تک نہیں عطا فرماتے جب تک بندہ خود نیکیوں کی جانب راغب

ہو کر نیکیاں کرتا چلے جائے۔ اب ہم تمہارے لیے ایک وظیفہ ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔ انشاءاللہ اگر اس کو تم پابندی کے ساتھ پڑھو گی۔ تو تمہارے دین و دنیا کے دونوں کام بہ آسانی پایۂ تکمیل کو پہنچیں گے۔

ہر نماز کے بعد ایک سو ایک بار اَلْمُتَعَالُ اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۵۰ بار پڑھیں یکشنبہ کا دن گزرنے کے بعد دوشنبہ کی شب میں بعد غسل عشاء کی نماز پڑھے اور اختتام پر وہی وظیفہ ۱۵۰ بار پڑھے اور سجدہ میں سر رکھ کر اپنے لیے جو دعا کی جائے گی اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں گے۔ تم اپنے لیے یہ دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک زندگی عطا کرے اور میرے مستقبل کو اپنے منشاء کے مطابق سنوارے۔ ہر وظیفہ کے اول و آخر میں پانچ پانچ مرتبہ درود اولسیہ پڑھنا ضروری ہے۔

تم سب یعنی حلقہ بگوش سلسلہ عالیہ صابریہ یعنی تمہاری والدہ صاحبہ محترمہ تمہاری بھاوج صاحبہ محترمہ و عزیزہ بیگم سلمہا کو ہماری جانب سے یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ یہ لوگ نمازوں میں سُستی نہ کریں۔ ان کے اوقات پر ان کی ادائی میں لگ جائیں دنیا کی فضول باتوں میں اپنی زبانوں کو خراب کرنے سے احتراز کریں تو پھر ہماری دعائیں ان کے لیے مفید و کارآمد ثابت ہوں گی۔ ان ہدایتوں پر تم کو بھی چاہیئے کہ عمل کر کے ہماری بہشتی ہونے کا ثبوت دیں تو انشاءاللہ تمہارا مستقبل شاندار ہوگا۔ فقط

حق حق حق / یاحیؒ ھو،

از عارف نگر
مورخہ ۲۱/ ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ

برادر عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون معلوم ہوا کہ تمہارا کارڈ مورخہ ۲۵/ اگست وصول ہوا مضمون خط کے دیکھنے کے بعد خدا کا شکر بجا لایا اور تمہارے لیے ... استقامت کی دعا بھی کر دی تم پہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا کہ اس نے نفس و شیطان کی عظیم فریب کاریوں سے تمہیں بچا لیا تم کو تمہارے رذائل غضبیہ سے واقف کرا کے نفس امارہ کی بہت کٹھن منزل پر تمہاری مدد فرمائی اور اس کی توفیقِ رفیق تھی جو آڑے وقت کام آئی۔

یاد رکھو توبہ صحیح معنوں میں اس کو کہا جاتا ہے کہ انسان بار دگر ان گناہوں کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہو جس کی بابتہ اس کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی ہو اگر یہ توبہ تمہاری حقیقی ہو تو لو تمہارے خط کے مضمون اور ہمارے قلب کی ترجمانی حق کے بعد ہم تم پر صاف واضح کر دیتے ہیں کہ خداوند کریم نے تمہاری توبہ ضرور قبول کی اور اپنے فضل سے درگذر فرمایا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ تم سے آئندہ کبھی ایسی سخت غلطی کا اعادہ نہ ہونے پائے

واضح باد کہ ندامت اور پشیمانی ہی انسان کو مراتب علیا پر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ انسان کی یہ صفت خدائے تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ کیوں کہ بہترین گناہ وہ سمجھا گیا ہے کہ جس کے بعد سچی ندامت اور پشیمانی

ہو۔ اور سب سے بڑا علم اور عبادت وہ ہے کہ جس کے دامن تلے کبر و غرور اور فخر و مباہات بے پردہ ہوں۔ تمہارے نزدیک جو علم ہے وہ جہل سے بدتر ہے۔ کیوں کہ جس علم کے ساتھ انسان اللہ تعالیٰ کا ادب اور اس کے پیاروں کا لحاظ کرتا نہ جانے اس کو اصطلاحِ صوفیاء کرام میں جہل اکبر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ادب کے بارے میں یہ ہے۔

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ ‹‹ ادب سکھایا مجھ کو میرے رب نے بہترین قسم کا ادب ›› اسی بناء پر کہا گیا کہ ”وگر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی،، خداوند جل شانہ نے اپنے فضل و کرم سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ خصوصاً جن نیک بندوں نے اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان و مال اور دین و دنیا کی بازی لگا دی اور رجل کر محبوبیت کا مرتبہ حاصل کیا ان کا پوچھنا ہی کیا ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ بڑا غیور ہے اپنے متعلق کسی قسم کی سوءِ ادبی ہو تو اپنی رحمت سے معاف کر دے گا۔ مگر اپنے پیاروں کے بارے میں کسی غلط اقدام کا روادار نہیں جو اس کے صفاتِ علیا کے مظہرِ اتم ہوتے ہیں۔

بہر حال تمہارے کارڈ کے دیکھنے کے بعد تمہاری طرف سے ہمارے قلب میں ایک قسم کا اُنس اور کشش پاتے ہیں۔ اب اس رسّی کو مضبوط پکڑے ہوئے ہماری رہبری میں جس کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عنایت فرمائی ہے اپنے دین و دنیا کے کام سنوارنے

میں لگے رہو۔ یہ معاملہ ایک دن کا نہیں ہے۔ اپنے اعمال کا جائزہ لینے اور متواتر نفس کا محاسبہ کرنے اور اپنے ماحول میں کافی تدبیر کرنے کے بعد جب تمہاری محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح ہوجائے اور کشاکش کا دروازہ تم پر کھل جائے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری مشکلات کو اپنے فضل سے دور کرکے تم کو ایسی نعمت سے سرفراز کرے گا جو تمہارے مقدر میں روزِ اول سے لکھا ہوا ہے۔ سب سے بڑی چیز مولائے تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ اس کے راضی کرنے کی فکر میں لگ جاؤ جب وہ راضی ہوجائے گا تو اپنے فضل کا دروازہ تم پر کھول دے گا۔

تم نے اپنے علم کا حال خود دیکھ لیا کہ کس بُری طرح تم نے دھوکہ کھایا۔ غنیمت ہے کہ فضلِ الٰہی نے تمہارا دامن تھام لیا ورنہ کہیں کے نہ رہتے۔ ظاہری علم کی حد تک بھی تمہاری تحریر زبانِ حال سے کہہ رہی ہے کہ تم اصطلاحات اور بے معنی الفاظ کے گورکھ دھندے میں ہی پھنسے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے صحیح علم اور ایقان طلب کرو۔ اناپ شناپ الفاظ غلط سلط اشعار نقل کردینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ تم نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس پاک اور مقبول مناجات کے اشعار کا استعمال غلط اور بے موقع طریقہ پر کیا۔ صحیح شعر یہ ہیں ؎

زنبہ ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم ؎
انہ شخص غریب انہ عبد ذلیل عنہ
عصیان و نسیان و سہواً بعد سہو ؎
منک احسان و فضل بعد اعطاء الجزیل

اب ہم تمہاری ہر بات کو سننے اور شکوک کو رفع کرنے کے لئے تیار ہیں جو خالصتاً

توجہ الله تمہارے دل میں پیدا ہوں اور تمہارے راستے میں حائل ہو جائیں۔

کارڈ پر ہم جواب نہیں دیں گے اگر مراسلت کے ذریعہ لفافہ کے استعمال میں اخراجات کی دشواری ہو تو ہم تمہیں بشرط ضرورت ٹکٹ بھی دے سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ضرورت مندوں کے جواب کی وجہ جوابی لفافہ کی صورت میں جلد اور سہولت بخش جواب کی توقع ناواجبی نہ ہوگی۔

تمہارے لئے ہم پھر ایک بار دعا کرتے ہیں کہ تم کو تو یہ استقامت نصیب کرے آمین بحق

ایاك نعبد وایاك نستعین

نوٹ: سردست ۸ ر کے ٹکٹ ٹیہ پابذا مرسل ہیں۔ فقط

○

حق حق حق / یا حی ھو

از عارف نگر

خانقاہ عالیہ صابریہ

نور چشمی سلمہا

السلام سنت۔ خیر الانام۔ بعد دعائے ترقی عمر و درجات دارین واضح ہو کہ آپ کا محبت نامہ عین عید کے دن عین تا چید بن کر آیا قبل از نماز عید ہم نے اس کو پڑھا۔ خط کے پڑھنے کے بعد ہمارے قلب پر یہ اثر ہوا کہ آپ کی خیریت معلوم کر کے اور آپ جس عمدگی سے نیکیوں اور اللہ پاک کی اطاعت میں ہر وقت و ہر لحظہ قدم بڑھا رہی ہیں اور اپنے

پیسہ کے کہنے اور اس کے ہر حکم میں اپنے آپ کو مستعد رکھتی ہو اور بڑے شوق سے اس پر عمل کرو یہ دیکھ کر بے ساختہ ہمارے دونوں ہاتھ دعاؤں کے لیے اٹھتے ہیں اور آج کی عید کیا ہماری خوشی میں اس خط کے دیکھنے اور پڑھنے سے زیادتی پاتے ہیں د کاش کہ تم اپنے شوہر مرحوم کے زمانہ میں ملتیں، تو آج تک بہت ترقی کر لیتیں خیر!

ہم اس کو بھی غنیمت جانتے ہیں۔ طبقہ نسواں میں جب ہم اپنی بیٹیوں میں سے تم جیسی خاتون کو دیکھتے ہیں تو ہمارا دل خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے بیٹی! تم بے غم رہو تمہارے ہر کام دینی و دنیوی بخیر و خوبی انجام پائیں گے۔ انشاءاللہ آمین۔

بیٹی سنو! یہ دنیا ہے اس کو جتنا وسیع کیا جائے اس کی وسعت میں کمی نہیں ہوتی لیکن اس کے نتائج میں ایسا ثمر حاصل ہوتا ہے۔ جو سڑا گلا یا بے معنی ہوتا ہے اس لیے ان تمام تعلقات دنیاوی سے اپنے دل کو علیحدہ رکھنے ہی میں سلامتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم تم سب اس سرائے فانی یعنی دنیا میں توشۂ آخرت جمع کرنے کے لیے ٹھہرے ہیں اس کو غنیمت جان کر اپنے اصلی کاموں کی طرف لگی رہنا عقلمندی کا کام ہے اس سرائے میں چونکہ ہمارا قیام نامعلوم محدود دنوں کے لیے ہے۔ اور مالک سرائے نے ہمیں ہمارے دلچسپی کے بہت سے اسباب فراہم کئے ہیں جو ہماری ملکیت میں نہیں ہے لیکن مالک سرائے نے اس کے جائز استعمال کا حق تمہیں دے رکھا ہے بعض دفعہ ان اشیاء میں سے بعض اشیاء کو

اپنے اختیار سے مقیمانِ سرائے کے قبضے سے جدا کر دیتا ہے تو ایسی حالت میں اُن مسافروں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیئے۔ البتہ ان مقیمان کو ان باتوں سے ضرور تکلیف ہوتی ہے۔ جو اِن اشیاء کو اپنی ملک تصور کر لیتے ہیں یہ ان کا فعل مالک سرائے سے ایک قسم کی غداری ہے۔ ایسے غداروں سے مالک سرائے کبھی خوش نہیں ہو سکتا۔ پس ہر اس فرد پر جو اس سرائے فانی میں مقیم ہے واجب اور فرض ہے کہ جب تک اس کا قیام یہاں ہے مالک سرائے کے احکام کی تعمیل میں اپنے آپ کو سرگرم رکھے اور یہاں کی ہر اس چیز سے محبت محض مالک سرائے کی رضامندی کی خاطر کرتا رہے اور ان کی حفاظت اور خدمت بھی اس کے لئے ہی کرے تو وہ شخص اس سرائے میں خوشحال رہ کر اس سرائے سے منتقلی کے وقت نہایت شاداں و فرحاں اپنی منزل مقصود کی جانب کوچ کرتا ہے پھر وہاں اس کو نہ منکرین کے سوال وجواب کا کوئی خوف ہوتا ہے نہ فشطۂ گور سے وہ ڈرتا ہے بلکہ اپنے مولیٰ کے قریب یعنی جنت ہی میں اس کی جگہ ہوتی ہے۔

اس ضمن میں ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے مثلاً مالک سرائے کی جانب سے جو جو اشیاء ہمیں حفاظت کی خاطر اور اُن سے یہاں کا آرام و آسائش حاصل کرنے کی اجازت ہوتی ہے اگر ان میں سے بعض اشیاء کہنہ و بوسیدہ ہو کر فنا ہو جائیں یا بعض امانتوں میں کہنگی و فرسودگی ہماری بے احتیاطی کی وعدم نگرانی کی

وجہ سے آجائے اور ان کی درستگی میں ہم مالک اشیاء کی مدد چھوڑ کر یا اس سے نظر ہٹا کر کوشش کریں تو ہم ناکام ضرور ہوں گے برخلاف اس کے مالک اشیاء کے سامنے اپنی عدم نگرانی اور غفلت پر اظہار افسوس اور ندامت کو پیش کر کے ان کی درستی کے طالب ہوں تو مالک خوش ہو کر خود درست کر دیں گے۔ بہر حال ہم کو چاہیئے کہ ہم سب اس مالک حقیقی کے حکم (ایاک نعبد و ایاک نستعین) کے مطابق ہر کام میں اس کی مدد چاہیں اور اُسی کی عنایت کا اقرار کریں اور اُسی پر بھروسہ کریں تو صحیح معنوں میں اس کی امداد ہر وقت پہنچے گی اور ہمارے سب کام دین و دنیا کے۔ بخیر و خوبی انجام پائیں گے (لا ریب فیہ)

میری اچھی بیٹی! ہم نے اس قادر مطلق کے حکم سے جو کچھ اُس نے سمجھایا وہ لکھ بھیج رہا ہوں۔ اس پر عمل کرنا تمہارا کام ہے۔ ہم اپنی سعادتمند بیٹی سے متوقع ہیں کہ ہر قدم تمہارا اسی کے جانب بڑھتے ہوئے دیکھیں گے۔

اب ہم ذیل میں دو وظیفے یعنی ایک وظیفہ دوسرا نفل نماز تمہارے لیے منتخب کرتے ہیں اور پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ یہ وظیفہ تمہارے لیے دنیا اور ضغطۂ گور جس کا تمہیں ڈر لگا ہوا ہے اس میں مدد و معاون ہوں گے انشاءاللہ آمین

۱۔ المدد یا محمد مصطفیٰ شیئاً للّٰہ یا نور من نور اللّٰہ اس اسم اعظم مبارک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شخص اپنے شیخ کی اجازت سے بعد نماز فجر (۱۰۱)

مرتبہ اور بعد نماز عشاء ۱-۱ بار اول و آخر تین تین بار درود شریف کے پڑھتا رہے یا پڑھتی رہے تو اس کے سارے دین و دنیا کے کام بخیرو خوبی انجام پائیں گے۔ یہ ہمارے سلسلۂ عالیہ کی نایاب چیز ہے۔

۲۔ دو رکعت نماز نفل ہر شب جمعہ میں (یعنی پنجشنبہ کا دن گزرنے کے بعد کی شب میں) بعد نماز عشاء قبل از نماز واجب الوتر پڑھی جائے بہ نیت خلاصی ضغطۂ گور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے

اذا زلزلت الارض ایک بار

سورہ اخلاص پندرہ بار تلاوت کرے اور بعد ختم نماز

سبحان اللہ بحمدہ سبحان اللہ العظیم

ایک سو مرتبہ پڑھے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اپنی مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی تواتر سے یہ نماز پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے نامۂ اعمال میں ہر ہفتہ پندرہ قرآن شریف کے ختم کا ثواب لکھواتا ہے اور ضغطۂ گور سے نجات دے دیتا ہے۔

غالباً آپ نے شب عرفہ اور عرفہ کی نمازیں بھی پڑھی ہوں گی اللہ پاک جزائے خیر دے۔

کلمہ طیبہ کی مہم جو تم نے سرکی ہے اس کا اختتام دس ۲ صفر ۱۳۷۲ھ کو ہوگا۔ جمعرات کے دن جب تم ہوگ ختم شریف پڑھتے ہیں اس سے ہم بہت خوش ہوتے۔ اللہ پاک تمہاری ہمتوں میں اضافہ ۔

تمہارے صاحبزادے عبدالکریم صاحب کا خط پڑھا گیا جو تم نے بھیجا تھا۔ ان کی بیماری کا حال معلوم ہوا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ انہوں نے اس بیماری کو خود دعوت دے کر بلایا ہے۔ اب اس مہمان کو ان کی بغیر رضامندی کے ہم یا کوئی دنیاوی طبیب کس طرح نکال باہر کر سکتا ہے۔ ہماری اپنی رائے ہے یں اس بیماری کا واحد علاج یہ ہے کہ وہ اپنے کردار سے توبہ کریں اور اس حکیم مطلق سے رجوع ہوں جس کے ہاتھوں میں شفائے مطلق ہے اگر وہ ایسا کریں گے تو ہم ان کے لیے دعا بھی کریں گے اور اس کا حکم ہو جائے تو دوا بھی دی جائے گی۔

تمہاری چھوٹی صاحبزادی جن کا نام ہم نے غالباً عائشہ بیگم ہے۔ گزشتہ ہمارے خط میں یہ نام ہم نے آپ کی بہو بیگم کا سمجھا تھا یہ نام ان کا نہیں ہے۔ ہم کو غلط فہمی ہو رہی ہے اس لیے ہم آپ کو لکھ رہے ہیں آپ کی دونوں بہویں اور ایک صاحبزادی جو ہمارے سلسلہ میں داخل ہوتی ہیں۔ ان کے نام سے ہم کو اطلاع کرنا تاکہ ان کے لیے دعائیں کرتے رہنے میں آسانی ہو۔

حق حق حق ریاحیٔ ھو

۲۷ ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ
روز پنجشنبہ

عزیزی روحی بیٹی سلمہا

وعلیکم السلام۔ تمہارا خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ چند دنوں سے بلحاظ بشریت کچھ پریشان ہیں۔ لیکن ہمارا قلب مولیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا عادی بھی ہے دعا کرو ہماری پریشانی دور ہو۔

ا۔ بیٹی تم نے اپنے گھر میں جو ذکر کی مجلس کرائی وہ اچھا کیا اور ہم خوش ہوئے لیکن ذکر کے بعد جو مجلس ہوئی وہ مناسب نہیں تھی۔ میلاد شریف کی مجلس نہایت ادب اور تعظیم سے کرائی جاتی ہے۔ اس مجلس میں جو نعت شریف پڑھنے والے ہوتے ہیں وہ سب کے سب پاک وصاف باوضو ہوں اور سب کے سب شریعت پاک کے پابند ہوں۔ آغاز مجلس سے پہلے درود شریف کا ایک دور ختم کیا جاتا ہے۔ اور سب مل کر مودب بیٹھ کر ہی نعتیہ اشعار خوش ہو مل کر سب سننے والے بڑے چھوٹے مرد عورتیں بچے بھی باوضو ہوں اور مجلس مبارک کے اختتام پر شیرینی یا طاہر کوان پر فاتحہ خوانی کر کے دعا مانگ کر جلد ختم کریں اور تبرک تقسیم کر دیا جائے اور بس اگر ان میں سے کوئی بے وضو ہو جاتے تو خیر و برکت رخصت ہو جاتی ہے۔ اور شیطان لعین پہنچ کر حاضرین کو اپنی جانب رجوع کر دیتا ہے۔ رات بھر کی مجلس میں بے قاعدگی ضرور

ہوتی ہے۔ بے ادبی کے علاوہ سب ناپاک رہتے ہیں۔ زمانہ سابقہ کے نہ لوگ رہے نہ وہ ادب باقی رہا۔ لہٰذا اس قسم کے مجالس سے اس زمانہ میں بجائے ثواب کے نقصان ہی نقصان حاصل ہوتا ہے۔ اور جو ثواب ذکر کی مجلس سے حاصل ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ ثواب زائل ہوجاتا ہے۔ آئندہ سے اس کا خیال رکھا جائے۔

(۲)۔ خواب جو کچھ ہوں ان پر بغیر تعبیر دریافت کئے ان پر عمل نہ کرنا چاہیئے خواب میں جس آدمی کو دیکھا تھا وہ نفس اور شیطان کا جاسوس تھا۔ اس کے کہنے پر بلا ہم سے دریافت کئے تم نے عمل کیا ہے۔ اس لئے اس کا ثواب زائل ہوگیا۔ آئندہ سے جب کبھی کوئی خواب دیکھو تو ہم سے دریافت کرنے کے بعد اس پر عمل کرنے سے تمہاری روحی قوت میں ترقی ہوگی۔ ورنہ نفس طاقتور ہوکر روح کو کمزور کردے گا۔ اور تم کو تیرے سے بھی دھوکہ دے گا جس کو تم سمجھ نہ سکوگی۔

(۳)۔ تمہارے ماموں صاحب کے ذریعہ توشہ بناکر جو بھیجا گیا۔ اس کے بجائے نقد روپیہ بھیجنا زیادہ مناسب تھا تاکہ وہاں یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں غرباً میں تقسیم ہوجاتا۔ اس سے کم از کم دو تین غریبوں کو ان کی ضروریات کے لئے کچھ مل جاتا توشہ پہلے تو وہاں پہنچنے تک ضائع ہوجائے گا۔ یا تھوڑا تھوڑا اگر وہاں تقسیم بھی کیا جائے تو کیا فائدہ پہنچے گا۔

(۴)۔ ہم سے اور تمہارے ماموں نے جو روپیہ تم کو دیا تھا وہ تمہارے اور تمہارے بچوں کی ضروریات کے لئے دیا تھا۔ یاد رکھو جو کچھ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی کو دیا جائے اس کا صرف اس کی نیت اور منشاء کے مطابق ہونا چاہیئے۔ ان روپیوں سے

لوگوں کی دعوت کرنا جائز نہیں ہے۔ اس سے کوئی ثبوت نہیں ملتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں تمھاری شہرت کر دے گا۔ وہاں تمھارے لئے کوئی چیز نہیں ملے گی۔

(۵) عرس کے دن جو گائے تمھارے پاس آئی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ تم قربانی دو اگر تم دیتیں تو اس دعوت سے بہت زیادہ فائدہ تم کو پہنچ جاتا۔ بہرحال جب تم ہماری مرید ہوئی ہو تو اپنی عادتوں کو اللہ اور اس کے رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کے مطابق سنوارنے میں لگ جاؤ۔ تمھیں نہیں معلوم کہ موت اور قیامت قریب ہے اس کی تیاری میں لگ جاؤ۔ اور تھوڑی نیکیاں کرنے سے رک جاؤ۔ باتیں زیادہ نہ کیا کرو۔ اور اپنے بازو والے فرشتوں سے شرماؤ۔ اور ان کو لکھنے کی تکلیف نہ دیا کرو۔ درود شریف کثرت سے پڑھنے کی عادت کرو۔

(۶) اپنے شیخ کے سوا اگر خواب میں کسی کو دیکھو تو کبھی ان کے کہنے پر عمل نہ کیا کرو۔ کیونکہ ابلیس صاحب بھی خیر میں دھوکہ دینے آموجود ہوتے ہیں۔

فقط

یہاں ہم سب تم کو سلام کہتے ہیں۔

دُعاگو

ہاشمی

حق حق حق یا حی ھو

عارف نگر
باشمی کی کٹیا
۲۰ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

عزیزہ از جان پدر
میری روحی بیٹی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ تمہارا خط (جس کو ہماری پیاری بیٹی عائشہ بانو نے لکھا تھا) ملا تمہاری پریشانیوں کو سننے سے ہمارے دل پر بڑا اثر ہوا۔
میری بیٹی! تم ہرگز نہ گھبراؤ ؎

نہ گھبرا بیٹی! تیرے اس توکل کے زمانے میں
خدا مہمان نواز اور لطف صابرہ میسر ہاں ہوگا۔

ہم اس وقت تک بے چین رہیں گے جب تک کہ میری بیٹی کی پریشانیوں کو اللہ پاک دور نہ کر دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانیوں کا جلد خاتمہ ہوگا۔ ہم نے اپنی دعاؤں کو تمہارے حق میں تیز تر کر دیا ہے۔ وہ دن دور نہیں ہے کہ تمہارے سب بیٹے اور بہوئیں تمہارے قدم نہ چوم لیں۔

بیٹی! ہم نے تم کو صابرہ بنایا ہے اور اللہ پاک تمہارے صبر کی آزمائش فرما رہے ہیں۔ خبردار ثابت قدم رہنا دلگیر نہ ہونا۔ گریہ وزاری کبھی نہ کرنا۔ کیوں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مصیبت کے وقت آہ وزاری کرتا ہے خدا اس پر لعنت کرتا ہے۔ چالیس سال کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ اور منافقوں کے دفتر میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اگر وہ شخص اسی

حالت میں بغیر توبہ کے مرے تو دوزخ میں شیطان کے ہمراہ ہوگا۔

پیاری بیٹی! صبرا چھی چیز ہے۔ تھوڑا سا صبر کر کے اس کے نتائج کو اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ ہمارے کہنے سے ذرا صبر کرو۔ اچھی بیٹی ہیں! امید ہے کہ تم ہماری بات مان لوگی۔ بڑے بیٹے اور بہو، منجھلے بیٹے اور بہو تم سے نعوذ باللہ نہیں پھرے اور نہ وہ تم سے خفا ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی دنیاوی پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ کیونکہ یہ قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ ہر شخص کو اس کے حال کے مطابق تکالیف اور مصیبت کا حصہ رسدی کا ملنا ضروری ہے۔

تم کو ماں ہونے کی حیثیت سے ان کی خطاؤں اور کوتاہیوں کو درگذر کرنا چاہیئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کی خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

(۲) عظیم میاں بہت اچھا بچہ ہے فطرتاً نیک پیدا ہوا ہے۔ اس میں حمدردی کی خوبی بہت ہے ہم ان کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ ان کی واپسی کے بعد ان سے کہدیا جائے کہ وہ اللہ پاک پر بھروسہ کرے۔ اپنی محنت اور لیاقت پر اعتماد نہ کرے محض اس کے فضل پر نظر غور کر کے ذیل کا وظیفہ بعد نماز عشاء (۵۰۰) بار پڑھنا ہے۔

یا اللہ یا قوی یا معین

(۳) خدا تم سے اور بچوں سے راضی رہے تو بس ہے۔ ماسوا اللہ کی ساری کوشش رائیگاں ہو جائیں گی۔

(۴) ان بچوں کی وجہ سے تم کیوں پریشان ہوتی ہو یہ سب عاقل و بالغ ہیں۔ ماں پر ان کے اب کوئی حقوق باقی نہیں رہے۔ ان کے معاملے اللہ پاک کے ساتھ اگر ٹھیک رہیں تو ان کے سب کام اللہ پاک بنا دیں گے۔ تمھاری محبت صرف یہ ہو کہ

دعا کرتی رہو کہ تو ان کو نیک بنا ئیو ۔ اور ان کے مستقبل کو سنوار یو۔ اور بس۔ اس کے سوا تمہارا کوئی کام نہ ہونا چاہیئے۔ جب یہ ہو جائے گا تو سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔ (۵) ان کے لئے ہم بھی دعا کر رہے ہیں۔ ان کو لکھو کہ تم خدا کی نافرمانیوں کو چھوڑ دو توبہ کرو۔ سوائے اس مادرِ مطلق کے تمہاری آواز کوئی نہیں سنے گا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو سب مصیبتیں تمہاری ٹل جائیں گی۔

ایک نسخہ درج ذیل کیا جاتا ہے اس کو استعمال کراؤ تو بواسیر کی بیماری رفع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ فقیری نسخہ ہے اس کو فائدہ دے گا جو اس (خدا) پر بھروسہ کرے اور نافرمانیوں سے بچے۔

طباشیر	شرمندی کا پتا	مصری
۸ تولے	۲۰ تولے	۸ تولے

شرمندی کے پتے خشک کر لیے جائیں بعدہ طباشیر مصری پیس کر سفوف تیار کر لیں اور چودہ (۱۴) پوڑیاں بنالی جائیں۔ ہر روز ایک پڑیا ۔ (۲) تولہ مسکہ میں ملا کر چودہ روز صبح نہار کھا لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس استعمال سے فوراً خون آنا بند ہو جائیگا۔ اگر مستے پیدا ہو گئے ہوں تو (۸ تا ۱۰) کھٹمل پکڑ کر ان کو مل کر ان کا خون لگانے سے فوراً مستے جھڑ جائیں گے۔ تین روز یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پرہیز :۔ تیل ۔ کھٹا ۔ بادی بیالی چیزیں

پیاری بیٹی! تمہاری صورت کی خاطر ہم یہ نسخہ تمہیں بخش دیتے

ہیں دوا تیار کروا کر اسی قسم کے مریضوں کو دے سکتی ہو۔ یاد رہے نا اہل اور دنیا دار
لوگوں کو یہ نسخہ نہ بتلائیں۔ آئندہ تمہاری مرضی۔

(۶) تمہارے مرسلہ محبت نامہ کے خط کشیدہ دوسرے جملے سے خدا کی شکایت
ہوتی ہے توبہ کرو۔ دل کو مضبوط سے مضبوط تر کرو۔ اور یہ سمجھ لو کہ ہر مصیبت اور راحت
اللہ پاک ہی کی طرف سے آتی ہے۔ نعمت پر شکر اور تکلیف پر صبر کرنے کا اپنے نفس کو
عادی بناؤ۔

تم نے جو اپنا حال تحریر کیا ہے جس کے نیچے ہم نے خط کھینچ دیا ہے۔ کاش اگر
یہ حال تمہارا اللہ کی محبت میں ہوتا تو تم اس کے خاص بندوں میں شامل ہو جاتیں
دیکھو ہم تمھیں بتا دیتے ہیں کہ جب کبھی اس قسم کی پریشانی لاحق ہو جائے ہمارا تصور
کر کے لا الٰہ الا اللہ
کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ تو ساری دنیاوی پریشانی بھاگ جائے گی۔ اور اللہ
کے ذکر میں تمھیں آرام مل جائے گا۔

(۷) گو ہم تمہاری نظروں سے دور ہیں لیکن اگر تم ہم کو دل سے دور نہ کرو تو کہیں
رہو تمھیں نئے نئے سبق حاصل ہوتے رہیں گے۔ یاد رکھو جس کا کوئی سرپرست
نہ ہو اس کا سرپرست وہی (خدا) ہوتا ہے۔ اس کو کسی لمحہ نہ بھولنا۔ اور ہمارے
اس شعر کا ایک مصرعہ ہر وقت ورد زبان رکھنا

"کہیں تم نہ بھول جانا میری زندگی بدل کے"

(۸)۔ تمہارا شکریہ تم لوگوں کی پرخلوص دعائیں کام کر گئیں اور وہ بچہ آ گیا۔ جو
ہمارے پاس ہے۔ اب اس کو ہم نے اللہ پاک کی یاد کی جانب رجوع کرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ استقامت دے۔ ہمارے دل میں فقط اللہ تعالیٰ کی محبت ہو اور سب سے ہم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کریں۔ اور اسی کے لئے اس کے نافرمانوں سے بیزار رہیں تو بس ہے۔

۹۔ ہم ہماری ننھی منی بیٹی عائشہ بانو صابرہ کی دل سے قدر کرتے ہیں اور اس کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک اُسے ایسی پاک زندگی نصیب کرے اور مستقبل شاندار فرمائے۔

۱۰۔ ہم عبدالرحیم صاحب کے حال سے خوش ہوئے۔ اب ان کی ساری آرزوئں کے پورے ہونے کی تمنا اللہ پاک سے کرتے ہیں اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے بھی نیک تمنائیں رکھتے ہیں۔ ان سب کو ہمارا سلام پہونچانا

نوٹ:۔ ہمارے تمام خطوط کو جو آپ کے نام بھیجے گئے ہیں۔ ایک جگہ رشتہ دوز کردو اور جب کبھی ہماری یاد ہو ان کو پڑھا کرو۔ دل بہل جائے گا۔ اور عمل کی توفیق اللہ پاک بخشیں گے۔

حق حق حق/یا حی ھو

از عارف نگر

۲۷/ ربیع المنور ۱۳۷۲ھ

میری پیاری دختر نیک اختر سلمہا

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہا۔

آپ کا محبت نامہ آئے ہوئے عرصہ گذرا۔ ہماری خاص خاص مصروفیتوں کے باعث جلد جواب نہ دے سکے معاف کرنا

میری اچھی بیٹی! تمھارے خیالات تو پاکیزہ ہیں لیکن عمل میں کوتاہی بھی ضرور ہے تمھارے حسب خواہش ہم تمھاری تعلیم میں تو بہت کوشش کریں گے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ تمھاری مستعدی آمادگی اور عمل کی بھی خوب جانچ کی جائے گی اگر تم نے ہمارے کہنے، سننے پر پیا پے عمل کیا تو انشاءُ اللہ تم میں ایمان کا نور جلوہ گر ہوگا۔

تم اپنے اندر عزم بالجزم، یقین اور عمل کرنے کی سعی میں لگ جاؤ کیوں کہ یہ تمھارا اسلام ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمھیں قدرت دے رکھی ہے۔ اگر تم نے یہ کرلیا تو تمھیں اللہ تعالیٰ پاک زندگی عطا فرمائیں گے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ ہم کسی شخص کو کوئی چیز بغیر محنت کے نہ دیں گے پس محنت کرنے میں لگ جاؤ۔

پہلے پہل تم خدا کے خوف کو دل میں جگہ دو جس کے ہاتھ میں تمھاری عزت تمھاری ذلت، تمھاری تندرستی تمھاری بیماری، تمھاری روزی غرض کہ جان بھی اُسی کے قبضے میں ہے۔ تو پھر تم ہی بتاؤ کہ انسان خدا سے ڈرے یا غیر خدا سے؟ نفع نقصان اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اللہ ہی کے حکم سے اس کی طرف سے پہنچتا ہے بس یہ خیال اگر کسی کا پکا ہو جائے تو اس کے اعضاء بھی طاعت الٰہی میں، نیکی میں، متحرک ہو جائیں گے اس عمل کے تواتر سے کچھ عرصہ بعد وہ بندہ کائنات کے ذرہ ذرہ کو دیکھ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو اس کی مخلوق اور اپنے پر گنانے لگے گا۔ پھر اس کے دل میں جو پہلے ڈر تھا وہ مبدل بہ اُنس ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ بندہ طاعت کو خوف کے بجائے شوق سے کرنے لگے گا۔ پھر اُنس سے محبت خدا اس کے دل میں پیدا ہو جائے گا۔ اب طاعت الٰہی میں

اسے چین سا آنے لگے گا۔ اس درجہ میں نہایت مودب ہو کر اپنے رہبر کے
کے بتائے طریقہ پر عبادت الہی میں معروف ہو کر اس کے دیدار میں اپنی آنکھیں
فرش راہ کر دے گا۔ دل اس کا اس کے ذکر سے معمور اور روشن ہو جائے گا۔
یہہ منزل ابھی بہت دور ہے۔ ابتدائی حالت میں اس کام کے لئے وظائف سے
کام نہیں چلتا بلکہ مبتدی کو چاہیئے کہ سب سے پہلے سچی توبہ کرے اور اس پر
قائم رہنے کی کوشش میں لگا رہے۔ یعنی پھر اللہ تعالی کی نافرمانی کر کے گناہوں
کا پھر سے ذخیرہ کرنے سے باز رہے۔ جیسا کہ تم نے اپنی رضامندی اور خوشی
سے ہم کو گواہ بنا کر اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کی اور اس غفور الرحیم نے حسب
وعدہ تمہارے سارے پچھلے گناہ معاف کر دئے۔ لیکن تم پھر سے چھوٹی موٹی
نافرمانیوں میں لگ کر گناہوں کا ذخیرہ کرنے میں لگ گئیں۔ فقیر نے بروقت تمہیں
اس سے آگاہ کر دیا۔ اور تم چونک کر پھر اپنے آپ کو طاعت کی جانب رجوع کیا۔
اب تم اپنے سابقہ عہد پر جو تم نے ہماری گواہی سے ہمارے سامنے باندھا
ہے اس پر قائم ہو کر ایک چٹان کی طرح ثابت قدم رہو تو پھر تم کو یقین کا درجہ عطا ہوگا

میری پیاری بیٹی! دنیا اور اس کے اسباب پر بھروسہ نہ رکھو کہ آجکل
اکثر لوگ لڑکپن ہی میں اور اکثر جوانی میں اور کچھ بوڑھے ہو کر مرجاتے ہیں
مگر یہہ ساری مدت پراں پراں گذر جاتی ہے اور آخرت کا معاملہ سر پر آجاتا ہے
یہہ بڑی بھاری غلطی ہے کہ اس ظاہری تھوڑی سی لذت کے پیچھے پڑ کر۔
(جو بغیر محنت رنج، تکلیف کے حاصل نہیں ہوتی) ہمیشہ کی لذت و آرام کو برباد کرد
جائے اور دائمی عذاب میں گرفتار ہو۔

تمہاری فرمائش پر تمہارے معلومات دینی میں اضافہ کے لئے اس کے حکم سے سطور بالا لکھ دئے ہیں جو تمہاری بلکہ تم سبھوں کی چشم بصیرت کھولنے کے لئے کافی ہیں۔

تمہاری چھوٹی بہن عزیزہ اقبال کے خط میں بھی چند نصائح ان کی خواہش کے مطابق لکھ بھیجے گئے ہیں۔ اس کی ایک نقل لے کر تم اپنے ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اور اس پر عمل کرتی رہو تاکہ اللہ پاک تمہیں یہاں اور وہاں دونوں جگہ کامیاب بامراد، پاک زندگی عطا فرمائے۔

ہم تم سب لوگوں یعنی تمہارے سارے خاندانی افراد کے لئے دعا خیر کرتے ہیں کہ تم سب کو ضیق دنیا اور آخرت سے نجات دے۔ ہاں یہ تو بتاؤ کہ اب تم سب لوگ بخیر و عافیت ہو۔ فقط

تمہارا خیر اندیش

حق حق حق / یا حی ھو

از عارف نگر

۵ / ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ روز دوشنبہ

برادر مسلمہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ ہمارا یہ پاک و مبارک سفر بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا اور کل دوپہر کو عارف نگر پہنچ گئے الحمد للہ علیٰ ذالک ۔ اب ہم اس سفر کے تاثرات کا ذیل میں

اظہار کرتے ہیں وھوھد ا بمقام نظام آباد۔ شکر نگر و بیا پور میں
جو مجالس ذکر خیر منعقد ہوتی رہیں ان میں ہمارے برادران کے علاوہ ملت
سلامیہ کے عوام بھی جوق در جوق شریک ہوتے رہے سامعین کو ہم نے
ین گروہوں میں منقسم کیا ہے۔

پہلا گروہ وہ تھا جنہوں نے جو بات سنی غور و تدبر سے سنی اچھی باتوں
کو مان لیا زبان سے اقرار کر کے دل سے قابل عمل ہونے کی تصدیق کی اور
وراً سرگرم عمل ہوئے۔ ان کا حزم و یقین اور عزم و عمل تھا۔ اس قسم کے
وگ گنتی میں چند ہی تھے۔ یہ مومنین کا گروہ تھا جو مستعد و صالح نیک
لبیعت والے لوگ تھے۔

دوسرا گروہ۔ منکرین کا تھا اُن کے دلوں میں انکار و جمود تھا ہر
سچی اور اچھی باتوں کا اثر ان کے دلوں پر ٹکرا کر واپس ہو جایا کرتا تھا۔
ق کی آواز اُن کے بطون میں نہیں اترتی تھی۔ یہ مفسد طبیعت کے لوگ
تھے۔ گو اُن کی تعداد بھی ہماری مجالس میں قلیل تھی جنہوں نے اچھی باتیں
سنیں لیکن فطرت طبع نے انہیں اس بات پر مجبور کیا اور کہنے والے
ی مخالفت میں سرگرم ہوتے۔ چند فطری کمزور طبیعت والے لوگوں
کو بہکانا شروع کیا۔

تیسری قسم کے گروہ میں وہ لوگ تھے جنہوں نے درمیانی راہ کو
ختیار کی تھی جو ہر اچھی باتوں کو سنتے مان لینے کے لیے تیار رہتے لیکن
دراصل ان کے بطون میں اس کو اُتار لینے کی صلاحیت مفقود تھی اس لیے گل

کے میدان میں ان کے قدم ڈگمگا جاتے تھے کیونکہ شک و تذبذب
تعطل، بے عملی ان کی فطرت ثانی بن چکی تھی ان کمزوریوں کے باعث یہ
لوگ کفر و ایمان کے درمیان ڈانواں ڈول و معلق ہیں خدا انکی مدد فرمائے

میرے عزیزو! اسلام نے بھی انسانی عقائد اور اعمال کو ان ہی
تین اقسام میں منقسم کیا ہے وہ یہ ہیں۔ ایمان۔ نفاق۔ کفر۔
صوفیائے کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے ایمان کو صحت، نفاق کو
بیماری اور کفر کو موت سے تشبیہ دی ہے۔ اور عالم ناسوت (دنیا)
میں انسان بھی اپنی جسمانی اعتبار سے ان ہی تین حالتوں سے گزر کر فنا
ہو جاتا ہے یعنی حیات۔ بیماری۔ موت۔ بیماری کو ہم نہ تو صحیح
حالت کہہ سکتے ہیں۔ موت ہی قرار دے سکتے ہیں۔ البتہ بیماری کو حیات
اور موت کے درمیان ایک کیفیت ہے جس کا رخ موت ہی
ہی کی جانب ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے مریض ہمیشہ طبیب حاذق کے متلاشی
ہوتے ہیں اگر انہیں کوئی ایسا طبیب حاذق میسر آجاتا ہے تو اپنے آپ کو
اس کے حوالے کر کے اس کے ہر حکم کی تعمیل کو نرس سے بھی زیادہ چاہتے
اور پھر اُس کی بتلائی ہوئی دوائیں لیں و پیش کھاتے اس کے بتلائے ہوئے
پرہیز کو بلا چون و چرا اپنے اوپر لازم کر لیتے ہیں تب کہیں وہ صحت
یعنی حیات کو حاصل کر لیتے ہیں۔

اسی طرح جو لوگ ایمان و کفر کے درمیان نفاق میں پڑے ہوتے
ہیں اُن کا کیا حال ہے؟

یہ لوگ خواہشات نفسانی، خود پسندی، و تکبر جیسی مہلک قلب و روح کی بیماریوں میں مبتلا ہیں لیکن اس کے علاج کی جانب رجوع نہیں ہوتے نہ طبیب رُوحانی کی یہ جستجو تلاش کرتے ہیں بلکہ قطعًا اس کی ضرورت سے ان کو انکار ہی ہوتا ہے اُن کا استدلال یہ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے کافی ہیں اُن کو پڑھ کر ہم اپنی بیماریوں کا علاج آپ کرلیں گے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پڑھا لکھا شخص طب کی کتابوں کو پڑھ اپنے امراض جسمانی کا خود آپ علاج کرلے یہ کس طرح ممکن ہے ؟

تا وقتیکہ اُن طبی کتابوں کو کسی طبیب حاذق سے نہ پڑھا ہو اور عملًا ان کے زیر مشق نہ رہا ہو اور بیماریوں کی تشخیص اور دواؤں کے استعمال کے طریقے نہ سیکھا ہو اور تجربہ نہ حاصل کیا ہو ایسا شخص پیدا شدہ بیماریوں کے علاج پر کبھی قادر و کامیاب نہ ہوسکے گا بلکہ

وو مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ،،

کا مصداق بن کر رہ جائے گا۔

برادرانِ من سنو! اس طرح ارباب باطن د بزرگانِ ملت) اور علمائے ظواہر دونوں نے وہی قرآن کریم و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اساتذہ سے پڑھا ہے۔ گروہِ اول نے علم دین عاملانِ باعمل سے بہ نیت باللہ و باتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا اور نہ صرف پڑھا بلکہ ان پاک باطن اساتذہ کے زیر مشق مدتوں بسر کی۔

اخلاص سے ان پر عمل کرتے رہے۔ اکل حلال و صدق مقال پر سختی سے قائم رہے عملی تجربے انہیں حاصل ہوئے باطنی امراض قلب و روح سے خود شفایاب ہوئے اپنے اساتذہ کے تجربات سے فائدہ اٹھائے۔ گمراہیوں سے بچنے و بچانے کے نسخہ جات حاصل کئے ان کو خود استعمال کیا پھر اپنے رہبروں کی اجازت سے بحکم خدائے قادر و ہادیٔ مطلق و جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا کی خدمت کے لیے مامور ہوئے اور خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

دوسرے گروہ نے بھی وہی علم اُن عالموں سے پڑھا جنہوں نے علم کو محض علم ہی کی حیثیت سے سیکھا تھا تحصیل علم کے ساتھ ہی پھر پڑھانے پر بلا عملی تجربہ کے مامور ہوئے۔ پڑھنے پڑھانے کی نیت محض دنیا تھی۔ کھانے پینے میں احتیاط نہ برتی اور تقویٰ اختیار نہ کیا۔ علم پر اخلاص سے عمل نہ کیا اور نہ ان کو اس کا موقع ملا اس لیے عملی تجربہ حاصل نہ کر سکے علم سے فراغت حاصل کرتے ہی پھر اُسی درسگاہ میں یا کسی دوسری جگہ علم پڑھانے کی ملازمت (نوکری) حاصل کر لی اور دنیا کے فوائد کے مدنظر رہے۔ اس لیے ان کے باطنی امراض کی قلب و روح میں یوماً فی یوماً ترقی ہوتی رہی۔ ان میں بعض لوگ منظرِ عام پر نمودار ہوئے ظاہر میں ملت کی اصلاح کا انہوں نے بیڑا اٹھایا باطن میں نیت ریا کاری شہرت پسندی اور دنیا طلبی تھی چونکہ جو کچھ انہوں نے علم پڑھا تھا اس پر اخلاص سے عمل کرنے کا ان کو موقع نہیں ملا تھا اس لیے ان کے باطن میں

علم کی روشنی پہنچنے نہیں پائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کے بطون میں تاریکی چھائی ہوئی رہ گئی۔ بنا بر آں اُن کے دلوں اور دماغوں پر شیطان نے اپنا تسلط جمالیا اور ان کی اندرونی شیطانی قوتوں یعنی غضبیہ و شہویہ کو اچھا لنے میں لگ گیا یہ لوگ اپنی عقل نارسا کے ذریعہ قران حکیم وا حادیث شریف کو غلط طریقہ پر بے محل بے موقع پیش کر کے ان پر تاویلات شروع کر دیں شیطان کے بہکانے میں ایسے آئے کہ آئمۂ دین مبین کی اتباع سنت کے منکر ہو بیٹھے۔ مہدی موعود، مسیح موعود امیر جماعت جانے کیا کیا ہونے کے دعویدار بن بیٹھے اپنے دعوے کے ثبوت میں کئی رسالے کتابیں لکھ ڈالیں یہ سب رسالے وکتب دروغ گوئی بناوٹی باتیں، دھوکے مکر وفریب سے پُر ہیں۔ ان کے ذریعہ بعض نابکاروں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشان میں گستاخیاں کیں اور کر رہے ہیں۔ (خاک ان کے منھ پر) کوئی علم غیب کے مسئلہ کو اٹھاتا ہے کوئی فاتحہ کے مسئلہ کو لے کر اٹھتا ہے کوئی اولیا ءاللہ کو بُرا کہتا ہے۔ کوئی نماز فجر کے بعد مصافحہ کرنے کو بُرا کہکر مصلیوں پر غضب آلود ہوتا ہے۔ اور بعد ختم نماز دعا کے طور پر سورہ فاتحہ کو پڑھنے سے منع کرتا ہے۔ غرض ان کے پیرو (جہلا اور معمولی پڑھے لکھے ہوتے ہیں یا اگر عالم بھی ہوتے ہیں تو بے عمل) ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر بلا تحقیق عوام میں فساد برپا کرتے پھرتے اور آپس میں پھوٹ ڈالنے کا باعث بنتے ہیں۔ ان باتوں پر اُن کی نظر نہیں پڑتی کہ اس وقت ملت اسلامیہ میں غیر قوموں کی اندھی تقلید کے باعث بڑے بڑے

گمت ہوں نے اپنا گھر کرلیا ہے۔ ملت پر جو تباہیاں آئیں اور آرہی ہیں اس کی علت کیا ہے وہ محض ان کی بے راہی اور آپس کی پھوٹ ہی ہے۔ یہ لوگ کبھی اپنی ملت میں حرام مال نہ کھانے شرک باالمخلوق نہ کرنے، تکبر اور خودپسندی کو ترک کر دینے۔ سود نہ لینے اور نہ دینے۔ معمّوں کے ذریعہ جوّا نہ کھیلنے، زکوٰۃ کے ادا کرنے کی کوئی ہم سر نہیں کر تے ۔ سینما بینی میں ملّت کے معصوم بچوں اور عورتوں کو نہیں روکتے۔ عورتوں میں بے پردگی اور بے حیائی جو عام ہو رہی ہے اس کے انسداد کی جانب نہیں بڑھتے چونکہ انہوں نے اپنے لقموں کی نگہداشت نہیں کی علم دین کو اللہ کے لیے نہیں پڑھا بلکہ حصول دنیا کے لیے حاصل کیا۔ تقویٰ کو اپنے اوپر لازم نہیں کرلیا اسی وجہ سے قران حکیم کی حکمتوں اور باریکیوں سے ان کے قلوب ناشناس ہیں۔ ان میں بدستور تاریکیاں چھائی رہیں اور تاویلات میں پڑ کر خود گمراہ ہو گئے اور مخلوق کو گمراہ کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ حصول علم کا غرور ان کے سروں میں پیدا ہوگیا ہے۔ عوام کو اپنے سے کمتر جاننے کی مشق میں لگے رہے۔ اس لیے خودپسندی ان میں موجود ہوگئی۔ غرور اور خودپسندی چوں کہ شیطان لعین کے مخصوص صفات ہیں اس لیے شیطان کے نائب ہو گئے۔ اور شیطان نے ان کو علم ہی کے جال میں پھانس کر اسی کے ذریعہ اولاد آدمؑ کی گمراہی کے لیے ان کو اپنا آلۂ کار بنالیا ہے۔ اور ان کے ذریعہ دنیا میں ہر جگہ گمراہی پھیل رہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم الرحم
ارحم امۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پس میرے عزیزو! اپنے اپنے حال کا جائزہ لینے میں جلدی کرو اور دیکھو کہ کہیں تم میں نفاق کا مرض پیدا تو نہیں ہو گیا؟ ایمان و کفر کی درمیانی حالت میں تو تم نہیں ہو؟ اگر خدانخواستہ تم اپنے آپ کو اس مرض میں مبتلا پاؤ تو فوراً خبردار ہو کر اس کے ازالے کی جانب متوجہ ہو جاؤ اور مذکورہ بالا گمراہ لوگوں کے کہنے سننے میں نہ آ جاؤ۔ اگر کوئی مسئلہ تمہیں پریشان کرے تو آؤ ہمارے پاس ہم تمہاری تشفی و تسلی کر دیں گے ذرا تم غور کرو تو جن لوگوں کا کام لوگوں کی عیب جوئی اور دوسروں کے کاموں پر اعتراضات ہی کا ہوتا ہے شیطان ان کو بے نکیل و بلا جمال جمل داونٹ) کے مانند دیکھ کر خود ان کی نکیل اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو اس قسم کے کاموں میں مصروف کر دیتا ہے کہ وہ اس شتر گردش میں لگے رہیں تاکہ آنکھ منزل مقصود کا پتہ ان کو نہ لگے اور یہ لقمۂ اجل ہو کر نا کام چل بسیں۔ غرض ملت کے بگڑ جانے اور اُن کے مزید تفصیلات کو معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس بارے میں ہمارے مکتوب ۴۳ گلدستۂ عرفان یعنی مکتوبات ہاشمی جلد دوم صفحہ ۲۱۵ تا ۲۲۵ پر دیکھو اور حاضرین کو بھی سنا دو اور اس پر تم سب مل کر غور و فکر میں ڈوب جاؤ تاکہ تم لوگ جو سفر آخرت کے لیے کشتی حیات پر سوار دنیا کے بحر مواج میں منزل مقصود کے کنارے کی تلاش میں جا رہے ہو اس کنارے کے مینار

کی روشنی پر تمہاری نظر پڑ جائے اور اس کو دیکھ کر سیدھے منزلِ مقصود تک بلا کھٹکے پہنچ جا سکو۔

بھائیو! سنو جو لوگ ایمان و کفر کے درمیانی حالت میں ہوتے ہیں ان کو منافق کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جن کا رخ بھی کفر کی جانب ہی ہوتا ہے۔ ہر زمانے میں یہ ہوتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ گروہ تھا۔ قرآن مجید میں ایک پوری سورۃ منافقین کے حالات میں ہے اور قرآن مجید کی متعدد سورتوں میں بھی منافقین کے خصائص و اعمال بیان فرمائے گئے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی احادیث کے ذریعہ منافقین کی شناخت تبلائی ہے چنانچہ ہماری تقریر جو ہم نے آپ ہی کے شہر میں گزشتہ ماہ ربیع الاول کے آخری تاریخوں میں کی تھی آپ کے پاس بہ ضبط تحریر موجود ہوگی اس کو دیکھ لیں۔

اب ہم گروہ اول کی نسبت دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ پاک ان کو نفس اور شیطان کے دھوکوں اور بدیوں سے بچا کر اپنے ساتھ مشغول رکھیو اور ان کو ایمان کامل اور یقینِ صادق عطا ہو۔

دوسرے گروہ کے بارے میں دعا ہے کہ ان کے دلوں سے انکار کو دفع کر کے دایمان ، اقرار کی دولت عطا فرمائے۔

تیسرے گروہ کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور نفاق کی بیماریوں کو ان کے دلوں سے دفع کر کے اپنی موافقت کی محبت بخشے۔

اب ہم تم سب کو حسب ذیل پیامِ عمل دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہم سب کو اس پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیامِ عمل:

میرے بھائیو!

ایسے کاموں (شریعت پاک کے احکام و التزام) میں لگ جاؤ جس سے تمہاری زندگی سنور جاتی ہے۔ یہ کام اچھے ہیں ان سے تم میں اچھائیوں کا اضافہ ہوگا۔ نیز تمہاری اچھائیوں سے تمہارا ماحول بھی متاثر ہو کر ان کو فائدہ پہنچے گا۔

اور ایسے کاموں (منہیات) سے منہ موڑ لو جس سے تمہاری قوم بگڑ جائے یہ برے کام ہیں ان سے نفرت کرو۔

اچھے بھائیوں کی صحبت اختیار کرو ان کے ہمراہ بیٹھا کرو جن کی بھائی بندی دنیا کی بدولت نہ ہو بلکہ ایسے بھائی بندوں سے دوستی رکھو جن کی دوستی اور محبت سے اللہ کی دوستی اور محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے ایسے بھائیوں کی شناخت یہ ہے۔

تمہارا سب سے اچھا بھائی وہ ہوگا جس کے مرنے کے بعد تمہارا جینا محال اور اس کے بغیر زندگی بدمزہ ہو جائے۔

تمہارے سب سے اچھے بھائیوں میں وہ اچھا بھائی ہوگا جو خود نیکی کرنے میں جلدی کرے۔ و نہیں بھی نیکی کی طرف کھینچ لے جائے اور تم کو بھی نیکی کرنا بتلائے اور نیکی میں تمہارا ہاتھ بٹائے۔

تمہارا سب سے اچھا بھائی وہ ہوگا جو اپنی راست گفتاری کے ذریعہ نیک اعمال کی طرف راغب کرے۔

تمہارا سب سے بہتر بھائی وہ ہے جو تمہارا خیر خواہ ہو اور تم کو دین کی طرف بلائے اور دنیا کی مکروہات سے بچائے۔

بھائیو! حرص دنیا کو اپنے دل سے نکال دو اور اپنے پروردگار کی اطاعت میں اپنے نفس کی مرضی کے خلاف کرتے رہو۔

میرے عزیزو! تم لوگ عام لوگوں سے اس طرح خلط ملط رکھو کہ جن باتوں کو وہ سمجھ سکتے ہیں اُن سے وہی کہو جن باتوں سے ناآشنا ہوں۔ ان کے سامنے ایسی بات نہ کیا کرو جو ان کی سمجھ سے باہر ہو۔ ان کو تم اپنے اور ہمارے اوپر قیاس نہ کرو کیوں کہ ہمارا معاملہ سخت اور دشوار ہے۔

عزیزو! دنیا کی جو چیز بلا طلب جائز طریقے پر مل جائے اُسے لے لو اور جو نہ ملے اُسے چھوڑ دو۔ اس کے حصول کے پیچھے نہ پڑو اگر یہ بات تم سے نہ ہو سکے تو اس کو جائز طریقے سے طلب کیا کرو تاکہ اللہ پاک تمہیں وہ بھی اپنے فضل سے عنایت کرے۔

میرے دوستو! اپنے نفسوں سے عبادت کا کام تدبّر، دانائی حیلے سے نکال لیا کرو۔ جب تمہارا نفس خوشی و نشاط میں ہو اس کو نفل عبادتوں میں لگا دو تو وہ بڑی خوشی و محنت سے اس طرف راغب ہوگا۔ البتہ یہ ٹٹو جب اڑ جائے اور فرض عبادتوں کے کرنے

...یں سستی کرے تو (ایڑ لگا کر) مجبور کر دیا کرو۔ کیوں کہ ان عبادتوں کا کرنا ضروری ہے۔ ایسے موقعہ پر اگر نفل عبادتوں کے لیے اس سے پیچھے پڑے رہو گے تو وہ ہلاک ہو جائے گا اور تم کو محرومی نصیب ہوگی۔ ایسے مواقع کے لیے اللہ پاک نے فرمایا ہے۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا الخ

میرے پیارے بھائیو! اپنے اجسام پر تھوڑی تکلیف ڈال کر اپنے نفسوں پر جود و کرم اور احسان کرو قبل اس کے کہ گناہوں کے بدلے تمہاری گردنیں پکڑی جائیں اُن کے چھوڑنے کی فکر و سعی میں لگ جاؤ۔

میرے یارو! مجھے بتاؤ تو سہی کہ جو لوگ سفر کا ارادہ رکھتے ہیں اگر انہوں نے دن کو غفلت میں کھیل کود میں گنوایا ہو اور راستہ کھوٹا کیا ہو اور رات کو پڑا سوتا ہو بھلا وہ منزلِ مقصود تک کب پہنچے گا

فقط

تمہارا بھلائی چاہنے والا

خادم الفقراء و تراب الاقدام اولیاء و اصفیاء

آپ کا ہاشمی صابری کان اللہ لہٗ

۱۰ ر جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ م ۶ ر اکتوبر ۱۹۶۵ء

روز چہار شنبہ

حق حق حق / یاحیٔ هو

از جنپور
۸/ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

مخدوم من قبلہ گاہی دوام اللہ فیوضہٗ

(۱) بعد از سلام مسنون و قدم بوسی عرض خدمت ہے کہ حضور کا تحریر کردہ جواب معز صاحب سے ملا۔

(۱) وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ دعا و دیدہ بوسی کے بعد معلوم ہوا کہ فقیر حقیر بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہے۔

الف : میں شرمندہ ہوں کہ میری واہی تباہی تحریر سے حضور کو ...

الف : شرمندگی اچھی چیز ہے اس سے تمہاری دل کے کھیت میں ایمان کا درخت مضبوطی کے ساتھ جڑ پکڑے گا۔ یاد رکھو کہ حیا جنس انسانی کی ایک خصوصیت ہے۔ ایک ہمارے بزرگ فرماتے تھے کہ خدا کی عبادت کے ۷۲ بہتر دروازے ہیں جن میں ۷۱ دروازے تو صرف خدا کی حیا سے ہیں باقی ایک دروازہ ہر قسم کی نیکیوں کا۔

ب : تفصیلی وار خط اور اس کا فقرہ وار جواب صرف حاشیہ پر تحریر فرمانے میں وقت ضائع اور زحمت ہوئی۔

ب : اپنے بھائی برادروں کی تحریر ہو یا تقریر طویل ہو یا مختصر سب کو غور سے دیکھنا سننا ہمارا فریضہ ہے اس کا شافی جواب محض

اللہ کے لیے اس کے احکام ومنشاء کے مطابق دینے میں نہ زحمت ہوتی ہے نہ وقت ضائع ہوتا ہے۔ بلکہ یہ عین طاعت الٰہی ہے۔ اس لیے اس قسم کے رواجی اصطلاحات کا استعمال ہمارے خط کے جواب میں غیر ضروری بلکہ اس سے احتراز ضروری ہے۔

۲۔ حضور! میرے نفس کی خباثتوں نے میرے جذبات کو اس طرح ابھارا تھا کہ سنجیدگی سے غور کئے بغیر ہی میں نے کچھ کا کچھ لکھ دیا۔ عریضہ ارسال کرنے کے بعد ضمیر خود مجھے پشیمان کر رہا تھا۔ خیر اتنا فائدہ تو ضرور ہوا کہ (یہ جملہ معنی خیز ہے سوچو اور غور کرو) کہ میرے حکیم روحانی کی نباضی سے میرے نفس کی خباثتیں اور عیوب مجھ پر ظاہر ہو گئے۔ ورنہ یہ چھپے چھپے میرے اخلاق کو نقصان پہنچاتے۔ یقیناً خدائے پاک کو اس طرح میرے اخلاق کی اصلاح منظور تھی (اور ہے)

۲۔ ہر کام کی ابتداء میں غلطیاں اور جلد بازی ہوتی ہے خوب ذہن نشین کر لو کہ جلد بازی کار شیطان ہے۔ اور خوب سوچ سمجھ کر جو کام کیا جاتا ہے وہ کار رحمانی کہلاتا ہے۔ جب تک خامیاں ظاہر نہ ہوں گی اصلاح حال کے تدابیر کا انتخاب اور اس پر عمل کس طرح ہوگا یقیناً خدائے پاک کو اپنے بندوں کی بالخصوص امت مرحومہ کے اخلاق کی اصلاح مدنظر ہوتی ہے۔

۳۔ اپنے جذبات میں تصنع بناوٹ اور کذب کا مجھے اعتراف ہے جو دنیا نظاہری کے مظہر ہیں حضور کی حقیقت رس نگاہوں کے آگے میری

حقیقت کہاں چھپ سکتی ہے۔ خدائے پاک میرے عیوب کو دور فرمادیں۔

۳۔ کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرنا علامت ہے شرمساری کی کہ ایسے افراد کو بلند مرتبہ میں پہنچنا ہوتا ہے تو اتر عمل کے بعد نتیجۂ عمل ان کی ان آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

زبانِ قلم یا اپنی زبان سے جو بندہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرے اس پر واجب ہوجاتا ہے کہ وہ آئندہ اُن غلطیوں کا مقدم یا مرتکب نہ ہونے کی سعی کرے۔ اگر احیاناً بہ تقاضائے بشریت اُس سے پھر وہی غلطی سرزد ہوجائے تو اس سے فراغت حاصل کرتے ہی فوراً توبہ کرلے اور آئندہ کو اس قسم کے خطا کے خیال کو بھی دل میں جگہ نہ دینے کا ارادہ مضبوطی سے کرلے تو پھر اس بندہ کو محسنِ اعظم اپنی پناہ میں لے لیتا ہے پھر وہ بندہ تمام عیبوں سے پاک ہوکر بندۂ محض بن جاتا ہے اب اس کا ہر فعل خدا کے لیے ہوجاتا ہے۔ دعا ہے کہ وہ پاک زندگی قادرِ مطلق ہمیں بھی عطا فرمائے۔

۴۔ والدصاحب کی ناشکر گذاری اور گستاخی سے توبہ کرنا ہوں گا

۴۔ یغفر اللہ لکم وھو ارحم الرحمین دعا کی گئی اللہ معاف فرمادے۔ سورہ یوسف کی تفسیر دیکھو۔

۵۔ حوصلہ افزائیاں موجب تسکین ہوئیں۔ ہدایتوں سے بلند ہمتی ثابت ہوئی اور صبر و تسلیم و رضا کے سبق کی تجدید ہوئی۔ عمل کی توفیق نصیب ہو کیوں کہ ے

"این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ"

۵۔ زبانی یا تحریری سبقوں کی تجدید سے کچھ حاصل نہیں ہوتا جب کبھی ایسے مواقع درپیش ہوں تو عمل سے ثبوت پیش کرنا بندہ کا کام ہے۔ بندۂ محض بن جاؤ قضا و قدر پر راضی رہو تو توفیق ایزدی تمہارا استقبال کرے گی ورنہ وہ ہرگز توفیق عطا نہیں کریں گے۔ اس شعر کا تبدیلیوں سے تعلق نہیں ہے ۔ (اور اس کا اس جگہ بے محل استعمال ہو رہا ہے) بلکہ وہ جوانمرد سالک راہِ طریقت جو کسبِ کمال سے اعلیٰ مقامات پر درجہ بدرجہ فائز ہوتا رہتا ہے کسی ایک مقام پر پہنچ کر رکتا اور اس کے نفس میں ایک قسم کا عُجب پیدا ہوتا ہے اور اس کے دوست نہیں بلکہ دشمن (رہزن) کے ورغلانے سے اس مرتبہ کو اپنی کوششوں اور ریاضتوں کا ثمرہ خیال کر کے خوش ہوتا ہے تو، سالک مذکور بتوفیق ایزدی فوراً خبردار ہو کر اس کو یہ شعر سنا دیتا ہے۔ اور آگے بڑھنے کی ترغیب (صوفیوں کے یہاں اس درجہ میں اس حالت کے پیدا ہونے کو قلب کی ناپاکی سمجھی جاتی ہے) دیتا ہے۔ اب کہیں نفس کی پاکی کی جانب دوڑتا ہے۔ اور اس ذاتِ پاک کے سواء کسی مقام پر رکنے کا نام نہیں لیتا اور ہر وقت اس کی بخشش کا بھی طلبگار رہتا ہے اور یہ شعر اس کا وظیفہ بن جاتا ہے۔ جب کہیں مقصود حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ میری خوش قسمتی ہے کہ حضور نے نظم میں اصلاح دی اور

حسب الارشاد نظم کی نقل ارسال خدمت ہے۔

۶۔ علحدہ کاغذ پر مزید اصلاح کے بعد نظم واپس کی گئی ہے۔

۷۔ آپ کی خالہ تسلیمات و قدم بوسی عرض کرتی ہیں مقیمانِ عارف نگر اور حاضرین کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

۷۔ خالہ صاحبہ کو ہمارا سلام کہہ دیجیئے۔ مقیمان عارف نگر بھی تم کو سلام مسنون کہتے ہیں۔

تمہارا بہی خواہ

نوٹ۔

ہم کو خط لکھنے میں تم کو گھبرانے کی ضرورت نہیں لکھا کرو تاکہ تمہاری خامیاں دور ہو کر اصلاحِ حال ہو اور ہمارے سچّے محب بن سکو۔

اگر زحمت نہ ہو تو تمہارے نامہ اور اس جواب کی ایک نقل ہمارے پاس روانہ کرو۔ چنور کے سب پیر بھائیوں کو سلام مسنون کہہ دینا۔

حق حق حق/ یا حیُ ھو

از عارف نگر

۶/ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

دینی بیٹی سلمہا اللہ تعالیٰ

وعلیک السلام۔ یہ میرا دوسرا خط ہے جو آپ کو لکھا جا رہا ہے۔
بیٹی اس کو خوب یاد رکھو جو لوگ دینِ اسلام کے سیدھے راستے پر قائم رہتے ہیں ان کو
دنیا میں پاک زندگی عطا ہوتی ہے جس سے وہ یہاں کے چند روزہ قیام میں اطمینانِ قلب
سے بسر کر کے اس کی رضامندی حاصل کرتے اور سرخ رو چل بستے ہیں۔ اور جو لوگ
غلط راستے اختیار کرتے ہیں وہ دنیا میں ناکام زندگی گذار کر مُردار موت مرتے ہیں۔
یہاں غصہ اور حجاب (باری تعالیٰ) کی آگ میں عمر بھر جلتے رہتے ہیں۔ مرتے ہی دوزخ
کی آگ میں ایسے لوگوں کو جلنا پڑتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہم کو تم کو ساری امت
مرحومہ کو دنیا اور آخرت میں نیکی دے۔ پاک زندگی عطا فرمائے اور دوزخ کی آگ
سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

پہلا خط ہم نے جو تم کو لکھا وہ محض ہماری ایک دختر نیک اختر کے مجبور کرنے سے
لکھا گیا جو تمہارے خط کے جواب میں تھا۔ وہ اس لئے کہ یہ حقیر فقیر راہِ نجات "
آرزومند ہے۔ اور اپنے ہادیٔ برحق روشن ضمیر قبلہ و کعبہ مدظلہ کے ذریعہ ہادیٔ
مطلق ربِ قدیر کے حکم سے اس کی مخلوق کی خدمت گذاری کے لئے مقرر و مامور کیا گیا
ہے۔ اس لئے فقیر کا یہ فریضہ ہے کہ خدا کی مخلوق میں جو بوڑھے ہوں مثل اپنے باپ کے
جوانوں کو اپنا بھائی۔ چھوٹوں کو فرزند اور عورتوں کو بھی اسی طرح ماں، بہن، بیٹی

سمجھوں ان کی زندگی کے مشکلات میں ان کا ہاتھ بٹاؤں اور گمراہیوں کے راستہ سے بچا بچا کر اسلام کے سیدھے راستے پر لا کر کھڑا کروں اور اللہ پاک سے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ ان کے پیچھے کھڑے ہو کر عرض کروں کہ اللہ پاک تیری مخلوق کو تیری عطا کی ہوئی ہمت اور طاقت کے ذریعہ لا کر تیرے سامنے کھڑا کر دیا یہ میرا کام تھا آگے تیرا کام ہے ان کی ہدایت کرے ان کو نواز دے۔ ان کو سرفراز فرما دے۔ اس فریضہ کے تحت جب تم نے ہماری مدد مانگی ہم نے تمہیں شریعت پاک کے احکام کی تحت ہدایتیں پہنچا دیں۔

اب جبکہ تم نے اسی سلسلہ میں دوسرا خط لکھا ہے۔ نہ معلوم کہ جو خطوط کہیں تم لکھتی ہو وہ اپنے شوہر صاحب کے ایماء و اطلاع سے لکھتی ہو یا نہیں۔ اس کے مدنظر ہمیں پس و پیش خط کا جواب دیا جائے یا نہیں؟ پھر غور کرنے کے بعد ہمارا ضمیر یہ کہہ اٹھا کہ کاتبہ خط کا جواب شافی اپنی بیٹی سمجھ کر اللہ کے لئے لکھ دے۔ پس ہم تمہارے اس خط کا جواب فقرہ واری درج کرتے ہیں۔ اور تمہارے اصل خط کو بھی اس کے ہمراہ واپس کر دیتے ہیں تاکہ تم کو اپنے سوالات کے جوابات پر کافی غور کر کے اس پر عمل کرنے میں سہولت ہو۔

تمہارے اصل خط میں ہر سوال پر نشان اندازی کر دی گئی ہے اسی لحاظ سے جوابات کو غور سے دیکھو۔

۱۔ آپ کی روانہ کردہ چٹھی ملی۔

۱۔ کسی مسلمان خاتون کو یہ ہرگز نہ چاہیئے کہ وہ غیر محرم مرد یا عام بیگانی عورتوں کو کسی معاملہ میں بغیر علم و اطلاع اپنے شوہر اگر

تاکتخود ا ہو تو اپنے سرپرست کے خط و کتابت نہ کرے۔ اگرچہ کہ وہ دینی معاملات و مسئلہ مسائل سے ہی متعلق کیوں نہ ہو ورنہ گنہگار ہوگا

۲۔ میری ساری فکریں آپ پر اور اللہ پاک پر روشن ہیں۔

۲۔ ہر اولادِ آدم علیہ السلام کے قلوب پہ جو افکار تکالیف پہنچتے ہیں وہ سب کے سب اللہ پاک کی جانب سے بھیجی ہوئی ہوتی ہیں اس پہ ہر مومن و مومنہ ہر مسلم و مسلمہ کو حق جاننا اور دل سے یقین کرنا فرض ہے۔ اور ان سب کو وہی جانتا ہے اس کے سوا کسی اور سے یہ جاننے کا گمان کرنا یا اس کی مخلوق سے اور کسی کو بھی اس کا علم ہونے کا یقین رکھنا اس کے نقصِ ایمان کی دلیل ہے۔

۳۔ ہمارے لوگ جیسے کچھ ہیں وہ بھی آپ کو معلوم ہے۔

۴۔ لوگ برا یا بھلا اپنے کسی کے برا جاننے اور برا کہنے کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے کیونکہ برائی یا بھلائی سوائے قادرِ مطلق کے کسی کے ہاتھ میں نہیں کیوں کہ " بیدہ والخیر والشر " لہذا اس کے دل میں راضی رکھنے کی جانب جب انسان کا قلب رجوع ہو جائے تو عام مخلوق کے کہنے سننے پر اس کا قلب متاثر نہیں ہوگا۔ اور جب رب راضی ہو جائے تو سب راضی ہو جائیں گے۔

۴۔ ہر وقت میرا دل ڈوبا جاتا رہتا ہے کسی وقت بھی نہیں بہلتا۔

۲۔ قلب یعنی دل کو تمہارا گھر ہو گیا ہے اس لیے اس کی محبت میں ڈوبا رہے تو یا سوا اللہ کے غموں سے اس کو چھٹکارہ حاصل ہو جاتا ہے

دھوکہ) سے لوٹاتے رہتے ہیں یہ سلسلہ رہے گا۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کبھی کسی کے قلب پر دنیاوی افکارات کا ہجوم ہو یعنی ماسوا اللہ کے ذریعے سے مصائب کی طوفان رہے یا اللہ پاک سے اپنے ناکامیوں کے باعث ہر طرح کی مایوسی چھا جائے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ فوراً اپنے قلب کو اللہ پاک سے رجوع کرے اس کی پناہ مانگے اور سارے مصائب کو اسی خدا کی جانب سے تصور کرے (خواہ وہ اس کی مخلوق کے ذریعہ اس تک کیوں نہ پہونچیں) اور اپنے کردار پر نظر ڈالے توبہ کرے اس پر قائم رہنے اور ارادہ کرے تو آناً فاناً سارے مصائب سے اس بندے کو اللہ تعالیٰ چھٹکارہ دے دیتے ہیں۔ اس کی ساری ناکامیاں کامرانی سے بدل دی جاتی ہیں۔ ناامیدی کو یکسر قلب سے دور کر دے۔ اس سے خیر ہی کی امید رکھے تو مخالف ہوا موافقت سے بدل جائے گی۔

۵۔ دعا فرمائیے کہ اللہ پاک میری پریشانیوں اور فکروں کو دور فرما دیں۔

۵۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک تمہارے ناقص اعتقاد کی اصلاح فرمادے۔ تمہارے قلب کی ناپاکیوں کو اپنی پاک محبت کی بیٹے سے دھو کر اس میں اپنے یقین کا شربت بھر دے۔ تمہاری ساری پریشانیاں وافکارات دور کر کے بار آور کرے اور تمہارے پیارے شوہر کو بھی راہ راست پر لائے اور دین و دنیا میں کامیاب و بامراد کرے۔

۶۔ سب سے زیادہ غم اس بات کا ہے کہ اللہ پاک نے مجھے

چھوٹوں کو اولادری اور میں محروم ہوں ۔

۶۔ انشاءاللہ جب موحدہ ہو جاؤ گی اور ہر کام میں اسی سے مدد مانگو گی اور اپنے آپ کو اپنے ہر کام کو اس کے حوالے کر دو گی اس پر بھروسہ کرنے لگو گی تو پھر ہم بھی دعاء کریں گے اور تم اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گی

۷۔ اور ہمارے لوگ کسی نہ کسی بہانے اس محرومی پر طعنہ دیتے ہیں ۔

۷۔ لوگوں کے طعنوں پر کان نہ دھرو، یہ بے دینوں کا کام ہے ۔ کسی کی پرواہ نہ کرو ۔ بجز حق تعالیٰ مطلق کے ۔

۸ ۔ میرے شوہر پہلے مجھ سے بے حد اچھے رہتے تھے مگر اب ان کا سلوک بھی

۸ ۔ تم ان کو رضا مند رکھنے میں اپنی ہمت صرف کرو انشاءاللہ المستعان وہ تم سے راضی ہو جائیں گے ہم بھی دعاء کریں گے ۔ اس کو خوب یاد رکھو کہ عورتیں اپنے اپنے شوہروں کی ہر قسم کی خدمت بجالاتی رہیں تو یہ اُس کی عبادت ہے ۔

۹ ۔ میرا دل کیا کچھ کرنا چاہتا ہے یہاں نہیں کر سکتی مجبور ہوں ۔

۹ ۔ یہ جملہ ہماری سمجھ میں نہ آیا اس کا نہ سمجھنا ہی بہتر ہے ۔

۱۰ ۔ دعا کیجئے کہ اللہ پاک میری مجبوریات کو دور کر دیں ، اور مجھ گنہگار پر رحم فرمائیں ۔

۱۰ ۔ ہم ضرور دعاء کریں گے اور کر رہے ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اپنے منشاء پر تمہیں چلائے آمین ثم آمین ۔

۱۱۔ میرے سسرال والے بھی مجھ سے ناخوش ہیں دعا کیجئے کہ آپ کی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے جواب کا بے چینی سے انتظار کروں گی

۱۱۔ تمہارے صرف دو دشمن ہیں۔ ایک شیطان دوسرا نفس، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی چال و مکر سے تم کو بچائے رکھو کسی کی ناخوشی کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ اگر اللہ خوش اور راضی ہوگیا تو سب خوش اور راضی ہوجائیں گے فقط

دُعاگو

حق حق حق / یا حیٔ ھو

الفلاح آباد

رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛

تقدیسی عرض ہے۔ میں خیریت سے ہوں آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتی ہوں۔ عبدالرزاق صاحب کی سالی صاحبہ دوا لے بے چین ہیں مختصر قصہ یہ کہتی ہیں کہ حضرت قبلہ نے دوا نہیں بھجوائی۔ آپ کے پاس عبدالرزاق صاحب کا جواب آجائے تو اس کے ساتھ دوا بھجوانے کی مستدعیہ ہے وہ ہر طرح آپ کی خدمت کرنے تیار ہوں کہتی ہیں۔ دوا کا انتظار رہے گا اور جواب کا بھی آپ خفا نہ ہوں۔ برا نہ مانیں اللہ پاک کی مخلوق ہے۔ پیارے نبی کی امت ہے فقط

حق حق حق / یا حیٔ ھو

الفلاح آباد

۲ / رمضان المبارک

نور چشمی سلمہا

تمہارا خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ تم ایک دیوانی عورت ہو۔ ہم نے تم کو سمجھا کر دیا تھا۔ آئندہ ہمارے پاس تمہاری واہی تباہی تحریرات نہ آیا کریں تم جانتی ہو کہ ہم کوئی حکیم یا ڈاکٹر تو نہیں ہیں۔ نہ ہمارے پاس

کوئی دوا فائدہ ہے دعا کہاں سے روانہ کریں۔ ہم کو ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ
علاوہ بہت فقیروں اور بزرگوں کے مرتب کردہ نسخہ جات محض اُن لوگوں
کے لیے دیئے ہیں جو بیکس، مجبور، اور ہمارے خاندان عالیہ صابریہ کے
دست نگر فقیر ہیں۔ ہم نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ موصوف کے لیے ہم ضرور کچھ اللہ
پاک کے حکم سے کریں گے۔ جب کہ مزید حال ہم معلوم کر لیں۔
ہم کو رمضان شریف میں بالکل فرصت نہیں ہے ہم کو کسی کی خدمت
کی محتاجی نہیں ہے۔ تم اس قسم کی تحریرات سے آئندہ کے لیے باز آجاؤ

والدعا

حق حق حق / یا حی ھو

از نظام آباد

۱۳۷۱ھ رمضان المبارک

میرے آقا پیر و مرشد قبلہ و کعبہ

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

بعد قدمبوسی عرض ہے آپ کا تحفہ میرے دونوں بچے لے کر بہت
خوش ہوئے دعا فرمائیے کہ اللہ پاک میری مصیبت جلد دور کریں۔

حق حق حق / یا حی ھو

از نظام آباد

۶ر رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ بیٹی سلمہا

وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ

تمہارا خط پڑھ کر مسرت ہوئی۔ تمہارے لیے اور تمہارے بچوں و دولہا کے لیے بطورِ خاص دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

سنو بیٹی! جب عورتیں اور مرد خدا کی نافرمانی خوش حالی کے زمانے میں کرتے ہیں تو اللہ پاک اُن کو نافرمانی کے عوض دنیا کی لذت و خوشی کو اُن سے چھین لیتے اور اُن کے جوڑوں میں علیحدگی ڈال دیتے ہیں۔ اگر وہ پھر سے توبہ کریں تو مثل آدم و حوّا ان کے قصوروں کو معاف کر کے پھر ملا دیتے ہیں اور اُن کے درمیان محبت و رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

پس تم یہ دعا پنجگانہ نمازوں میں پڑھا کرو ہر نماز میں سَو سَو بار، وہ دعا یہ ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ط

۲۔ میرے قلب میں اچھی باتیں آتے آتے کبھی خراب باتیں بھی آجاتی ہیں میرے لیے اللہ پاک سے دعا فرمایئے کہ وہ دل کو صفائی اور روشنی عطا فرمائیں۔

۲۔ بیٹی انسانوں کے دلوں میں اچھے اور بُرے خیالات ضرور پیدا ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم علیہ السلام کے ساتھ دو چور لٹیروں کو بھی لگا دیا ہے۔ وہ یہ ہیں ایک نفس دوسرے شیطان ان سے بچ کر نکلنا ہی انسانی کمال ہے۔ پس جب دل میں بُرے خیالات

کا ہجوم ہو تو ۲۰۰ بار استغفار کر لیا کرو اور گیارہ بار یہ دعا پڑھ لیا
کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کو پاک فرما دیں گے۔
انشاءاللہ ہم بھی تمہارے لیے دعا کریں گے تمہارے پڑھنے کی دعا یہ ہے
اَللّٰھُمَّ طَہِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ
وَالرِّیَآءِ وَزَیِّنْ لِسَانِیْ بِذِکْرِ الْحَمْدِ وَالثَّنَآءِ

۲۔ دنیا تو اچھی یا بری ہر حالت میں کسی طرح بھی گذر ہی جائے گی
میری عاقبت بخیر ہونے کی دعا فرمائی جائے۔

۳۔ تم ہمیشہ اللہ کی یاد میں لگی رہو اسی پر بھروسہ کرو تو وہ تمہارے
لیے کافی ہے۔ اپنے سب کاموں کو اس کے حوالے کرو ہر کام میں اُسی سے
مدد مانگتی رہو تو دنیا بھی اچھی گذرے گی اور آخرت بھی بخیر ہوگی۔

۴۔ اللہ سے اور اللہ والوں سے کوئی راز پوشیدہ نہیں رہتا میرے
حال پر نظر فرما کر دعا فرمائیے فقط

۴۔ انسانوں کا اللہ پاک سے تو کوئی راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا
البتہ کسی اور کو ان باتوں سے واقف ہونے کا اعتقاد باطل ہے۔ اس
سے توبہ کرو۔ ہاں اگر وہ خدا پاک چاہیں تو اپنے خاص بندوں کو اس سے
آگاہ فرما دیتے ہیں۔ اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لیے اور بس۔ والدعا

حق حق حق/ یا حیٔ ھو،

از حیدرآباد

محترم و بزرگ مرشدی و مولائی حضرت قبلہ دام اقبالہٗ مدظلہٗ

۱۔ قدمبوسی عرض ہے یقیناً ایک ہی خط پر مجھے اکتفا کرنا چاہیئے تھا لیکن میں آپ کے مصروفیات میں مداخلت تصور کرکے سرفراز نامہ کا انتظار کرتی رہی۔

حق حق حق/ یا حیٔ ھو،

از عارف نگر

نورچشمی سلمہا

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

۱۔ صدا لگانے سے نہ تھکو بار بار صدائیں لگاؤ اسی میں کامیابی کا راز ہے۔

۲۔ وہ جلا جو مدھم پڑ گئی تھی دستِ مبارک کے لکھتے ہی پھر چمکنے لگی میرے رویہ کے باوجود آپ نے مجھے سرفراز فرمایا میں عمر بھر اپنی اطاعت گذاری سے اس کا بدل نہیں ڈھونڈ سکتی۔

۲۔ یہ رسمی ورواجی جملے ہیں اس سے پرہیز مناسب ہے

۳۔ اپنے اَن گنت گناہوں کی وجہ سے اکثر مغموم ومتفکر رہا کرتی تھی لیکن نصیب جاگے اور ایک فکر سے چھٹکارہ ملا۔ میرے سرتاج کیا آپ کو بتلاؤں کہ مجھ پر کیا گذر رہی ہے۔ کن کن مصیبتوں سے دوچار

ہونا پڑ رہا ہے اور اس کا اثر اس ننھے معصوم پر کیا پڑ رہا ہے ۔

۳۔ اپنے قصوروں کو مان لینا ایک گونہ معذرت ہے اور یہ بڑی اچھی چیز ہے۔ رحمت کو اپنے جانب کھینچنے کے لیے مقناطیسی اثر رکھتی ہے۔ بشرطیکہ دائمی ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

یہ ایک دھوکہ ہے ۔ نہ گھبراؤ۔ صبر کرو۔ تکلیفوں کو جو آج پہنچ رہی ہیں کل کے لیے عزت کا تمہارے لیے سامان تیار ہو رہا ہے۔ تمام نیکیوں کا مدار صبر پر ہے

۴۔ انکی روزگار کے متعلق عرض کر رہی ہوں۔ ارادہ کرتی ہوں کہ حاضر خدمت ہو کر اپنی حالت کو بتاؤں میری دوری نزدیکی میں فرق محسوس نہیں کرتی ہوں ۔

۴ ۔ روزی پہلے ہی بٹ چکی ہے ۔ انتظار کرو وقت قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ بزدلی ایک آفت ہے ایک بہت بڑا بھاری سبب ہے جو ہر وقت نقصان رسانی کا موجب بنے گی ۔ بہادروں کی سی باتیں ہم سے کیا کرو یہ انسان کی زینت ہے۔ اس قادرِ مطلق پر جو رحیم و کریم ہے سب کچھ ظاہر ہے۔ جو تمہاری بشرہ رنگ دگر دن سے کبھی قریب تر ہے ۔ شادباشی۔ ہمت بلند دار کہ نزدِ خدا و خلق

۵ ۔ آقا اب برداشت کی طاقت نہیں ایسے کسی طرح انہیں روزگار سے لگائے۔

۵۔ خوب یاد رکھو لیست ہمتی کم عقلی ہے تضیع اوقات کا سبب بنے گی جس نے عقل سے کام لیا اور ہمت کی اس کو ضرور اچھا بدلہ ملے گا ۔

انشاءاللہ وہ وقت قریب تر ہے۔

۶۔ بچہ بیمار ہوتا ہے پیسے پیسے کو ترسنا پڑتا ہے

۶۔ صبر کرو یہ شکایت ہے کس کی اس سے بچو

۷۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ میرے اعمال ہیں جو میرے سامنے آرہے ہیں

۷۔ یہ بڑی دانائی کی بات تم نے لکھی۔

۸۔ حضرت قبلہ اس خط کے بعد مجھ سے کوئی خلاف مرضی امر سرزد نہ ہوگا

۸۔ اس پر مضبوطی سے جمی رہو پھر دیکھو خدا کیا کرتا ہے

۹۔ ان کی ملازمت کے لیے کوئی صورت نکالئے اور اپنے ننھے نواسے پر رحم کیجئے۔ کل سے اس کا مزاج کچھ ناساز ہے آپ کی کنیز کی طرف خیال فرمایا کیجئے۔

۹۔ یہ سب اسی کے ہاتھ میں ہے بیدہ الخیر (بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے) اللہ تعالیٰ جو رحیم ہے وہ ضرور رحم کرے گا۔ یقین رکھو انشاءاللہ اچھا ہو جائے گا۔ وہ دنیا خاصہ ہے۔

۱۰۔ آپ کی کنیز ننھا نواسہ قدم بوسی عرض کرتے ہیں۔

۱۰۔ اچھا سنت خیرالانام ورثاء و فقط

دعاگو

حق حق حق / سیاحیٔ ھو

از شکر نگر

۲۴ / ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

حضور ہادیٔ برحق سیدی و مرشدی مولائی زاد اللہ فیوضہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ بعد از قدمبوسی و نیاز مودبانہ عرض پرداز ہوں کہ غلام بفضل تعالیٰ خیریت سے حضور و متعلقین حضور کی خیریت بدرگاہ ایزدی نیک مطلوب۔ وجہ تحریر یہ ہے کہ دو اصحاب نے مجبور کیا کہ ناچیز جناب کی خدمتِ مقدسہ میں بذریعہ خط ہذا حاضر ہو کر فیض حاصل کرے۔

حق حق حق / سیاحیٔ ھو

از عارف نگر

۶ / ذوالحجۃ الحرام ۱۳۷۱ھ

میرے پیارے بھائی سلمہٗ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اب ہم تمہارے حال سے کسی قدر مطمئن ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ آئندہ بھی ہم کو تم اپنے نیک خصائل سے بالکلیہ طور پر مطمئن کر دو گے۔ جب کبھی ہم کو خط لکھو لکھا کرو تو تم کو چاہیئے کہ اپنے اُن مشکلات کو پیش کیا کرو جو تمہاری زندگی میں حائل ہوتی ہوں ہمارے پیام عمل پر عمل کی کوشش میں لگ جاؤ۔ عوام سے خلط ملط رکھنے کی نسبت ہماری جو ہدایات اُس میں درج ہیں ان کی جانب آیندہ

توجہ نہیں کی ہے ۔

۱۔ ان میں ایک صاحب نے دریافت فرمایا کہ سجدۂ تعظیمی کسی صورت میں جائز ہے یا نہیں ۔

۱۔ سوال نمبر ایک کا جواب یہ ہے کہ وہ اپنی اندرونی گندگی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو ترک کرنے کی پہلی جدوجہد میں لگ جائیں تو کافی ہے ان فروعی سوالات سے اُن کی ذات کو کیا فائدہ ہے ۔ بس موت و قیامت جو درپیش ہے اس کی تیاری میں لگ جانا ان باتوں سے کہیں زیادہ بہتر ہے

۲۔ دوسرے صاحب حسبِ ذیل خواب کی تعبیر کے مستمنی ہیں خواب یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت ہی مالدار ہندو صاحب ان کے پاس آئے اور زار زار روتے ہوئے کاغذات پر لکھتے جاتے ہیں ۔ اب ہم یہاں نہیں رہ سکتے اور میں چلا جا رہا ہوں ۔ اس کے بعد موصوف کی آنکھ کھل گئی ۔

۲۔ دوسرے صاحب سے کہدیا جائے

"جو من میں بسے وہ سپن میں دِسے"

من میلا منھ اُجلا بگلہ کا سا بھیس ۔ یا سے تو کاگا بھلے اندر بھیتر ایک خواب کی خوش خیالیوں سے کام نہیں چلتا ان سے کہہ دو کہ اگر بیداری میں خدا سے ڈرتے رہو گے تو جو کچھ تم خواب میں دیکھو گے وہ تمہارے لیے مُضر نہ ہو گا ۔

۳۔ حسبِ ارشادِ عالی اپنے نفس کے گھوڑے کو پاک دانہ دیکر

اس کو مزور کا دسے کے گرد گھمانے کی انتہائی کوشش کروں گا ۔

۳۔ آپ کے قول کے مطابق ہم عمل دیکھنے کے مستمنی ہیں ۔

۴ : علاوہ ازیں حسب الحکم ناچیز نامۂ موسومہ جناب عبدالعزیز صاحب کی نقل کر کے اپنے پاس رکھ لیا ہے ۔ اور ان احکام پر عمل پیرائی کے لیے حتی المقدور کوشش کرتا رہوں گا ۔

۴ : نقل رکھنے سے کام نہیں چلے گا ہر وقت اس کو عمل کے لیے پیش نظر رکھا جائے تو کثیر فائدہ ہوگا ۔

۵ ۔ مزید معروض یہ ہے کہ حضور والا کے یہاں تشریف لانے سے قبل ناچیز نے جناب والا کو معہ دادا پیر قبلہ وکعبہ مرشد کامل کو خواب میں دیکھنے کا شرف حاصل کیا اس خواب کو ناچیز بڑی خیر و برکت اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان تصور کرتا ہے ۔ جس لباس میں ناچیز نے والا جناب کو خواب میں دیکھا بالکل وہی لباس بعد از تشریف آوری حضور والا زیب تن دیکھا اور اطمینان قلب نصیب ہوا ۔

مگر ایک بات تشنہ رہ گئی وہ یہ کہ حضرت قبلہ دادا پیر صاحب مرشد کامل کے حلیۂ مبارک کے بارے میں والا جناب سے دریافت کرنے کی جراءت کی تھی ۔

۵ : ان باتوں کی طرف رجوع ہو جاتا جس کو انسان خواب میں دیکھتا ہے عمل زندگی میں کیا کام آسکتا ہے ۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک موٹر پر کسی منزل مقصود کی طرف جا رہا ہو راستہ میں اس کی نظر اچھے

مناظرِ قدرت یعنی پہاڑوں و دلکش سبزہ زاروں مرغزاروں پر پڑتی ہے تو وہ مسافران کے دیکھنے اور دل بہلانے میں لگ جائے یا اپنا سفر جاری رکھے۔ اس قسم کے سیکڑوں مناظر دیکھا کرے تو بھی اس کی طرف متوجہ بھی نہ ہو بلکہ وہ برابر اپنا سفر جاری رکھے تو ایک دن اپنے مقامِ مقصود پر پہونچ جائے گا۔ ورنہ گلی کوچوں جنگل پہاڑوں کی گشت میں اپنی عزیز عمر کھو دے گا۔

٦ : غلام نے جس طرح حضرت قبلہ دادپیر صاحب مرشدِ کامل کو خواب میں دیکھا حسبِ ذیل ہے۔

حضرت قبلہ دادپیر صاحب مرشدِ کامل کا قد مبارک تقریباً ۵ فٹ ۹ اِنچ کے مساوی ہے اور گردن موٹی اور لمبی ہے صرف پشت مبارک نظر آئی۔ لباس اور تاج بالکل والا جناب کے لباس وغیرہ سے مشابہ ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ناچیز کی تشنگی رفع فرماتے ہوئے حضور مناسب تصور فرمائیں تو حلیہ مبارک حضرت قبلہ براہ کرم ایما فرمایا جائے۔ زیادہ کیا عرض کروں، حدِ ادب مانع ہے۔

٦ : فرض کرو تم نے اپنے دادپیر صاحب کو دیکھ لیا تو کیا فائدہ ہوا۔ تمہاری زندگی میں کیا تغیر ہوا اور تمہارے کردار میں کونسا انقلاب آگیا۔ آئندہ ہم صرف اُن خوابوں کی تعبیر دیا کریں گے جو تمہارے راہِ سلوک میں ممد و معاون ہوں اور بس۔ انسان کی عمر کم ہے اس لیے ہم ایسے بے سود کاموں میں اس کو صرف کرنے نہیں دیں گے فقط

سبق حق حق / یاحیُّ ھو

از عارف نگر

١٠ رمضان المبارک ١٤٠٠ھ

پیارے مُصطفٰے سلّمہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

ہزار دعاؤں کے بعد یہ بقیر۔ فقیر سراپا تقصیر کفش بردارِ حضرت عارف مدظلہٗ تمہارے محبت نامہ کا جواب (جو تم نے ہم کو ١٩ شوال المکرم ١٣٦٩ھ کو بیرہ سے ارسال کیا تھا) کامل ایک سال کے بعد تحریر کیا جا رہا ہے

ہم نے تم کو اور تمہارے متعلقین کو ہرگز نہیں بھلایا بلکہ جب کبھی خیال آیا تم لوگ ہماری نظروں کے سامنے ہو جایا کرتے تھے۔ دعا کرتا پھر عالم خموشی کے ناپیدکنار سمندر میں غوطہ لگایا جاتا ہے۔ پھر تمہارا ایک کارڈ ڈیرہ محبت سے ١٧ ذالحجہ ١٣٦٨ھ کو بھیجا ہوا بھی پہنچا لیکن کیا کریں، ادائی جواب سے مجبور تھے۔ الحمدللہ ہم اس منزل و موقف میں اب ہیں کہ بذریعہ تحریر تم کو مخاطب کریں۔

بھیا تم کو یہ معلوم ہونا چاہیئے ایک سال قبل سے یعنی رجب شریف کے عرس شریف کو جو ہم عارف نگر آئے بس حضرت عارف مدظلہٗ نے ہم سے نوکری چھڑوا کر عارف نگر میں قید فرما دیا جس کو کامل ایک سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔

"آنچہ مرضیٔ مولیٰ ازہمہ اولیٰ"

"انھیں کون پوچھ سکتا ہے"

ہم اسی میں خوش اور رضامند ہیں۔ اب صرف اس قدر حکم ہوا ہے کہ پھر سے اہلِ سلسلہ کو رُشد وہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا جائے بشرطیکہ ان کو اس کی طلب ہو۔ پس بہ تعمیل حکم محکم یہ نامہ تمہاری جانب روانہ کیا جا رہا ہے

یہاں یعنی عارف نگر میں یہ فقیر صابری قادری عارف نگر کے جنگل میں اپنے حلقہ کے تین چار برادران طریقت کے ہمراہ مگن ہے۔

(۱) مستا (د) احمد میاں (۲) شیخ حسین صابری چینوری (۳) محمد صادق چینوری صابری۔ اب خواجہ کریم الدین صاحب صابری بھی عارف نگر میں ایک جدید مکان تعمیر کر واکر ہماری خاطر عارف نگر میں آکر مقیم ہو گئے ہیں ان کے ہمراہ ان کی بیوی اکلوتی بیوہ بہن اور دو نوکر بھی رہتے ہیں غلہ یہاں بہت گراں ہے بمشکل دستیاب ہوتا ہے لیکن فقیر کو اس کی فکر ہے اور نہ غم ہے جب کہ ہمارا مولیٰ ہمارے رزق کا ضامن ہے۔

تمہاری جدائی کا داغ ہمارے سینہ میں گہرا اتر گیا ہے۔ کیا کریں مالک کا کچھ ایسا ہی منشاء ہے۔ دن بھی ایسے ہیں کہ نہ فقیر سر دست وہاں آسکتا ہے نہ تم یہاں آسکتے۔ یہی وجوہ تمہاری باطنی ولسانی تعلیم میں حارج ہیں۔

انشاء اللہ آئندہ سے خط وکتابت کا سلسلہ تا ملاقات جسمانی جاری رکھو جواب ہر وقت دیا جائیگا ہم کو تمہارا نہایت درجہ

خوشحال ہے تم بے علم ہو۔

غلام علی موسیٰ رضا خاں کہاں ہے۔ کیا کر رہا ہے۔ میٹرک کامیاب ہوا یا نہیں مطلع کرو۔ ہماری بیٹی یعنی تمہاری اہلیہ کو بہت بہت دعا کہنا اور یہ بھی کہدینا کہ انشاء اللہ زندگی باقی رہی تو ضرور ملاقات ہوجائے گی۔ تمہارے بیٹے مصطفےٰ کو راضی رکھنے میں ہمیشہ لگی رہو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ زبیدہ۔ عابدہ۔ زاہدہ وغیرہ کو دعا کے بعد پوچھنا کہ تم کیا چاہتی ہو؟

غلام مرتضیٰ کو بھی دعاء کے بعد ہماری جانب سے پوچھ لینا کہ وہ ہمارے پاس آنے کو رضامند ہے یا نہیں۔؟ اب وہ کیا کر رہا ہے۔ ہمیں کبھی یاد بھی کرتا ہے یا نہیں؟

بشیر خاں اور شبیر کے پتوں سے ہمیں آگاہ کر دو یا اُن لوگوں کو لکھ دو کہ وہ ہمارے پتہ پر اپنا اپنا حال لکھ بھیجیں اور اپنے اپنے پورے پتوں سے مطلع کریں تو ان کو بھی جوابات دیئے جائیں گے۔ کبھی کبھی شبیر خاں ہمیں یاد آجایا کرتے ہیں بشیر خاں کی غالباً شادی ہوچکی ہے اس سے بھی ہمیں مطلع کرنا۔

ھ تمہارا بھائی مجیب الدین اور اس کی والدہ حیدرآباد میں ہیں ان کے صراط مستقیم پر رہنے کی دعاء تم کیا کرو یہ دنیا دار لوگ ہیں ہم سے ان کو کوئی محبت نہیں۔

تمہارے سب بیسر بھائی بخیریت ہیں اور دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اللہ سے زیادہ ماسوا اللہ سے ڈرتے ہیں ہماری تعلیم پر اگر یہ لوگ

کاربند رہتے تو ان کو کوئی چیز ڈرا نہ سکتی۔ ان سب کے لیے دعائے خیر کرتے رہنا۔ اب تم اپنا تفصیلی حال لکھنا تاکہ تمہاری اصلاح و تعلیم میں ہمیں سہولت ہو۔

بیٹے مصطفٰے! اب تو تم نے دنیا کا خوب حال دیکھ لیا ہوگا کہ اس نے کسی سے آج تک وفا نہیں کی اور نہ آئندہ کبھی کرے گی پس اس کے پیچھے پڑنا کمال درجہ کی نادانی ہے جہالت اور گمراہی ہے۔ یہ جس قدر مقدر ہو چکی ہے وہ آئے گی وقت مقررہ پر آکر رہے گی۔ اس کے پیچھے اصل کو چھوڑ کر پڑے رہنا ایک انسان کے لیے زیب نہیں۔ اب انسانی دلوں سے منجانب اللہ محبت ذاتی اٹھالی گئی ہے باستثنائے چند خواص۔ اب انسان کے پاس لہو و لسیان کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔

اگر اب کسی کو کسی سے محبت ہے بھی تو خوب جانچ کر لو کہ وہ غرضی یعنی "محبت افعالی" ہے یہی وجہ ہے اس زمانہ میں ہر شخص خود غرض بنا ہوا ہے۔ انسانی ہمدردی کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔ہاں غرض ہے تو محبت ہے غرض پوری ہوئی محبت رفوچکر ہو گئی کیا یہ صحیح ہے؟

ایسا کیوں ہو رہا ہے اس کی کچھ خبر بھی ہے؟ سنو وہ اس لیے ہے کہ آثار قیامت پیدا ہو چکے ہیں مخبر صادق (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیش گوئی پورے ہونے کو ہے۔ یہی اصل وجہ ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی خود غرضی میں اندھا بنا ہوا ہے۔

اپنی غرض کے تحت اپنے ہم جنسوں پر ظلم کرنے کو بُرا نہیں جانتا

بلکہ اس کو (نعوذ باللہ) انسانی ترقی کا زینۂ کمال سمجھنے لگ گیا ہے۔ ہائے افسوس افسوس افسوس قریب ہی ہیں

"یہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی"

بیٹا مصطفیٰ! تم ہمیشہ چوکس (خبردار) رہنا اور دنیا اور دنیا والوں کا تماشہ دیکھتے رہنا۔ پاک روزی کی تلاش میں اپنے اعضاء (جوارح) کو کام میں اور دل کو ہماری جانب متوجہ رکھنا اسی میں سلامتی ہے۔

تم یہ ہرگز ہرگز خیال نہ کرنا کہ تم پاکستان میں ہو اور تمہارے اطراف سب مسلمان ہیں اور بڑے وقت وہ تمہارا ساتھ دیں گے۔ یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر غضب الٰہی مسلمانانِ عالم کی جانب سے نہیں ٹہری ہے۔ ہر جگہ اسی کی بادشاہت ہے۔ تاوقتیکہ اس کو اس کے احکام پر عامل ہو کر اُس کو راضی نہ کیا جائے گا۔ وہ مسلمانوں کو نظرِ عنایت سے دور رکھے گا! فقیر تمہارے پاس آکر اپنی باتیں اس وقت کہے گا۔ جب تک کہ وہاں کا ہر مسلمان اپنے اصلی مرکز پر اُتر نہ جائے اور احکام اسلامی پر عمل پیرا نہ ہوئے۔

بیٹا! اس وقت تو دنیا کا ہر مسلمان (باستثنائے چند خواص) نام کے مسلمان ہیں جن کو کلمہ گو کافر کہا جا سکتا ہے کیوں کہ یہ زبان سے تو کلمہ پڑھتے ہیں نام ان کے مسلمانوں کے ہیں لیکن ان کے کام اور ان کے اعضاء (اللہ کے نافرمان) کافر ہیں خدا رحم فرمائے دنیا کے ہر مسلمان کا آج یہی حال ہے۔

اَلْاَمَانْ اَلْاَمَانْ یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدَاہُ
یَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا اَلْاَمَانْ اَلْاَمَانْ
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا

گناہوں کی کثرت ظلم وجفا فسق وفجور کی تو انتہا نہ رہی

آہ آہ مِنْ کَثْرَتِ الذُّنُوْبِ وَالْعِصْیَانْ آہ آہ مِنْ کَثْرَتِ
الظُّلْمِ وَالْجَفَاءِ،

دعا، اِلٰہِیْ اِنِّیْ عَبْدُکَ الْمُذْنِبْ وَالْمُجْرِمُ الْمُخْطِیْ اَجِرْنَا
مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُعِیْنُ یَا مُجِیْرُ۔

گلدستہ عرفان چھپ چکی ہے انشاءاللہ متعاقب تمہارے پاس بھیجی
جائے گی۔ اب تم کمر باندھ کر ہمارے بتلائے ہوئے اوراد ودعائے
مغنی شریف یومیہ کو پابندی سے پڑھنے لگ جاؤ

ہم تمہاری طرف متوجہ رہیں گے فقط دعاگو
ہاشمی

حق حق حق

مطبوعاتِ خانقاہِ عالیہ صابریہ عارف نگر

- ٥ مکتوباتِ ہاشمی (حصہ اول)
- ٥ مکتوباتِ ہاشمی (حصہ دوم)
- ٥ مکتوباتِ ہاشمی (حصہ سوم)
- ٥ گلدستۂ عرفان (مجموعہ تقاریر) حضور قطب العرفان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ
- ٥ گلدستۂ نجمۃ الثاقبہ و تعلیماتِ حضور قطب العرفان ہاشمیؒ)
- ٥ شانِ غریب نوازؒ
- ٥ شانِ غوث الوریٰؒ
- ٥ وقت کا تقاضہ (منظوم پیغامِ عمل)

ــــــ ملنے کے پتے ــــــ

- خانقاہِ عالیہ صابریہ عارف نگر تعلقہ میدک
- خانقاہِ صابریہ (مسجد عرفان) سرپور کاغذ نگر ضلع عادل آباد ۵۰۰۰۲
- ثاقب صابری ہاشمی 22 . 8-467 عقب مسجد بابِ قاتہ پرانی حویلی حیدرآباد
- ڈاکٹر شمشاد الا مرجنٹ بودھن روڈ نظام آباد